خطبات

شانِ صحابہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین

مصنف

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ

حنظلہ اکیڈمی

مرکز توحید۔ موڑ ایمن آباد۔ گوجرانوالہ

0333-8111365,03006433008

www.KitaboSunnat.com

خطبات شانِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مصنف

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ

www.KitaboSunnat.com

حنظلہ اکیڈمی

مرکز توحید۔ موڑ ایمن آباد۔ گوجرانوالہ

0333-8111365,03006433008

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل الحقوق محفوظة

نام کتاب	....	خطبات شان صحابہ
مصنف	....	ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ
ناشر	....	حنظلہ اکیڈمی
اسٹاکسٹ	....	اسلامی اکادمی لاہور
سال اشاعت	....	فروری ۲۰۰۷ء
اشاعت	....	اول
تعداد اشاعت	....	۱۱۰۰
ڈیزائننگ	....	بلال عزیز مغل
قیمت	....	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن محمد حاذر اثری
بڈانوالہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم کرنے والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

احترام محرم

مہینوں کے نام اور معانی	19
زمانہ سے کیا مراد	21
کفار بھی حرمت کے قائل تھے	21
ہجری سن کا پہلا مہینہ	24
صوم عاشوراء کا اجر	25
مکہ میں محرم کا روزہ	25
مدینہ میں عاشوراء کا روزہ	26
تعظیماً روزہ	26
روزہ رکھنے کا حکم	26
یہود عید مناتے	27
روزہ سے عید مناتے	27
نو اور دس محرم کا روزہ	27
نو کا روزہ عاشوراء کی بقاء کیلئے	28
ابن عباس کا مختصر فتویٰ	28
مؤقف سے رجوع	29
ایک دن قبل یا بعد ضعیف روایت	29

بدعات محرم

دین مکمل	32
کیا محرم سوگ کا مہینہ ہے؟	32
سوگ کی مدت	32
ابوسفیان کی وفات	33
ام عطیہ کا بیٹے کی وفات پر سوگ	33
سوگ کی حالت کیا ہے؟	34
خوشبو اور رنگین کپڑا منع	34
سرمہ منع	35

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنگھی نہ کرے 35
خضاب نہ کرے 35
زیور نہ پہنے 35
سوگ عورتوں کیلئے، مردوں کیلئے نہیں 36
محرم کا سوگ 36
سیاہ لباس 37
محرم میں شادی 37
حضرت صفیہ کی شادی محرم میں 38
صفیہ کا انتخاب 39
حضرت صفیہ کا خواب 40
محرم میں شادیوں کو حرام یا منحوس جاننا 41
امام حسین کا فقیر 41
پانی کم خرچ 42
امام حسین کی سبیل 42
ایک من گھڑت روایت 42
نو، دس محرم کو قبروں پر مٹی ڈالنا 43

ایمان صحابہ

ایمان کا معنی اور کیفیت 46
حرمت شراب 46
گھریلو گدھا حرام 47
قبلہ تبدیل 48
ابن مسعود کا ایمان 49
ایمان کا تقاضہ 49
ایمان صحابہ کی گواہی 50
حضرت حُذیفہ بن یمان 50
میت پر تین دن سوگ 51
جلیبیب کی شادی 52
حنظلہ بن ابو عامر 53
خریم اسدی 54

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام بن حقیق کا قتل 54
شیعہ کتاب کی شہادت 57

شان صحابہ

صحابہ کی پہچان 59
صحابہ کی شان 59
زائرین صحابہ کو مبارک 59
امن کی نشانی 60
صحابہ مامون ہیں 60
امت میں بہتر صحابہ 61
شیعہ کتاب کی شہادت 61
صحابہ مبارک ہستیاں 63
بغض صحابہ تباہی 63
دشمنان صحابہ کو اللہ کی پکڑ 64
شیعہ کتاب کی شہادت 64
صحابہ کو گالیاں دینے والے ملعون 65
اخلاص صحابہ 67

وفادار صحابہ

اصحاب انبیاء اور اصحاب محمد ﷺ میں موازنہ 70
اصحاب موسیٰ پر انعامات 70
جہاد کا حکم اور اصحاب موسیٰ 70
بے وفائی کی سزا 71
اصحاب پیغمبر، تنگیوں کے باوجود وفادار 73
مقداد کا بیان 74
بنوقریظہ کی غداری 76
بنوقریظہ کا محاصرہ 77
جبریل ہتھیار پہن آئے 77
صحابہ کی کمال وفا 78
ابولبابہ سے مشورہ کی درخواست 79
سعد بن معاذ کو منصف مان لیا 79

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد کا فیصلہ 80

سعد کی تمنا اور وفات 81

وفا کی مثال 82

عرش الٰہی بھی جھوم گیا 82

حضرت عثمان کی آپ سے وفا 83

کعب بن مالک کی آپ سے وفا 84

کرامات صحابہ

کرامت ابوبکر 91

کرامت علی 93

کرامت خبیب 94

کرامت اسید وعمار 94

حمزہ بن عمرو کی انگلی روشن 95

غیبی رزق 95

عامر بن فہیرہ کی نعش 95

عاصم بن ثابت کی نعش محفوظ 97

کرامت ام ایمن 98

کرامت سعد بن ابی وقاص 99

کرامت عمر 101

شان ابوبکر صدیق

ابوبکر اتقی ہیں 103

شیعہ تفسیر کی شہادت 103

دوسری شہادت 104

امت میں افضل 104

ابن عمر کا بیان 105

شیعہ کتاب کی شہادت 105

محبوب نبی کا محبوب ساتھی 105

حضرت علی کے بھی محبوب کی شہادت 105

ابوبکر کے مالی و جانی احسان 106

جنتی صفات 106

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنتی بشارت 107
تمام جنتی دروازں سے صدا 107
جنتی معمر لوگوں کے سردار 108
صدیق کا لحاظ 108
جہنم سے آزادی کی گارنٹی 109

صدیقیت صدیق

ابوبکر کا معنی 110
صدیق کا معنی 111
لقب صدیق اللہ نے دیا 112
شروع میں آپ کی تصدیق 112
معراج کی تصدیق 113
تصدیق صدیق کریگا 113
آپ کا دفاع اور تصدیق 114
اللہ نے صدیق کہا 114
اکابرین شیعہ نے بھی صدیق کہا 115
تفسیر قمی کی شہادت 115
کشف الغمہ کی شہادت 116
الاحتجاج لطبرسی کی شہادت 117
معرفہ اخبار الرجال کی شہادت 117
نہج البلاغہ کی شرح کبیر کی شہادت 117

ابوبکر و عمر کی شان بولے قرآن

ابوبکر کی گواہی 122
نام کی تحقیق 122
غار ثور کے بارے قرآن 124
سورۃ نور میں ابوبکر کی شان 125
سورۃ زمر میں ابوبکر کی شان 126
شیعہ کی شہادت 126
سورۃ والیل میں شان 126
مقام ابراہیم اور حضرت عمر 127

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امہات المؤمنین کو پردہ 128
ازواج مطہرات کو طلاق کی دھمکی 128
رمضان کی راتوں کا حلال ہونا 129
حرمت شراب کی تفصیل 130
بدری قیدیوں کے بارے مشورہ 131
عبداللہ بن ابی کا جنازہ 131
ضعیف اور موضوع روایات 133

شان عمر فاروق

پیدائش 138
سفیر قریش 139
بہن بہنوئی کو اسلام پر مضبوط 139
ترجمہ میں غلطی 140
اسلام لانے کا سبب 141
اسلام کیسے لائے؟ 142
قبول اسلام کے بعد گھر میں 142
اسلام عمر کا اسلام کو فائدہ 143
ابوبکر کے بعد عمر کا مقام 143
حضرت علی کا بیان 143
عمر پر رسول اللہ کا اعتماد 144
حضرت عمر میں دینداری 145
حضرت عمر کا علم 145
الہامی علم 145
میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو 146
عمر کی زبان اور دل میں حق ہے 146
عمر سے شیطان ڈرتا ہے 146
عمر کا جنتی محل 147
امن ضمانت 148
موضوع اور ضعیف روایات 149

عدالت عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کس طرح	152
عادل لوگ نوری منبروں پر	153
عادل کی دعا رد نہیں کی جاتی	153
عادل قاضی کو اللہ کا ساتھ	153
عادل حاکم کا ثواب	154
عدل کرنے والا اللہ کے سایہ میں	154
عدل عمر کی گواہی	155
آئین عدالت	155
یہودی اور مسلم کا مقدمہ	156
فیصلہ میں خطا کی اصلاح	156
ایک مجنونہ کا مقدمہ	156
الجارود کی شکایت	158
بیت المال میں انصاف	160
اپنی ذات پر عدل	161
قتل کا مقدمہ	161
ضعیف اور موضوع روایات	163

حضرت عمر اور احترام مصطفیٰ

قرآن کی گواہی	164
آپ کے سامنے دو زانو بیٹھتے	165
احترام رسول کی خاطر بیٹی کو ڈانٹا	166
بے ادبی سے بہت ڈرتے	167
سخت الفاظ پر ندامت	168
بیٹے کو ادب رسول کی تعلیم	169
کسی تکلیف کو پسند نہ کرتے	170
بے ادبی نہ کرتے	170
نبی کے چچا کا احترام	171
آپ کی سنت سے پیار	171
آپ کی مسجد کا احترام	172
ضعیف اور موضوع روایات	173

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت عمر بن خطاب

شہید کا معنی	174
طبقات شہداء	175
مظلوم شہید	175
پانچ قسم کے شہید	176
سات طرح سے شہادت	176
شہادت بزبان مصطفےٰ	177
مدینہ میں سکونت	177
حضرت عمر کی تمنا	178
آخری حج	178
خواب میں موت کی خبر	179
اسماء بنت عمیس سے تعبیر	179
خلافت کے متعلق خطاب	180
اسلام پر معترضین کو جواب	181
عمال کی تقرری کی وضاحت	181
غیر مسلم ذمیوں کا بھی خیال	182
بیواؤں کے بارے معاشی سوچ	182
قاتلانہ حملہ	182
قاتل کون تھا اور حملہ کیوں کیا؟	183
ادائیگی قرض کی وصیت	184
روضہ رسول میں دفن ہونے کی اجازت	184
ام المؤمنین کی آمد	185
نوحہ سے روکا	185
خلافت کا مشورہ	185
بعد والے خلیفہ کیلئے وصیتیں	186
وفات	187
علی کا بیان	188
جنازہ کس نے کہاں پڑھایا؟	188
قبر میں کس نے اتارا	189

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرۃِ عثمان

لقب	191
اسلام	191
شادی	192
دو ہجرتیں	192
بئر رومۃ کا وقف	194
بدر میں عدم شرکت	195
جنگ احد	195
اعلان معافی	196
ام کلثوم سے نکاح	197
بہتر داماد	197
صلح حدیبیہ	198
سفیر قریش، بدیل	198
سفیر قریش مکرز	199
عروہ کی سفارت	199
ابوبکر کا جواب	200
مغیرہ کے جذبات عقیدت	200
عروہ نے صحابہ کی عقیدت دیکھی	201
سفیر اسلام خراش بن امیہ	201
سفیر اسلام عثمان بن عفان	202
عثمان کی وفاداری	202
شہادت کی افواہ	203
رضائے الٰہی کا سرٹیفکیٹ	203
ام کلثوم کی وفات	204
ضعیف اور موضوع روایات	205

شانِ عثمان

مبشرہ ثلاثہ میں ایک	207
عشرہ مبشرہ میں ایک	209
حیاءِ عثمان	209

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ حیاء والے	211
سخاوت عثمان	215
مسجد نبوی کی تعمیر	215
حضرت علی کے نزدیک مقام عثمان	215
غزوہ تبوک میں تعاون	215
عثمان ہدایت پر	217
قبر کی فکر	217
ضعیف اور موضوع روایات	218

شہادت عثمان

مذکورہ آیت کے مصداق	219
شہادت بذبان نبی سلطان	220
شہادت برحق	220
پیشین گوئی، مظلومانہ شہادت	221
خدمت عثمانی کا دور	221
جمعہ کی دوسری اذان	221
قرآن کو جمع کیا	222
انگوٹھی کی گمشدگی	222
عبداللہ بن سبا کی آمد	223
مصری وفد کی آمد	223
مصری وفد کی واپسی	224
محاصرہ	225
خط ایک پلاننگ تھی	226
مصلیٰ امامت پر قبضہ	227
ابن عمر سے مشورہ	227
وعدہ نبوی	228
تین صورتوں میں قتل جائز	229
انصار نے لڑنے کی اجازت مانگی	230
امن کا پیکر صابر.....عثمان	231
کھڑکی سے خطاب	231

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھت سے خطاب 232
مجمع پر خطاب کا اثر 234
شہادت 234
یوم شہادت-۱۲ ذوالحجہ 235
ضعیف اور من گھڑت روایات 236

پہچان اہل بیت

اہل بیت نبوی 242
اہل بیت کا معنی 242
اہل بیت کی بنیاد! بیوی 242
عائشہ صدیقہ کو اہل بیت کہا 242
تمام بیویوں کو اہل بیت کہا 244
اہل بیت کے بارے آیت 244
چادر تطہیر میں اہل بیت 245
تمام اولاد اہل بیت 246
بنات ثلاثہ فوت ہو چکی تھیں 248
اعتراض 250
مومن موا حد قیامت تک اہل بیت 251
ہر سید کہلانے والا اہل بیت نہیں 251
غیر متقی اہل بیت نہیں 252
غلام بھی اہل بیت 253

شان اہل بیت

قرآن سے شان 257
پوری امت کی مائیں 258
غیر ارادی تکالیف کی دوا 258
ہر سوال پردے میں 258
ازواج پیغمبر سے کسی کا نکاح نہیں 259
اللہ اور رسول کو قبول کرنا 259
اہل بیت پر درود کی تعلیم 260
اولاد اہل بیت کی فضیلت 262

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم جنت میں	262
سیدہ فاطمہ	262
حضرت حسن	264
رسول اللہ سے مشابہت	265
محب حسن کیلئے دعا	265
حسن و حسین میرے دنیا کے پھول ہیں	265
حسنین کا رونا	266
حسنین سے بغض	267
دنیا میں جنتی	267
جنتی نوجوانوں کے سردار	267
حسنین کی کرامت	268
اہل بیت کی عزت واجب	268
اہل بیت کے دشمن کو سزا	269
صدقہ حرام	270

مراجع و مصادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدّمۃ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد! خطباء جماعت کی فوج اور جماعت کے ترجمان ہوتے ہیں، ان کا اسلحہ کتب ہیں ...... جماعتی لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ خطباء کو کتب مہیا کریں تاکہ وہ ان سے مطالعہ کر کے جماعتی دعوت کو عام کریں اور جماعت پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب دیکر جماعت کا دفاع کریں۔

افسوس کہ اکثر جماعتی احباب یہ ذمہ داری بھول گئے ...... حالانکہ یہ بہترین صدقہ جاریہ ہے، اسی طرح بعض خطباء بھی اپنی ذمہ داری بھول گئے۔ سیر و سیاحت اور دنیاداری میں اتنے مصروف ہو گئے کہ مطالعہ چھوڑ دیا۔ بوقت ضرورت غیر معتبر کتب پر ہی گزارہ کر لیا۔ میں نے اسی لئے تحریری سلسلہ خطبات شروع کیا تاکہ جن کے پاس زیادہ کتب نہیں، انہیں حوالہ جات کی سہولت مل جائے اور جنہیں کتب مہیا ہو جائیں، انہیں دلائل تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

سلفی روایت: میں نے خطبات میں سلفی روایت کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ خطبات میں فضائل بھی ہوں، مسائل بھی، صحیح، ضعیف کی تحقیق بھی ہو، باطل کی تردید بھی۔

ایک غلط فہمی: جب کسی مسئلہ یا کسی واقعہ کی تحقیق پیش کی جاتی ہے تو بعض حضرات فوراً جماعت کے فوت شدہ معزز ترین اور مخلص ترین شخصیات کا نام پیش کر دیتے ہیں کہ فلاں بزرگ بھی یہ بیان کرتے تھے...... حضرات ...... تحقیق و تخریج والی جتنی کتب اب الحمدللہ مہیا ہو رہی ہیں، اس وقت نہ تھیں...... میں ان بزرگوں کے بارے حسن ظن رکھتا ہوں کہ وہ اتنے مخلص تھے۔ اگر ان تک یہ تحقیق پہنچتی تو وہ ضرور قبول کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بتوفیق الٰہی محقق علماء کی تحقیق پر اعتماد بھی کیا، جہاں اختلاف نظر آیا، یا کسی کی تحقیق نہ ملی تو وہاں خود تحقیق کر کے صحیح روایات سے عنوان قائم کیا اور اس کے آخر پر عنوان کے متعلقہ ضعیف اور موضوع من گھڑت روایات نقل کر کے ان کی کمزوریوں کی نشاندہی کی تاکہ خطباء عظام ضعیف من گھڑت سے بچ کر صحیح اور مضبوط دین پیش کر کے اللہ کے ہاں سرخرو ہو جائیں۔

دعا گو: میں ان علماء کے لئے دعا گو ہوں، جنہوں نے اس کتاب میں بعض روایات کی تحقیق میں میری راہنمائی فرمائی۔ میری مراد فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نور پوری...... علامہ زبیر علی زئی...... علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری...... مناظر اسلام مولانا محمد عمر صدیق حفظہما اللہ تعالیٰ ان صاحبان کو دنیا و آخرت میں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

کتاب میں عنوانات: میں نے اس کتاب میں صحابہ کی شان اور ایمان خلفاء ثلاثہ کی شان، مناقب شہادت جیسے عنوانات پیش کئے ہیں۔ حضرت علی...... حسنین کریمین...... ازواج رسول...... بنات رسول...... اور دیگر اہل بیت کی سیرت اور شان انشاء "خطبات شان اہل بیت" میں عرض کرونگا۔

میں ایک انسان ہوں، غلطی کا ارتکاب ہو سکتا ہے، اگر کسی ساتھی کو کتاب میں الفاظ کی، اعراب کی، حوالہ جات کی یا کسی بھی قسم کی کوئی کمی و کوتاہی نظر آئے تو وہ مجھے آگاہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ آپ کی اطلاع، میری اصلاح۔

خادم العلماء

ابو حنظلہ محمد نواز چیمہ

۳۱-۰۱-۲۰۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترامِ محرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭

☆اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ (التوبہ)

”اللہ کے ہاں (سال کے) مہینوں کی گنتی بارہ ہے (آج سے نہیں) بلکہ آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق کے دن سے ہے ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں یہ دین درست ہے پس ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔“

حضرات، سامعین وسامعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کے دن ایک سال کے بارہ مہینے بنائے، لیکن ان مہینوں کے نام عرب لوگوں نے رکھے۔

مہینوں کے نام اور معانی

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المشہور فی اسماء الایام والشہور" میں نقل کیا ہے۔

محرم :- اس میں حرمت کی تاکید ہے، کیونکہ عرب لوگ کبھی اسے حلال کر ڈالتے، کبھی حرام تو اس کا نام محرم رکھا گیا کہ تاکیداً حرمت والا ہے۔

صفر :- معنی صفرائیت، یعنی گھر خالی کرنا۔ کیونکہ اس مہینہ میں عرب لوگ لڑائی اور سفر میں چلے جاتے اور اکثر گھر خالی رہتے، اس لئے اس مہینہ کا نام ہی صفر رکھ دیا گیا۔

ربیع الاول :- ارتباع کا معنی اقامت کرنا ...... اس مہینہ میں عرب لوگ سفروں سے واپسی کرتے اور گھروں میں اقامت کرتے۔

ربیع الاخر :- اقامت کا دوسرا مہینہ۔

جمادیٰ الاولیٰ :- جس سال ان مہینوں کے نام رکھے گئے اس سال یہ مہینہ سخت سردی کے موسم میں آیا، جس میں برف سے پانی جم جاتا تھا، تو اس مہینے کا نام جمادیٰ الاول رکھا۔ یعنی پانی جمنے کا شروع۔

جمادیٰ الاخر :- پانی جمنے کا آخر۔

رجب :- یہ ترجیب سے ہے، ترجیب کا معنی تعظیم ہے چونکہ یہ مہینہ حرمت و تعظیم والا ہے۔

شعبان :- شعب سے ہے جدا جدا ہونا۔ اس مہینہ میں عرب لوگ لوٹ مار کے بعد جدا جدا ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان:- معنی، سخت گرمی۔ یہ مہینہ اس سال سخت گرمی میں آیا تھا۔

شوال:- شَالَتِ الْاِبِل، اونٹوں کا مستی میں دم اٹھانا، اس ماہ میں اس وقت کے موسم کے مطابق اونٹ مستی میں آتے اور اپنی دمیں اٹھا لیتے تو اس لحاظ سے اس ماہ کا نام شوال رکھ دیا گیا۔

ذوالقعدہ:- قَعَدَ، یَقْعُدُ، قَعْدًا وَ قَعْدَةً۔ بیٹھنا، ذوالقعدہ بیٹھنے والا کیونکہ عرب لوگ اس مہینے میں گھروں میں بیٹھ جاتے، نہ لڑائی پر نکلتے نہ سفر میں۔

ذوالحجہ:- حج والا مہینہ۔

حرمت کے مہینے کونسے؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ''اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰی وَ شَعْبَانَ'' بیشک زمانہ گھوم گھما کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کے دن بنایا تھا کہ سال کے بارہ مہینے...... ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ ذوالقعدہ......ذوالحجہ......محرم...... رجب......قبیلہ مضر کا مہینہ (وہ اس کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے) وہ جُمادیٰ الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب الاضحیٰ یوم النحر حدیث ۵۵۵۰)

اس حدیث میں ہے کہ زمانہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

زمانہ سے کیا مراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لمبی حدیث مروی ہے، اس میں ہے کہ ''إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَهُوَ الْيَوْمُ كَهَيْئَةِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ'' بیشک زمانہ گھوم آیا، یعنی زمانہ سے مراد دن ہے (یعنی آج کا دن) آسمانوں زمینوں کی تخلیق کے دن (کے ٹائم) کے مطابق ہو گیا۔ (مسند عبد بن حمید ص ۲۷۰)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرا معنیٰ نقل کیا ہے کہ تخلیق کے دن جو حرمت والے مہینے بنے تھے بعد میں کئی لوگوں نے غلطی سے مہینے بدل دیئے جیسا کہ محرم کی جگہ شوال، کبھی محرم کی جگہ صفر کو حرمت والا سمجھ لیا جاتا اور محرم کو عام مہینہ۔ لیکن آج پھر وہی حالت ہے جو پہلے دن تھی کہ وہی چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب۔ (فتح الباری تفسیر سورۃ توبہ حدیث ٤٦٦٢ کے تحت)

کفار بھی حرمت کے قائل تھے

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رھط (تین سے دس مردوں کا گروہ) حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی امارت میں روانہ کیا۔ اور امیر لشکر کو ایک خط دیا، فرمایا کہ اس کو فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے نہ پڑھنا اور اپنے کسی ساتھی کو ساتھ جانے پر مجبور نہ کرنا۔ جب یہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے خط پڑھا۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ خط میں لکھا تھا کہ آگے چلتے جاؤ حتیٰ کہ طائف اور مکہ کے درمیان نخلہ میں پہنچ جاؤ وہاں قریش کے تجارتی قافلہ کی گھات لگاؤ ہمیں اس کی خبر دو چنانچہ سب ساتھی چلے، البتہ راستے میں سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہم ایک اونٹ پر سوار تھے، وہ اونٹ گم ہو گیا۔ یہ دونوں اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے قریش کا تجارتی قافلہ گزرا، قافلے کے ساتھ عبداللہ بن مغیرہ کے دو بیٹے عثمان اور نوفل اور عمرو بن حضرمی اور حکیم بن کیسان تھے۔

صحابہ کو فکر لاحق ہوئی کہ آج رجب کی آخری تاریخ ہے اگر ان کو چھوڑ دیا تو یہ حرم مکہ میں داخل ہو جائیں گے بہتر یہ ہے کہ حملہ کر دو تو واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حضرمی کو تیر مارا اور وہ مر گیا۔ نوفل بھاگ نکلا۔ عثمان اور حکیم قیدی بنے، صحابہ کرام مال اور قیدی لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مشرکین نے اعتراض کرنے شروع کر دیئے کہ دیکھو، مسلمان حرمت والے مہینوں کا بھی احترام نہیں کرتے۔ (سنن الکبریٰ للبیهقی ج۹ ص ۵۸، زاد المعاد ج۳ ص ۱۵۰ سندهٔ حسن مطبوعه بیروت بتحقیق شعیب ارنووط)

تو اللہ نے قرآن نازل کر دیا ''يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ﴿٢١٧﴾ (سورۃ البقرۃ)''

''آپ سے حرمت والے مہینوں کے بارے سوال کرتے ہیں کہ ان میں لڑنا کیسا ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ واقعتاً ان مہینوں میں لڑنا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اس کے ساتھ کفر کرنا ...... مسجد حرام سے یعنی حرم مکہ سے اس کے باسیوں کو نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین بھی ان معزز مہینوں کا احترام کرتے تھے۔ مسلمانوں تمہیں تو ان کا بالاولیٰ احترام کرنا چاہیے ...... اس لئے میں نے عرض کیا کہ

اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمان تے زمین جدوں تخلیق فرمائے سن
سال دے مہینے مولا باراں بنائے سن
اینہاں وچوں چونہواں تائیں دتا احترام
اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

اللہ خاطر ایہدی جدوں کرو گے تعظیم
دو جہاناں وچ دیوے مولا عزت عظیم
جھگڑے لڑائیاں سارے کردیو جام
اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

رکھیا ہے وچ ایہدے امن دا راز
کافراں وی اس دا کیتا ہے لحاظ
افسوس مسلماناں توڑیا ہے امن و امان
اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

جیہڑے کم کرنے سی او نہیں جے کردے
رسماں تے بدعتاں تے بھج بھج مردے
نِکّی نِکّی گلاں پچھے لڑن لڑان
اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

ہجری سن کا پہلا مہینہ

آج دنیا میں جتنے بھی سَن چل رہے ہیں، ان کا جب بھی نیا سال آتا ہے تو کسی شخصیت کی پیدائش یا وفات یا تخت نشینی وغیرہ یاد دلاتا ہے۔ مثلاً

سن عیسوی:- اس کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ہے۔

یہودی سن:- اس کا آغاز سلیمان علیہ السلام کی تخت نشینی ہے۔

بکری سن:- اس کا آغاز راجہ بکر ماجیت کی پیدائش سے ہے۔

اسلامی سن:- اس کا آغاز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے ہے

ہمارے اسلامی سن ہجری کا جب بھی نیا سال شروع ہوتا ہے تو ہمیں سبق دیتا ہے کہ جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب اور تکالیف تو برداشت کر لیں لیکن اپنے مؤقف حق میں لچک نہیں آنے دی ...... اس طرح ہم پر بھی اگر ایسے حالات بن جائیں تو ہم نے بھی حق پر قائم رہنا ہے۔

جس طرح ہمارے نبی نے اللہ کیلئے ہجرت کی، اگر ہمیں بھی ایسے حالات پیش آ جائیں تو بخوشی قبول کریں ......

جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مظلوم اور مسافر کی حیثیت سے نکلے، مشن اچھا تھا، عرب و عجم پر غالب آ گئے۔ ہم بھی اسی مقدس مشن کو لے کر نکلیں گے تو ناکام نہیں رہیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سترہ ہجری میں یمن کے گورنر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے توجہ دلانے پر اصحاب رسول کے سامنے تاریخ اور سن کے تعین کا مسئلہ رکھا تو بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ بعثت نبوی سے شروع کرو۔ بعض نے کہا کہ ہجرت سے شروع کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہجرت سے صحیح ہے کیونکہ ہجرت نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا پھر کسی نے کہا کہ رمضان سے شروع کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم ہی ٹھیک ہے، کیونکہ ہجرت کا حتمی پروگرام محرم کو ہی ہوا۔(فتح الباری ج ۷ ص ۲۶۸)

صوم عاشوراء کا اجر

ایک لمبی حدیث کے آخر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ'' میرا گمان ہے کہ عاشوراء کے روزے سے اللہ تعالیٰ ایک سال سابقہ کے گناہ معاف کر دیگا۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شہر و صوم یوم)

مکہ میں محرم کا روزہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ''کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهٗ قُرَیْشٌ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ یَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا فَرَضَ رَمَضَانُ تَرَكَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَهٗ'' قریش مکہ جاہلیت میں بھی یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے، تو خود بھی اس کا روزہ رکھا اور اپنے اصحاب کو بھی حکم دیا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کی فرضیت ختم ہو گئی۔ فرمایا کہ جس کا جی چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب صیام یوم عاشوراء حدیث ۲۰۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں عاشوراء کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ ''ماھذا......؟'' یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ھَذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ وَھُوَ یَوْمٌ نَجَّی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعُوْنَ فَصَامَ مُوْسٰی شُکْرًا لِلّٰہِ''

یہ دن بڑا عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعونیوں کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے شکرانے کا روزہ رکھا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب ھل اتاک حدیث موسیٰ حدیث ۳۳۹۷)

تعظیماً روزہ

یہود نے یہ بھی کہا کہ ''وَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ تَعْظِیْمًا لَہٗ''ہم اس دن کا روزہ تعظیما رکھتے ہیں۔ (بخاری کتاب المناقب باب اتیان الیھود حدیث ۳۹٤٣)

روزہ رکھنے کا حکم

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ''اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ وَأَمَرَ بِصِیَامِہٖ ''میں تم سے موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں۔ پس آپ نے بھی اس کا روزہ رکھا اور اصحاب کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری کتاب الصوم نمبر ۲۰۰٤)

معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود کو قریب کرنے کیلئے یہ ارشاد فرمایا۔ وگرنہ روزہ تو آپ پہلے بھی رکھتے تھے اور بعد میں بھی رکھا۔ پھر جب آپ نے یہود کی غداریوں اور ہٹ دھرمیوں کو دیکھا تو ان کی مخالفت کرنے لگے۔

یہود عید مناتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ''یہودی اس دن کو عید بناتے ہیں، تم اس کا روزہ رکھو۔ (بخاری کتاب الصوم نمبر ۲۰۰۵)

روزے سے عید مناتے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ''اَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَآءَ هُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ'' کہ خیبر کے یہودی یوم عاشوراء کا روزہ رکھ کر اس کو عید بناتے ہیں...... اس دن اپنی عورتوں کو زیور پہناتے اور انہیں خوبصورت بناتے ہیں۔

(مسلم کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء ۱۲۹)

الحاصل :- ان احادیث سے ثابت ہوا کہ یہود مدینہ یوم عاشوراء کی تعظیم کرتے کہ اس دن کو عید بناتے، آپ نے ان کی مخالفت میں کہا کہ تم روزہ رکھو......

پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ روزہ رکھ کر عید مناتے ہیں تو آپ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے آئندہ نو (۹) محرم کے روزے کا بھی اعلان کر دیا۔

نو اور دس محرم کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔صحابہ نے عرض کیا کہ ''اِنَّهٗ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ'' کہ اس دن کی یہود و نصاریٰ بڑی تعظیم کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ سال ہم انشاء اللہ نو محرم کا روزہ رکھیں گے لیکن آئندہ سال سے پہلے آپ فوت ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء حدیث ۱۱۳٤)

اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "لَئِنْ بَقِيتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْ مَنَّ التَّاسِعَ" اگر میں زندہ رہا تو آئندہ سال نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی عاشوراء کا روزہ۔

نو کا روزہ عاشوراء کی بقاء کیلئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اِلٰى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ مَخَافَةً اَنْ يَّفُوْتَنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ" اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو انشاء اللہ نو کا روزہ رکھوں گا، اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں مجھ سے یوم عاشوراء (کی فضیلت) فوت نہ ہو جائے۔

(طبرانی کبیر جلد۱۰ صفحہ ٤۰۱ حدیث ۱۰۸۱۷ و سلسلہ احادیث صحیحہ حدیث ۳۵۰ سندہٗ صحیح)

ابن عباس کا مختصر فتویٰ

حکم بن اعرج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا، فرمایا کہ جب تو محرم کا چاند دیکھے تو اس کی گنتی کر۔ جب نو محرم آئے تو روزہ رکھ۔ میں نے عرض کیا، کیا نبی ﷺ اس طرح روزہ رکھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ (مسلم کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء، ترمذی کتاب الصوم باب عاشوراء ای یوم ہو ۷۵٤)

تفصیلی فتویٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "صُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْیَھُوْدَ" نو اور دس محرم کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ (مصنف عبدالرزاق جلد ٤ صفحہ ۲۸۷ حدیث ۷۸۳۹ و سنن الکبریٰ للبیھقی جلد ٤ صفحہ ۲۸۷ سندہٗ صحیح)

معلوم ہوتا ہے کہ نو کے روزہ کا اعلان آپ نے صرف یوم عاشوراء کی بقاء کیلئے کیا تھا، کیونکہ اگر آپ نو کا اعلان نہ کرتے اور یہود کی مخالفت میں دس کا بھی چھوڑ دیتے تو عظیم ثواب فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے یہود کی مخالفت میں نو کا اعلان کیا اور ثواب کے حصول کیلئے دس کا رکھا۔

موقف سے رجوع

آج مورخہ ۲۹ جنوری ۲۰۰۷ء سے تقریباً دو برس قبل میں صرف نو محرم کے روزے کا قائل تھا، لیکن مولانا محمد امین ثاقب اور محقق العصر علامہ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کے توجہ دلانے پر طبرانی کی صحیح حدیث کا مطالعہ کیا تو سمجھ یہ آئی کہ نو محرم کے روزہ کا اعلان آپ نے یوم عاشوراء کی بقاء کیلئے کیا تھا۔

ایک دن قبل یا بعد والی ضعیف روایت

ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کا روزہ رکھو۔ "وَخَالِفُوْا فِیْهِ الْیَھُوْدَ وَصُوْمُوْا یَوْمًا اَوْ بَعْدَہٗ یَوْمًا" یہود کی مخالفت کرتے ہوئے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھو۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲٤۱، سنن الکبریٰ جلد٤ صفحہ ۲۸۷ و شعب الایمان بیھقی جلد ۳ صفحہ ۳٦٥ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ھُشَیم بن بشیر داؤد بن علی یہ دو راوی ضعیف ہیں)۔

بعد رمضان ایہدے روزے دا ثواب
سال دے گناہ مولا کر ڈیندا معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دے ہمیشہ روزہ نبی سلطان

اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

روزہ عاشورے دا پہلے دس نو سی عام
بعد وچ نو دا بھی کیتا اے اعلان
نو دس دا رکھو تسی مسلم تمام

اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

احترام اوہو جو شریعت سمجھاندی اے
پتہ نہیں کنیاں تائیں سمجھ کیوں نئیں آندی اے
اپنے کولوں گھڑ دے نے نئی کلام

اللہ دا مہینہ ہے محرم الحرام
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

یہ تو میں نے عرض کیا ہے محرم کا احترام۔ آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ عرض کروں گا کہ احترام وہی ہے جو شریعت بتائے، خود ساختہ اعمال احترام نہیں بلکہ بدعات ہیں، اللہ تعالیٰ بدعات سے بچائے، اور شرعی احترام نصیب فرمائے۔ (آمین)

☼وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ☼

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعاتِ محرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

☆ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ① وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ ② عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ③ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ④ تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ ⑤ لَیْسَ لَھُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ⑥ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ⑦ (الغاشیۃ)

”کیا آپ کے پاس چھپا لینی والی قیامت کی خبر پہنچی ہے۔ اس دن بہت چہرے ذلیل ہونگے جو بڑی محنت و مشقت سے عمل کرنے والے تھے۔ دہکتی آگ میں جائیں گے۔ گرم چشمے کا پانی پلائے جائیں گے اور ان کیلئے صرف کانٹے دار درخت کا کھانا ہوگا جو نہ بدن بڑھائے نہ بھوک مٹائے۔“

حضرات، سامعین و سامعات

تلاوت شدہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی خبر دی جو دنیا میں تھکاوٹ کی حد تک اعمال کرتے رہے لیکن اعمال کے باوجود جہنم میں جائیں گے کیونکہ ان کے اعمال خود ساختہ تھے، شریعت کے مطابق نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے خداداد توفیق سے گذشتہ خطبہ میں محرم الحرام کا شرعی احترام عرض کیا، آج کے خطبہ میں انشاء اللہ محرم الحرام کے احترام کے نام پر ہونے والی بدعات کی نشاندہی اور ان کی شرعی حیثیت بیان کرونگا۔

حدیث :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هَذَا مَالَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ'' ہمارے اس دین میں جس نے کوئی نئی بات کہی، جو اس میں پہلے نہیں تو وہ مردود ہے۔

(بخاری کتاب الصلح باب اذا صطلحو علی صلح جور فالصلح مردود نمبر ۲۶۹۷)

دین مکمل

دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی مکمل ہو چکا ہے۔ ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۳ (المائدہ)''

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

کیا محرم سوگ کا مہینہ ہے......؟

آج اکثر لوگوں کا عقیدہ بن چکا ہے کہ محرم میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی۔ لہٰذا یہ سوگ کا مہینہ ہے اس میں شادی نہ کرنا، خوشی کی حالت نہ اپنانا۔

سوگ کی مدت

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بھائی فوت ہو گیا تو انہوں نے تین دن کے بعد خوشبو وغیرہ منگوا کر لگائی۔ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو وغیرہ کی ضرورت یا شوق نہ تھا میں نے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزاری کیلئے لگائی کیونکہ آپ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" کسی مومنہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین راتوں سے زیادہ کسی فوتیدگی پر سوگ منائے، ہاں البتہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔

(بخاری کتاب الطلاق باب تحد المتوفی عنها زوجها اربعة اشهر وعشر نمبر ۵۳۳٤)

ابوسفیان کی وفات، ام حبیبہ کا سوگ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (تین دن کے بعد) خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو وغیرہ کی زردی تھی، ایک لونڈی نے یہ خوشبو ان کو لگائی اور رخساروں پر ام المومنین نے خود لگائی ...... پھر فرمایا کہ مجھے اس کا شوق نہ تھا، میں نے صرف (تین دن کے بعد) سوگ سے نکلنے کیلئے لگائی، کیونکہ آپ جناب محمد ﷺ نے کسی مومنہ عورت کو خاوند کے علاوہ کسی فوتیدگی پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی اجازت نہیں دی۔

(بخاری کتاب الطلاق باب تحد المتوفی عهنا زوجها نمبر ۵۳۳٤)

ام عطیہ کا بیٹے کی وفات پر سوگ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوا تو "فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَّحَتْ بِه" تیسرے دن انہوں نے زرد خوشبو لگائی اور فرمایا کہ ہمیں خاوند کی وفات کے علاوہ کسی بھی فوتیدگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تین دن سے زیادہ سوگ کی اجازت نہیں دی گئی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المراة علی غیر زوجها حدیث ۱۲۷۹)

حضرات: ان احادیث مبارکات سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان عورت کو خاوند کے علاوہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ میں رہنا جائز نہیں۔

سوگ کی حالت کیا ہے؟

سوگ فارسی زبان کا لفظ ہے، عربی میں یہ لفظ ''احداد ...... اَحَدَّ یُحِدُّ باب سے اسم مصدر ہے اس کا لغوی معنی ہے رکنا۔ سوگ والی عورت کو اسی لئے حادہ کہتے ہیں وہ خود کو خوشبو اور زینت وغیرہ سے روکتی ہے۔

خوشبو اور رنگین کپڑا منع

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ سے منع کیا گیا (سوگ اس طرح ہے کہ) لَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَطَّيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ''ہم سرمہ نہ لگائیں، نہ خوشبو استعمال کریں، اور نہ رنگین کپڑا پہنیں، البتہ وہ کپڑا پہن لیں جس کا بننے سے پہلے دھاگہ رنگین ہو (یعنی شوخ رنگ نہ ہو) اور حیض کے بعد حیض کی جگہ پر مقام اظفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر لیں اور جنازہ کے پیچھے چلنے سے بھی ہمیں منع فرمایا گیا۔

(بخاری کتاب الطلاق باب ٤٨ القسط للحادة عند الطهر نمبر ٥٣٤١)

سرمہ منع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی پوچھا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا وہ ایام عدت میں ہے اور اسکی آنکھیں دکھتی ہیں کیا وہ سرمہ ڈال لے آپ نے تین مرتبہ فرمایا نہیں۔

(بخاری کتاب الطلاق باب تحد المتوفی عنھا زوجھا نمبر ۵۳۳۶)

کنگھی نہ کرے

نسائی میں ہے کہ سوگ والی رنگین کپڑے نہ پہنے اور نہ سرمہ ڈالے، "وَلَا تَمْتَشِطُ" اور نہ کنگھی کرے۔ (نسائی کتاب الطلاق باب تحتنب الحادہ حدیث ۳۵۶٤)

خضاب نہ کرے

نسائی ہی کی دوسری روایت ہے کہ "وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ" وہ خضاب یا مہدی وغیرہ نہ لگائے۔ (نسائی کتاب الطلاق باب مذکورہ حدیث ۳۵٦۵)

زیور نہ پہنے

نبی ﷺ نے فرمایا کہ سوگ والی عورت "لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ"

رنگین کپڑا نہ پہنے، خوشبو استعمال نہ کرے ...... زیور نہ پہنے ...... خضاب نہ لگائے ...... سرمہ نہ ڈالے۔ (ابو داؤد کتاب الطلاق باب تجتنبة المعتد حدیث ۲۳۰۲ واحمد ج ٦ ص ۳۰۲ سندہٗ صحیح)

الحاصل :- تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ مسلمان عورت کیلئے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ فرض ہے، اس کے علاوہ کسی اور کی وفات پر سوگ فرض نہیں صرف جائز ہے کہ کرنا چاہے تو کر سکتی ہے وہ بھی صرف تین دن، اس سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں...... سوگ اس طرح کہ زینت ترک کرے ...... کشش والا لباس نہ پہنے ...... زیور سونا چاندی، پیتل لوہا وغیرہ کسی قسم کا بھی استعمال نہ کرے ...... مثلاً انگوٹھی، بالیاں، ہار، پازیب، چوڑیاں وغیرہ نہ پہنے ...... خضاب مہندی وغیرہ نہ لگائے ...... سرمہ نہ ڈالے ...... البتہ آنکھیں دکھتی ہوں تو کوئی اور دوائی استعمال کرے جس سے زینت ظاہر نہ ہو۔ اسی طرح کسی قسم کی خوشبو استعمال نہ کرے، مثلاً سرخی، کریم، پاؤڈر وغیرہ اور خوشبودار صابن سے بھی بچے۔

سوگ صرف عورتوں کیلئے، مردوں کیلئے نہیں

سوگ یعنی زیب و زینت کے ترک سے غم کا اظہار کرنا صرف عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے آنسو ہیں، غم ہے، تعزیت ہے، اس کے اظہار کیلئے کسی چیز کا ترک کرنا یا اپنانا بھی نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی مدت ہے۔

محرم کا سوگ

ہر سال محرم کے مہینہ کو بعض لوگوں نے سوگ کا مہینہ بنا دیا ہے حالانکہ مرد کیلئے تو کسی دن کا بھی سوگ جائز نہیں...... اگر کوئی عورت بھی اس ماہ کا سوگ مناتی ہے تو تب بھی جائز نہیں کیونکہ خاوند کی وفات کے علاوہ کسی کی بھی وفات پر کسی مسلم عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید ہوئے تو صدیاں بیت گئیں لہٰذا اب ان کا سوگ منانا کسی مومنہ عورت کیلئے قطعاً جائز نہیں۔

مردوں کیلئے تو کسی وقت بھی سوگ کی حالت بنانا جائز نہیں ...... سوگ حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر سبز یا سیاہ لباس پہننا ...... چارپائیاں الٹ دینا ...... ننگے پاؤں چلنا وغیرہ یہ سب خود ساختہ اعمال ہیں جن کی قدر اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ ’’عَامِلَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَّاصِبَةٌ ۞ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۞ " (کہ خود ساختہ) عمل کر کے تھک جانے والے جہنم میں جائیں گے۔

سیاہ لباس

شیعہ مذہب کی صحاح اربعہ میں سے معروف اور معتبر کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" میں ہے کہ "وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا فَإِنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ" امام جعفر صادق سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص ۱۶۲)

دوسری روایت :- وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا عَلَّمَ أَصْحَابَهُ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو، کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص ۱۶۳)

نوٹ:- یہ سیاہ لباس کے خلاف حکم صرف شیعہ حضرات کیلئے کیونکہ ان ہی کی کتابوں کا حوالہ ہے البتہ عام مسلمانوں کو بھی مکمل سیاہ لباس سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ شیعہ کا شعار ہے۔

محرم میں شادی

"وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۞ (النور)

تم میں سے جو غیر شادی شدہ ہیں ان کے نکاح کرو اور اپنے نیک غلاموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بھی شادی کر دو۔ اگر وہ غریب ہیں تو اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دیگا، اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

حضرات، اللہ تعالیٰ نے شادیوں کا حکم دیا لیکن کسی دن یا کسی مہینہ کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا اگر محرم میں شادیاں ناجائز ہوتیں تو اللہ تعالیٰ قرآن میں یا نبی ﷺ کے فرمان میں ضرور وضاحت فرماتے، کیونکہ کسی کام کے جائز ناجائز کرنے کا حق صرف اللہ کو ہے۔

حضرت صفیہ کی شادی محرم میں

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنو نظیر کے سردار حُی بن اخطب کی بیٹی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے جب بنو نظیر پر چڑھائی کی تو حُی بن اخطب اپنے بچوں سمیت خیبر چلا گیا اور اپنی بیٹی صفیہ کا نکاح خیبر کے رئیس ابوحُقیق کے بیٹے کنانہ سے کر دیا، شادی کے ابھی ابتدائی ایام ہی تھے کہ سات ہجری کے آغاز یعنی محرم میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی۔(تاریخ طبری ج۲ ص ۱۳۵ غزوہ خیبر مطبوعہ بیروت و ذادالمعاد ج۳ ص ۳۰۱ غزوہ خیبر مطبوعہ بیروت بتحقیق شعیب الار نوط)

قلعہ ناعم کے سردار ابوحقیق کے بیٹوں نے آپ سے مذاکرات کیئے کہ ہم آپ سے لڑائی نہیں کریں گے، اس شرط پر کہ قلعہ میں موجود فوج کو قتل نہ کیا جائے ...... ان کے بال بچوں کو لونڈی کی طرح غلام نہ بنایا جائے اور ہم اپنا تمام مال چھوڑ کر خیبر سے نکل جائیں ہاں جتنا انسان پشت پر اٹھا سکے اتنا کپڑا لے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے کوئی مال چھپایا تو اللہ اور اس کے رسول بری الذمہ ہونگے ......انہوں نے منظور کر لیا پھر معاہدہ کی خود خلاف ورزی کی کہ ابوحقیق کے بیٹوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کھال جس میں بہت نقدی اور زیورات تھے، ایک ویرانے میں دبا دی ...... آپ ﷺ نے کنانہ بن ابو حقیق سے اس خزانہ کے بارے پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا ...... چونکہ آپ ﷺ کو کنانہ بن ابو حقیق کے چچیرے بھائی نے پوری پوری مخبری کی تھی ...... آپ نے فرمایا اگر یہ خزانہ تم سے برآمد ہو گیا تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا ...... اس نے منظور کر لیا ...... آپ نے ویرانہ کھودنے کا حکم دیا تو مال برآمد ہوا۔

ایک اور جرم

حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سایہ حاصل کرنے کیلئے قلعہ ناعم کی دیوار کے نیچے بیٹھے تو اسی کنانہ نے اوپر سے چکی کا پاٹ گرا کر انہیں شہید کر دیا تھا ...... تو آپ نے کنانہ کو محمود کے بھائی محمد بن مسلمہ کے حوالے کر دیا تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا ...... اس کا بھائی بھی قتل کیا گیا ...... اس کی بیوی صفیہ کو قیدیوں میں شامل کر دیا گیا۔

صفیہ کا انتخاب

جب قیدی عورتیں جمع کی گئیں تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے کوئی لونڈی دیجئے۔ فرمایا ان میں سے ایک لے لو تو انہوں نے حضرت صفیہ کو پسند کیا ...... ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بنونضیر کی سیدہ صفیہ دحیہ کو دے دی حالانکہ وہ آپ کے شایان شان تھی ...... تو آپ نے دحیہ کو فرمایا کہ تم کوئی اور لے لو۔ (فتح الباری کتاب الصلوۃ حدیث ۳۷۱ کی شرح میں ہے کہ آپ نے کنانہ بن ابی حقیق کی بہن یعنی صفیہ بنت حی کی سابقہ نند حضرت دحیہ کو دے دی۔) اور صفیہ پر اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئیں۔

"فَاَعْتَقَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَتَزَوَّجَهَا" نبی ﷺ نے اسے آزاد کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکاح کیا پھر مدینہ واپسی پر مقام صہباء پر حیض سے پاک ہوئیں تو حضرت ام سلیم) نے انہیں تیار کیا۔ آپ ﷺ کے ہاں پیش کیا آپ نے شب عروسی گذاری صبح ہوئی تو فرمایا جو بھی کھانے کا سامان کسی کے پاس موجود ہو تو وہ لاؤ، پس کوئی گھی لایا ...... کوئی کھجور لایا ...... کوئی ستو لایا ...... پس اس سے آپ نے دستر خوان بچھایا، صحابہ نے گھی، ستو، کھجور کا حلوہ بنایا اس سے آپ کا ولیمہ ہوا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ۱۲ ما یذکر فی الفخذ حدیث ۳۷۱)

حضرت صفیہ کا خواب

رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر چوٹ کا سبز نشان دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ کے خیبر آنے سے پہلے میں نے خواب دیکھا کہ آسمان کا چاند میری گود میں آ کر گرا۔ اللہ کی قسم مجھے آپ کے معاملے کا تو تصور بھی نہ تھا، میں نے یہ خواب اپنے شوہر کو سنایا تو اس نے میرے چہرہ پر تھپڑ مارا اور کہا تم مدینہ کے بادشاہ کی تمنا کرتی ہو، یہ اس تھپڑ کا نشان ہے۔ (زاد المعاد)

الحاصل :- خیبر محرم میں فتح ہوا اور اسی موقعہ پر یعنی محرم میں ہی آپ نے صفیہ سے شادی کی۔

نمونہ :- "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے نمونہ ہیں۔ اگر محرم میں شادی ناجائز ہوتی تو آپ محرم میں شادی نہ کرتے۔ اور دین آپ کے زمانہ میں ہی مکمل ہو گیا "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" مکمل دین میں تو محرم میں شادی کرنا ممنوع نہیں۔

محرم میں شادیوں کو حرام یا منحوس جاننا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مسلمان ہونے کیلئے) آیا تو میرے گلے میں چاندی کی صلیب تھی، آپ نے فرمایا کہ اس بت کو اتار دو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴿۳۱﴾ (التوبہ)

کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے مولویوں اور پیروں کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا ''اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ یَكُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَیْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْهِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْهُ'' فرمایا رب بنانے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے بلکہ ان کے مولوی پیر جب کسی چیز کو حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے، جب کسی چیز کو حرام کرتے تو وہ حرام سمجھتے۔

(ترمذی کتاب التفسیر تفسیر سورۃ توبہ آیت ۳۱، حدیث ۳۰۹۵ شیخ البانی نے اسے حسن کہا)

<u>حضرات</u>:- ثابت ہوا کہ جو اللہ کی حلال چیز کو کسی مولوی پیر یا ملنگ کے کہنے پر حرام یا منحوس سمجھے، اس نے اس پیر، مولوی، ملنگ کو اللہ کے علاوہ رب بنایا ...... اس لئے لوگوں کے کہنے پر محرم میں شادیوں کو حرام یا مکروہ نہ سمجھو۔ بلکہ محرم میں قصداً شادیاں کرو تا کہ جہالت کا رد ہو۔

امام حسین کا فقیر

بعض جاہل لوگ اپنے بچوں کو محرم میں سبز لباس پہنا کر امام حسین کا فقیر بناتے ہیں حالانکہ قرآن نے بیان کیا کہ ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَا الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ (فاطر)

اے لوگوں تم سب اللہ کے فقیر ہو اور اللہ خوبیوں والا غنی ہے ... اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت سے ثابت ہوا کہ بندہ صرف اللہ کا ہی فقیر ہوتا ہے ...... امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بننے، بنانے والوں کو اس آیت پر غور کرنا چاہیے۔

پانی کم خرچ

بعض ان پڑھ لوگ محرم میں بڑی دُہائی دیتے ہیں کہ محرم میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا پانی بند کیا گیا۔ لہٰذا تم محرم میں پانی کم سے کم خرچ کرو۔

حضرات :- جہاں تک اسراف سے بچنے کی بات ہے تو یہ درست ہے...... لیکن صرف محرم میں ہی نہیں بلکہ پورا سال ہی بچنا چاہیے...... صرف پانی کے بارے نہیں بلکہ تمام معاملات میں اسراف سے بچنا چاہیے کیونکہ قرآن نے بیان کیا کہ ''وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ'' (بنی اسرائیل) اسراف یعنی فضول خرچی نہ کرو، کیونکہ اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

امام حسین کی سبیل

محرم میں جگہ جگہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیلیں لگا کر لوگوں کو مشروبات وغیرہ پلاتے ہیں حالانکہ شریعت نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ'' کہ زبانی بدنی اور مالی عبادات اللہ کیلئے ہیں ...... اس لئے عبادت صرف اللہ ہی کا حق ہے کسی اور کو نہ دو ...... اگر یہ سبیلیں اللہ کے نام پر ہیں تو یہ صرف محرم میں ہی کیوں؟ اور مہینوں میں کیوں نہیں؟

ایک من گھڑت روایت

بعض لوگ ایک من گھڑت روایت بیان کرتے ہیں کہ جو شخص دس محرم کو اپنے اہل وعیال پر فراخی کریگا، اللہ تعالیٰ پورا سال اس پر فراخی کریگا ...... حضرات یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے بنیاد من گھڑت روایت ہے آج کئی لوگ اسی روایت پر عمل کرتے ہوئے نو دس محرم کو دیگیں چڑھاتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کا خوب رد کیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین فصل وقد طعن قوم علی من صام هذا الیوم یعنی روز عاشوراء پر طعن کرنے والے)

نو، دس محرم کو قبروں پر مٹی ڈالنا

یہ بھی دیکھا دیکھی ایک رسم بن چکی ہے کہ محرم کے پہلے عشرہ خصوصاً نو دس محرم کو بڑی کثرت سے قبروں پر مٹی ڈالتے ہیں۔ حالانکہ "نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ اَوْ يُجَصَّصَ عَلَيْهِ" کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر پر ہر قسم کی تعمیر اور قبر پر اضافی مٹی ڈالنے سے اور قبر پکی بنانے سے منع کیا ہے۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الزیادۃ علی القبر حدیث ۲۰۲۹)

حضرات:- اگر قبر پر کوئی شگاف وغیرہ پڑ جائیں یا قبر سطح زمین سے نیچی ہو جائے تو قبر کے احترام کیلئے قبر کا نشان باقی رکھنا ضروری ہے اس لئے ایسی حالت میں محرم ہو یا غیر محرم، مٹی ڈالنا جائز ہے، لیکن بلا وجہ اضافی مٹی ڈالنا جائز نہیں اور یہ محرم میں مٹی ڈالنا بھی رسم ہے اور دین رسموں کا نام نہیں بلکہ اللہ کے احکام اور نبی ﷺ کے طریقہ کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رسومات و بدعات سے بچائے، اور سنت رسول کا پیروکار بنائے۔

کیہاں سوگ دا مہینہ محرم بنا لیا
نچن ٹپن ساز واجا بند کرا لیا
ر بدعتاں نوں کر دتا پہلے توں بھی بدنام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله دا مہینہ ہے محرم الحرم
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

حضرت حسین دیاں سبیلاں پئے لگاوندے
قبراں تے دوڑ دوڑ مٹیاں نے پاوندے
پکان دیگاں کئی ونڈن طعام

الله دا مہینہ ہے محرم الحرم
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

ننگیں پیریں کئی چل سوگ مناوندے
بھانڈیاں تے منجیاں نوں پُٹھیاں لٹاوندے
لباس کالا پا کے سوگ منان

دا مہینہ ہے محرم الحرم
دی تعظیم کرو مولا فرمان

دسو نبی تے صحابہ اِنج محرم منایا اے
اینہاں کماں وچوں کیہڑا کر کے دکھایا اے
اوہ تے اینہاں کماں توں سی روک دے تمام

الله دا مہینہ ہے محرم الحرم
ایس دی تعظیم کرو مولا فرمان

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمانِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ● بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ●

☆فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا، وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ (البقرۃ)

"اے اصحاب پیغمبر ﷺ اگر وہ لوگ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت یافتہ ہیں اگر تمہاری طرح ایمان نہ لائیں تو یہ بڑے اختلاف میں ہیں بہت جلد اللہ آپ کی ان سے کفایت کریگا کیونکہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

برادران اسلام معزز سامعین و سامعات

میں نے اس وقت جس مقام ذیشان کو آپ کے سامنے تلاوت کیا ہے اس مقام میں اللہ وحدہٗ لا شریک نے اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کی اطاعت گزاری، ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلوص کو پسند کرتے ہوئے ان کے ایمان کو لوگوں کیلئے نمونہ بنا دیا۔

ایمان کا معنی اور کیفیت

ایمان کا معنی ہے ماننا، دل و جان سے تسلیم کرنا، یقین کرنا۔ ایمان کی کیفیت یہ ہے کہ

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
اِدھر فرمان محمد ہو اُدھر گردن جھکائی ہو

قرآن پاک نے بیان کیا ہے کہ ”اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ “ (النور)

سچے مومنوں کا جواب: جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو مومن کہتے ہیں کہ ہم نے خدا اور رسول کے احکام کو سن بھی لیا اور مان بھی لیا، یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں صحابہ کے ایمان کی عکاسی کی کہ صحابہ کو جب اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ملتا ہے تو فوراً عمل کرتے ہیں۔

حرمت شراب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو اعلیٰ قسم کی فضیح نامی شراب پلا رہا تھا کہ نبی ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرنے لگا۔ ”اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ“ حضرات شراب حرام ہو گئی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (کے ایمان پر قربان جاؤں) فرماتے ہیں اے انس رضی اللہ عنہ ” اُخْرُجْ فَاَهْرِقْهَا “ باہر نکل اور شراب کو بہا دے تو میں نے شراب کو بہا دیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔

(بخاری کتاب التفسیر باب لیس علی الذین امنوا الخ حدیث ٤٦٢٠)

یہ ہے صحابہ کا ایمان کہ ابوطلحہ تجارت کیلئے بڑی قیمتی شراب لائے تھے۔ جب رسول ﷺ کا حکم سن لیا، اپنا نفع نقصان نہ دیکھا بلکہ ایمان کے تقاضا کے مطابق ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' پر عمل کرتے ہوئے تمام شراب ضائع کر دی۔

اب بعض صحابہ کے دلوں میں خیالات آنے لگے کہ جو مومن فوت ہو گئے ہیں وہ تو حرمت شراب سے پہلے فوت ہو گئے وہ تو شراب پیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے قرآن نازل کر دیا۔ ''لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَااتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾'' (مائدة)

ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں کہ جو انہوں نے پہلے کھا لیا جب کہ وہ پکے صالحین مومن متقی تھے، ایسے نیکوں کاروں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

گھریلو گدھا حرام

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ آپ خاموش رہے، اس نے پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا، پھر جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو کہا یارسول اللہ ﷺ گدھے ختم ہو گئے تو آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا تو اس نے اعلان کر دیا کہ ''اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ'' حضرات اللہ اور اس کے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے تمہیں گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کر دیا ہے ...... (صحابہ کے ایمان پر قربان جاؤں ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' کی ایسی تصویر بنے کہ اپنی بھوک نہ دیکھی، حکم پیغمبر پر ایسی گردن جھکائی) کہ پکتی ہوئی ہانڈیاں الٹا دیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر ٤١٩٩)

قبلہ تبدیل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور (آسمان کی طرف منہ اٹھا کر) اللہ سے کعبۃ اللہ کے قبلہ بدلنے کی دعا کرتے رہے تو اللہ نے قرآن نازل کر دیا۔

''قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ﴿١٤٤﴾'' (البقرة)

بیشک ہم آپ کے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم آپ کو وہی قبلہ عطا کر دینگے جو آپ پسند کرتے ہیں (پھر حکم آ گیا) کہ آپ اپنے چہرہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیں، پس تم جہاں بھی ہو تو اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو...... یہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم عصر کے وقت نازل ہوا۔ آپ نے عصر کی نماز کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھی۔ ایک آدمی آپ کی امامت میں نماز پڑھ کر انصار کے ایک محلہ سے گزرا تو کچھ لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا کہ میں ابھی ابھی آپ ﷺ کے ساتھ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھ کے آیا ہوں۔ یعنی قبلہ کی تبدیلی کا حکم نازل ہو چکا ہے ......صحابہ کے ایمان پر قربان جاؤں ...... اِدھر فرمان محمد ﷺ ہو اُدھر گردن جھکائی ہو ...... کی ایسی تصویر بنے ...... کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجماعت رکوع کی حالت میں تھے۔ ایڑیوں پر گھومے کہ اپنے چہروں کو شمال سائیڈ بیت المقدس سے ہٹا کر جنوب سائیڈ کعبہ کی طرف کر لیا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجه نحوا لقبله حدیث نمبر ۳۹۹ و کتاب اخبار احاد باب فی اجازۃ خبر الواحد حدیث نمبر ۷۲۵۲)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایمان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ جمعہ کیلئے منبر پر بیٹھے تو کھڑے لوگوں کو فرمایا کہ "اِجْلِسُوْا" بیٹھ جاؤ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر تھے، وہیں بیٹھ گئے۔ (مسند حارث ج ۲ ص ۹۲۳ میں ہے کہ دھوپ میں ہی بیٹھ گئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا "تَعَالَ یَاعَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ" اے عبداللہ آگے آجاؤ۔(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبه حدیث ۱۰۹۱ و سنن الکبریٰ للبیهقی ج۳ ص ۲۰۶ و صحیح ابن خزیمه ج۳ ص۱۴۱) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا۔

حضرات یہ ہے ایمان صحابہ کہ جہاں حکم ملا جیسا حکم ملا فوراً حکم کی تعمیل کی۔

ایمان کا تقاضا

ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾" (الاحزاب)

کسی مومن مرد و عورت کیلئے جائز ہی نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا فیصلہ کر لیں اور انہیں اس کام میں اختیار ہو، جو اللہ اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کی نافرمانی کریگا وہ بہت بڑا گمراہ ہوا۔

یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب حکم ملے جیسا حکم ملے تو فوراً تعمیل کرو۔

ایمان صحابہ کی گواہی

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ صحابہ کے ایمان کی گواہی اس طرح دی۔ ''اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾'' (الانفال)

''جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجروں کو ٹھکانہ دیا اور مدد کی یہ سچے مومن ہیں ان کیلئے بخشش بھی ہے اور باعزت رزق بھی۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی اسی لئے دی کہ صحابہ نے ایمان کے تقاضے پورے کیئے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

جنگ خندق کے موقعہ پہ تیز ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جس سے سخت سردی ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''اَلَا رَجُلٌ یَّأْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' کوئی آدمی ہے جو دشمن قوم کی خبر لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرا ساتھی بنائے گا۔ شدت سردی کے سبب کوئی کھڑا نہ ہوا۔ دوسری مرتبہ پھر آپ نے ایسا ہی فرمایا ...... آخر کوئی نہ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاؤ اور کفار کی خبر لاؤ ...... شدت سردی کے سبب دل تو نہ چاہتا تھا لیکن حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چلا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے لڑائی کی آگ بھڑکے۔ اب میں چلا تو مجھے سردی وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل محسوس نہ ہوئی، آخر میں کفار تک پہنچ گیا۔ دیکھا کہ ابوسفیان کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے کمان میں تیر چڑھایا اور ابوسفیان کو مارنا چاہا تو "فَذَکَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ" مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آ گیا کہ لڑائی کو بڑھانے کی کوئی حرکت نہ کرنا تو میں نے فوراً فرمان مصطفیٰ پر عمل کیا اور تیر مارنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ (مسلم، کتاب الجهاد باب غزوه احزاب حديث ۱۷۸۸)

میت پر تین دن سوگ

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بھائی فوت ہوا، تین دن کے بعد انہوں نے خوشبو منگوائی اور لگائی۔ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کے پاس حاضر ہوئیں اور ان کے اس کام پر تعجب کیا تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا "وَاللّٰہِ مَا لِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَءَ ةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالِیَ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا" اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی، میں نے صرف اس لئے لگائی کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے ......سوائے بیوہ عورت کے وہ اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔

(بخاری کتاب الطلاق باب تحد المتوفیٰ عنها زوجها اربعة اشهر و عشرا نمبر ۵۳۳۵)

یہ ہے ایمان صحابہ کہ بھائی کی وفات کا دکھ تو ضرور ہے لیکن فرمان نبوی پر عمل کر کے دکھایا۔

سوہنے نبی دے سب اصحاب سچے جنہاں سچیاں لایاں یاریاں نی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھاں سکھاں نوں سہہ کے وچ دنیا نبی سچے دے نال نبھائیاں نی
وچ دلاں دے ویکھیا مولا سچے ہر طرف صفائیاں صفائیاں نی
تاہئیوں سب اصحاب پیاریاں تے مولا رحمتاں خاص وسائیاں نی

بڑے مومن نے دنیا دے وچ آئے صحابہ وانگ کسے دا ایمان نائیں
منن والی اونہاں اخیر کیتی منیاں خوب حدیث قرآن تائیں
جیہا حکم ملیا جس دم ملیا عذر ذرا وی کوئی لیان نائیں
فوراً عمل کما کے خوب ویکھو راضی کیتا اے رب رحمان تائیں

جُلَیْبِیب کی شادی

حضرت ابوبُردہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ ایک خوش مزاج آدمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے ایک انصاری سے رشتہ مانگا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی بیوی سے مشورہ کرلوں۔ چنانچہ بیوی سے مشورہ کیا تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اب انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کیلئے جانے لگے تو بیٹی نے والدین سے عرض کیا کہ ''اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَرُدُّوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمْرَہٗ'' کیا تم اللہ کے رسول کے حکم کو لوٹانا چاہتے ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا بلکہ ''اِدْفَعُوْنِیْ فَاِنَّہٗ لَمْ یُضَیِّعْنِیْ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تم میری شادی کر دو وہ مجھے ضائع نہیں کرینگے۔ والدین نے بیٹی کے ایمان پر انتہائی خوش ہو کر کہا کہ ''صَدَقْتِ'' تو نے صحیح کہا ہے، چنانچہ لڑکی کا والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ حضرت اگر آپ اس رشتہ پر راضی ہیں تو ہم بھی راضی ہیں...... شادی ہو گئی۔ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے ایمان کو سن کر دعا دی ''اَللّٰھُمَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُبَّ عَلَيْهَا الْخَيْرَ صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهَا كَدًّا كَدًّا'' اے اللہ اسے بھلائیاں عطا فرما اور زندگی کے پورے لطف عطا فرما۔ ''فَمَاكَانَ فِي الْاَنْصَارِ اَيِّمٌ اَنْفَقَ مِنْهَا'' (دعا کا اثر یہ ہوا) کہ اتنا وافر رزق ملا کہ تمام انصار سے زیادہ خرچ یہ کرتی تھیں اور جلیبیب ایک غزوہ میں سات کافروں کو واصل جہنم کرکے شہید ہو گئے۔

(مسند احمد جلد ٤ صفحه ٤٢٢ سنده صحيح)

حنظلہ بن ابی عامر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت کچھ فرماتے سنا جب لوگ شکست خوردہ ہو کر مدینہ سائیڈ پہاڑ کی جانب جا رہے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے۔ ادھر حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا ابوسفیان سے ٹکراؤ ہو گیا تو جب حضرت حنظلہ ابوسفیان پر غالب آنے لگے تو پیچھے سے شداد بن اسود نے تلوار کا وار کر کے حضرت حنظلہ کو شہید کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ'' بیشک تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ ''فَسْئَلُوا صَاحِبَتَهُ'' اس کی بیوی سے اس کا سبب تو پوچھو۔ اس نے کہا کہ ''خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ'' کہ حنظلہ حالت جنب میں تھے جہاد کی نداء سنتے ہی نکل کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''فَذَاكَ قَدْ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ'' یہی وجہ ہے کہ اسے فرشتوں نے غسل دیا ہے۔

(صحيح ابن حبان ج١٠ ص٨٤ حديث ٦٩٨٦)

یہ ہے ایمان کہ جب جہاد کیلئے حکم رسول سنا تو اسی وقت تعمیل کی۔ باوجود جُنبی ہونے کے غسل تک کرنے کی بھی دیر نہ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:- حنظلہ کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کی شادی کی پہلی رات تھی اور اسی سہاگ رات میں وہ جُنبی تھے۔ یہ لفظ مجھے نہیں مل سکے۔

خریم اسدی رضی اللہ عنہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خُریم اسدی رضی اللہ عنہ کے بال لمبے اور تہبند نیچی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ نِ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ'' خریم بہت اچھا آدمی ہے کاش کہ اس کے بال لمبے اور تہبند نیچی نہ ہوتی۔ حضرت خریم کو پتہ چلا تو انہوں نے فوراً قینچی پکڑی ''فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى اِنْصَافِ سَاقَيْهِ'' کانوں تک اپنے بال کاٹ لئے اور آدھی پنڈلی تک اپنا تہبند اونچا کر لیا۔ (ابوداؤد کتاب للباس باب فی اسبال الازار نمبر ٤٠٨٩ و معجم طبرانی صغیر ج٢ ص ٤٢ سنده حسن)

سلام بن حقیق کا قتل

ابورافع سلام بن حقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا کمینہ دشمن تھا۔ یہود کے ان اکابر مجرموں میں سے تھا جو مشرکین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ورغلاتے تھے، قبیلہ خزرج کے انصار صحابہ نے آپ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت تو دیدی لیکن ساتھ تاکیداً حکم فرمایا کہ (عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا، موطاء امام مالک کتاب الجہاد) پانچ آدمیوں کا دستہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی امارت میں خیبر میں اس کے قلعے کی طرف گیا۔ جب قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو گیا، اندھیرا چھانے لگا تو حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر قلعہ کے دروازہ کے سامنے کھلی جگہ میں قضائے حاجت کی شکل میں بیٹھ گئے تو گیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیپر نے آبادی کا آدمی سمجھ کر آواز دی، اندر آنا ہے تو آجاؤ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں...... میں چادر لپیٹے قلعہ میں داخل ہو کر ایک جگہ چھپ کر دیکھنے لگا کہ پہریدار نے گیٹ لاک کیا اور چابی ایک کھونٹی سے لٹکا دی۔ ابورافع بالا خانے پر رہتا تھا چونکہ قلعہ کا سردار تھا اس لئے اس کے پاس رات کو لوگوں کی مجلس ہوتی تھی ...... میں نے دیکھا کہ جب مجلس برخواست ہوئی تو میں بالا خانے کی طرف چڑھا جو دروازہ کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا، آخر اس کے مسکن تک پہنچا وہ اپنے اہل خانہ کے درمیان سویا ہوا تھا...... اندھیرے کی وجہ سے مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے؟ تو میں نے آواز دی...... ابورافع ...... اس نے کہا تو کون ہے، میں نے فوراً اس کی آواز پر لپک کر تلوار کا وار کیا جس سے وہ سخت زخمی ہو گیا پھر اس نے زوردار چیخ ماری میں کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں پھر کمرہ میں آیا اور آواز دے کر پوچھا، ابورافع یہ چیخ کیسی تھی؟ اس نے کہا تیری ماں برباد ہو، ابھی مجھے کسی نے تلوار مار کر زخمی کر دیا ہے...... اب میں اس کے بولتے بولتے اس کے اوپر چڑھا اور پیٹ پر تلوار رکھ کر دبائی کہ تلوار اس کے پیٹ سے پار اتر گئی اور وہ مر گیا۔

(بخاری ج۲ ص ۵۷۷ کتاب المغازی باب ۱٦ قتل ابی رافع حدیث ٤٠٣٩)

موطاء امام مالک میں ہے کہ اس کی بیوی چیخی ”فَارْفَعُ عَلَيْهَا السَّيْفَ ثُمَّ اَذْكُرُ نَهْى رَسُوْلُ اللهِ فَاكُفُّ وَلَوْلَا ذَالِكَ لَا سْتَرَحْنَا مِنْهَا“ میں نے اس پر تلوار اٹھائی، مارنے لگا تو مجھے آپ ﷺ کا حکم یاد آ گیا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا، اگر آپ کا یہ حکم نہ ہوتا تو اس کو بھی قتل کر دیتا۔

(موطاء امام مالک، کتاب الجهاد باب النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے ایمان صحابہ۔ کہ اِدھر فرمان محمد ﷺ ہو، اُدھر گردن جھکائی ہو۔ جب بھی حکم ملا جیسا حکم ملا، فوراً قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا ایمان اتنا پسند آیا کہ قرآن پاک میں کئی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے ایمان کو سراہا اور یہی ایمان ان کے دلوں کی زینت بنا دی۔

فرمان خداوندی ہے کہ ''وَاعْلَمُوْآ اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۞٧'' (الحجرات)

جان لو کہ تم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اگر وہ اکثر کاموں میں تمہاری بات مانتے ہوتے تو تم مشکل میں پڑ جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایمان پسند کیا ہے (کہ تم رسول اللہ ﷺ کو اپنی بات نہ منواؤ بلکہ تم ان کی بات مانو) اور ایمان کو تمہارے دلوں کی زینت بنایا، کفر اور نافرمانی کو تمہارے لئے ناپسند کیا، یہ لوگ یعنی اصحاب پیغمبر ہدایت یافتہ ہیں۔

<u>ایمان نمونہ</u>: صحابہ کا ایمان اللہ کو اس قدر پسند آیا کہ اللہ نے ان کے ایمان کو لوگوں کیلئے نمونہ بنا دیا۔ فرمایا کہ ''وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۞١٣'' (البقرة)

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ صحابہ ایمان لائے ہیں تو وہ کافر کہتے ہیں کہ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں ...... خبردار صحابہ کو بیوقوف کہنے والے خود بیوقوف ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔

<u>دوسرا مقام</u>: ''فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۞١٣٧'' (البقرة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی ﷺ کے صحابہ اگر یہ لوگ تمہاری طرح ایمان لائیں تو یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

شیعہ کتاب کی شہادت

محمد باقر بن علی بن زین العابدین فرماتے ہیں کہ صحابہ ایمان والے ہیں اور اللہ بزرگ و برتر سے محبت کرنے والے ہیں۔

(طویل روایت کا خلاصہ تفسیر عیاشی ج۱ ص ۱۰۹ والبرھان فی تفسیر القرآن للھاشم بن سلیمان بن اسماعیل بحرانی ج۱ ص ۲۱۵)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭

☆وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ (التوبہ)

’’اسلام میں سبقت لے جانے والے مہاجر اور انصار صحابہ اور ان کے بعد آنے والے مخلص صحابہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا یہ اللہ سے راضی ہو گئے اللہ نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

<u>برادران اسلام معزز سامعین بزرگو، دوستو، معززات مکرمات ماؤں بہنو!</u>

میں نے اس وقت جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس آیت میں اللہ وحدہٗ لا شریک نے اخلاص کے پیکر ...... استقامت کے پہاڑ ...... دین کے پاسباں ...... قرآن کی عملی تصویر ...... مثالی شخصیات ...... اصحاب رسول کا ذکر خیر فرمایا۔

صحابی کی پہچان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی وہ شخص ہے جسے حالت اسلام میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہو پھر حالت اسلام ہی پر فوت ہوا ہو۔

۱) ملاقات لمبی ہوئی یا تھوڑی ......

۲) آپ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کی یا نہیں ......

۳) آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا یا نہیں ......

صحابہ کی شان

ہر صحابی کی شان ہر غیر صحابی امتی سے بڑی ہے جیسا کہ حدیث میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ'' میرے صحابہ کو گالی نہ دینا کیونکہ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کردے تو صحابہ کے ایک مدغلہ بلکہ آدھا مدغلہ کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا حدیث۳۶۷۳)

تو پھر میں نے عرض کیا کہ ....

کملی والے نے کیتا اے حکم جاری مندا بولے نہ کوئی اصحاب تائیں
احد برابر بھی سونا خرچ کر کے کوئی پہنچے نہ اونہا ندے ثواب تائیں
مندا بولے جو انہاں ہستیاں نوں ضرور پاوے گا سخت عذاب تائیں
کرے ادب جو سب اصحاب دا جی اللہ کھولے گا جنتی باب تائیں

زائرین صحابہ کو مبارک

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"طُوبٰی لِمَنْ رَآنِیْ وَ طُوبٰی لِمَنْ رَای مَنْ رَآنِیْ طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآب "(مجمع الزوائد ج١٠ ص ٢٠ رواۃ الطبرانی سندہ حسن)

اس شخص کو مبارک ہو جس نے حالت ایمان میں مجھے دیکھا، پھر اس شخص کو بھی مبارک ہو جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ان کا بہت اچھا ٹھکانہ ہے ...... یعنی آپ نے صحابہ اور تابعین کو مبارک دی۔

امن کی نشانی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ...... وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ...... وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ "(مسلم کتاب فضائل صحابہ باب ان بقاء النبی امان لا صحابہ و بقاء اصحابہ حدیث ٢٥٣١)

ستارے آسمان کیلئے امن ہیں، جب ستارے ختم ہوں گے تو آسمان کا امن ختم ہو جائے گا یعنی ٹوٹ جائیگا ...... اسی طرح میں اپنے اصحاب کیلئے امن ہوں جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا تو وعدہ کے مطابق صحابہ میں اختلاف پھوٹ پڑیگا...... اسی طرح میرے صحابہ میری امت کیلئے امن ہیں جب صحابہ دنیا سے چلے جائیں گے تو میری امت ان مصائب اور فتنوں میں مبتلا ہو گی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

صحابہ مامون ہیں

"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٨٢﴾" (الانعام) جو لوگ ایمان لائے شرک نہ کیا یہی لوگ ہیں جن کیلئے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کا امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

امت میں بہتر صحابہ

''کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴿۱۱۰﴾'' (آل عمران) تم بہترین امت ہو لوگوں کیلئے پیدا کئے گئے ہو تم لوگوں کو بھلائی کی باتیں بتاتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور خود بھی اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حضرات :- اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے وقت صیغہ مخاطب سے خطاب فرمایا اور اس وقت مخاطب صحابہ تھے۔ ثابت ہوا کہ صحابہ تمام امتوں سے بہتر امت ہیں۔

تائیدی حدیث :- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ''

(بخاری کتاب المناقب باب فضائل اصحاب النبی نمبر ۳۶۵۱)

تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں یعنی صحابہ..... پھر ان سے ملے لوگ یعنی تابعین...... پھر ان سے ملے لوگ یعنی تبع تابعین۔

شیعہ کتاب کی شہادت

شیعہ کے گیارہویں امام حسن عسکری سے تفسیر حسن عسکری میں مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کیا دوسرے انبیاء کے صحابہ میرے صحابہ سے معزز ہیں؟ فرمایا اے موسیٰ کیا تو نہیں جانتا کہ محمد کے صحابہ کو دوسرے تمام رسولوں کے صحابہ پر وہی برتری حاصل ہے جو محمد ﷺ کو دوسرے تمام نبیوں اور رسولوں پر ہے۔

(تفسیر حسن عسکری ص ۶۵ مطبوعہ ہند والبرھان فی تفسیر القرآن ج۳ ص ۲۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں نے عرض کیا کہ

ساری دنیاں تو اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

شرک نو چھڈیا تے اپنائی اے توحید
کیتی اے قرآن وچ اللہ نے تائید
عذاباں کولوں تائیوں مولا وتی اے امان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

خیر امۃ مولا لقب عطایا اے
صحاباں تائیں کرکے مخاطب فرمایا اے
سچے دین دا بنایا تہانوں پاسبان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

پہلے نبیاں نوں ملے سن ساتھی کمال
پر بنیاں نہ کوئی اصحاب دی مثال
دین اتوں وارے اینہاں مال اُتے جان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

صحابہ مبارک ہستیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ لَھُمْ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ"......

(بخاری کتاب المناقب باب فضائل اصحاب النبی حدیث ۳۶۴۹)

ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کا ایک لشکر جہاد کریگا ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے تو وہ کہیں گے ہاں ہے تو ان کو فتح دی جائے گی۔

حضرات: یہ ہیں صحابہ کہ ان کے اجسام کو اللہ نے مبارک بنا دیا کہ ان کی برکت سے فتح ہو گی۔

بغض صحابہ، تباہی

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْا ھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ آذَی اللّٰہَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ"
اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد مقبول درجہ کا راوی ہے (لیکن) اس کی متابعت حافظ ذہبی رحمہ اللہ میزان الاعتدال میں لائے ہیں۔

(میزان الاعتدال تذکرہ عبداللہ بن عبدالرحمن)

میرے صحابہ کے بارے اللہ سے ڈرو، دو مرتبہ فرمایا ان کو نشانہ نہ بنانا، جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی، اور جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھتے ہوئے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لے گا۔

(ترمذی ابواب المناقب باب فیمن سب اصحابی النبی ۳۸۶۲و مسند احمد جلد۵ صفحہ۵٤ و جلد ٤ صفحہ ۸۷... حسن)

دشمنانِ صحابہ ... پکڑ

علامہ کمال الدین دمیری نے حیاۃ الحیوان میں امام حاکم رحمہ اللہ کی تاریخ نیشاپور کے حوالہ سے حضرت ثمامہ بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم خراسان سے آ رہے تھے کہ ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو حضرت ابوبکر و عمر کو برا بولتا تھا، ہم نے اس کو ہر چند منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا...... ایک دن وہ ناشتہ کے بعد قضائے حاجت کو گیا، کافی دیر گزرنے کے بعد ہم نے ایک آدمی کو پتہ کرنے بھیجا وہ گھبرایا ہوا واپس آیا، کہنے لگا کہ اپنے مسافر ساتھی کی خبر تو لو...... ہم گئے تو دیکھا کہ بھڑوں کا ایک چھتہ اسے چمٹا ہوا ہے اور اس کے جوڑ جوڑ کو الگ کر دیا ہے...... ہم اسے سمیٹنے لگے تو ہم کو بھڑوں نے چھوا تک نہیں۔

(حیواۃ الحیوان ج۲ ص ۱۱٤ مترجم تذکرہ الدبر)

صحابہ کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پکڑتا ہے۔

شیعہ کتاب کی شہادت

تفسیر حسن عسکری میں ہے جو آدمی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہترین صحابہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی کے ساتھ بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا عذاب دیگا کہ اگر اسے تمام مخلوق پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

(تفسیر حسن عسکری مطبوعہ ہند ص١٩٦)

صحابہ کو گالیاں دینے والے ملعون

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت مالک بن دخش رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا۔ بعض نے کہا کہ وہ تو منافقوں کا سردار ہے آپ نے فرمایا کہ ''دَعُوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ''میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔ (مجمع الزوائد ج١٠ ص ٢١ رواۃ البزار رجالہ رجال الصحیح)

دوسری حدیث :-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَعَنَ اللہُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ ''میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو میرے اصحاب کو گالی دے۔

(مجمع الزوائد ج١٠ ص ٢١ رواہ الطبرانی فی الاوسط رجالہ رجال الصحیح)

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

دلاں وچ ویکھیا اے سچا اخلاص
کر دتا مولا دو جہاناں وچ پاس
دتیاں گواہیاں مولا وچ قرآن

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول وسدا اے حدیث تے قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج جیہڑی وچ صحابی کوئی ہوندا
صحابی پاروں مولا سچا فتح عطاؤندا
نہس جاندے دشمن نظریں نہ آن

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول دسدا اے حدیث تے قرآن

محبت صحابہ دی اے محبت رسول
محبتوں بغیر نہ کوئی عمل قبول
صحابہ دی محبت پاروں ودھدا ایمان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول دسدا اے حدیث تے قرآن

سینے وچ رکھے جیہڑا بغض اصحاب دا
چیلہ ہے شیطان دا تے ساتھی ابولہب دا
میرا وی اوہ دشمن سوہنے نبی فرمان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول دسدا اے حدیث تے قرآن

ہے دشمن میرا دشمن الٰہی اے
پٹ پٹ کردا اوہ اپنی تباہی اے
پکڑ الٰہی وچ ایسے جلدی نے آن

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھول کھول دسدا اے حدیث تے قرآن

بنا دے پروانہ ساہنوں مولا اصحاب دا
دس دے توں دل ساہنوں اونہاں دے آداب دا
صحابہ دے دفاع وچ کریئے جاناں قربان

ساری دنیاں توں اُچا ہے صحابہ جی دا شان
کھول کھول دسدا اے حدیث تے قرآن

''وَالَّذِيْنَ جَآءُ وْمِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْ رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ⑩'' (الحشر)

جو مومن بعد میں آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ایمان کے ساتھ گذر گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ہمارے مومن بھائیوں کے بارے دشمنی اور کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے رب تو بڑا مشفق و مہربان ہے......

ثابت ہوا سچا مومن وہ ہے جس کا دل سابقہ مومنوں کے بارے میں صاف ہے، صحابہ سچے مومن ہیں۔ ''اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا'' جس کا ان کے بارے دل صاف نہیں وہ مومن نہیں۔

اخلاصِ صحابہ

''اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ③'' (الحجرات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ و خلوص کیلئے آزمایا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

ابن مسعود کا قول :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں دیکھا ''فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ'' پس حضرت محمد ﷺ کے دل میں سب سے زیادہ اخلاص و بھلائی دیکھی اس لئے ان کو اپنی رسالت کیلئے چن کر مبعوث فرمایا...... پھر ان کے بعد سب سے زیادہ اصحاب محمد ﷺ کے دلوں میں اخلاص اور بھلائی دیکھی۔ ''فَجَعَلَهُمْ وُزَرَآءَ نَبِيِّهٖ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى دِيْنِهٖ'' پس ان کو اپنے نبی کے وزیر بنا دیا جو آپ کے دین کیلئے لڑے اور انہوں نے جو بھی نیکی کی اللہ کیلئے کی۔ (احمد جلد۱ صفحہ ۳۷۹ و معجم طبرانی کبیر جلد ۱ صفحہ۱۱۲ و ابوداؤد طیالسی صفحہ۳۳ سندہ حسن)

اللہ ہمیں اصحاب پیغمبر کا سچا خادم بنائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفادار صحابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا، سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ (الفتح)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضاء کیلئے رکوع اور سجدے کرتے ہیں۔ سجدوں کے نشان ان کے چہروں میں ہیں۔ ان کی مثال تورات اور انجیل میں اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی انگوری کو زمین سے نکالا پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ اپنی جڑوں پر مضبوط ہوگئی اور یہ کھیتی اپنی جڑ پر سیدھی قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی اب یہ کھیتی کسان کو خوش کرنے لگی تا کہ وہ ان کے ذریعہ کفار پر سختی کرے۔ نیک اعمال والے مومنوں سے بخشش اور اجر عظیم کا اللہ نے وعدہ کیا ہے۔

حضرات

اللہ تعالیٰ نے اپنے دوسرے پیغمبروں کو بھی ساتھی عطا کئے لیکن آخر الزماں پیغمبر ﷺ کے وفادار ساتھیوں کی مثال زمانے میں بہت کم ملے گی۔

اصحاب انبیاء اور اصحاب محمد ﷺ میں موازنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور رسول تھے ان کو اللہ نے ساتھی دیئے جو اکثر و بیشتر اپنے مطالبات نبی موسیٰ کو منواتے رہے لیکن اصحاب محمد ﷺ آپ کو اپنے مطالبات نہ منواتے بلکہ آپ کے احکام کی تعمیل میں خوشیاں محسوس کرتے۔

اصحاب موسیٰ پر انعامات

جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سمیت صحیح سالم دریا عبور کر آئے تو طور پہاڑ کے قریب وادی سینا میں داخل ہوئے وہاں ان پر اللہ نے دھوپ سے بچاؤ کے لئے بادلوں کا ٹھنڈا سایہ کر دیا اور کھانے کیلئے من (میٹھا) اور سلویٰ (چڑیا سے بڑے لذیز پرندے) عطا کئے۔ پینے کیلئے ایک پتھر سے بارہ چشمے نکالے ...... اسی زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کیلئے طور پر بلا کر تورات دی گئی ...... انہی ایام میں سامری نے سونے کا بچھڑا بنا کر انہیں اس کا پجاری بنا دیا ...... اللہ کا انعام کہ اللہ نے ایک وقت کے بعد ان کی یہ بھی غلطی معاف فرما دی۔

جہاد کا حکم اور اصحاب موسیٰ علیہ السلام

باوجود اتنے انعامات کے ان کی بے وفائی کا اندازہ اس سے لگائیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (المائدہ)

اے قوم اس مقدس بستی (یعنی بیت المقدس جو ابراہیم سے ان کا آبائی شہر ہے) میں داخل ہو جاؤ۔ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے (یعنی تمہارے ہاتھوں فتح ہو گی) اور حکم جہاد کی نافرمانی نہ کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ...... انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام وہاں تو بڑی جنگجو قوم آباد ہے جب تک وہ بستی مقدس سے نکلیں گے نہیں ہم ہرگز نہ جائیں گے ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو ہم بخوشی داخل ہو جائیں گے۔...... ان میں سے دو خدا ترس بندوں نے کہا کہ تم بستی کے دروازہ پر تو چلو ...... اگر تم مومن ہو تو اللہ توکل بستی میں داخل تو ہو جاؤ یقیناً اللہ تمہیں فتح عطا کریگا اب یہ بے وفا کہنے لگے ہم تو کبھی نہیں جائیں گے اے موسیٰ تو اور تیرا رب ان سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

بے وفائی کی سزا

''قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ” موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! ابھی میں تو اپنے اور اپنے بھائی کے علاوہ کسی کا اختیار نہیں رکھتا ہمارے اور اس فاسق قوم کے درمیان فیصلہ اور فرق کر دے تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ آپ ان فاسقوں کے بارے پریشان نہ ہوں اب یہ بے وفائی کی سزا میں چالیس سال تک اس مقدس آبادی سے محروم رہیں گے اور خانہ بدوش ہو کر ادھر ادھر پھرتے رہیں گے۔

تو میں نے اس بے وفائی کو اشعار کی زبان میں لکھا۔

اصحاب موسیٰ تے نعمتاں ویکھو ہویاں صد ہزاراں
قدر نہ کیتا ذرا کوئی بے وفاواں یاراں

جس دم حضرت موسیٰ کہیا حکم ربے ول آؤ
وادی مقدس داخل ہو کر دشمناں تاہیں بھجاؤ

کدی نہ جایئے کدی نہ جایئے آکھن موسیٰ تائیں
ڈاھڈی قوم ہے رہندی اوتھے ہرگز لڑیئے نائیں

ایتھے ہاں بیٹھے نال تسلی اساں نئیں کیتا مرنا
تو جانے یا مولا تیرا کیویں ہے اوتھے لڑنا

سنے مولا لڑ کھاں جا کے فتح اوتھے پاویں
واپس آ کر نال خوشی دے خبراں ساہنوں سناویں

نال تیرے پھر شیراں وانگو بستی اندر جایئے
نال اشارے جتھے آکھیں اوتھے ای ڈیرہ لایئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب موسیٰ تو نعمتوں کے باوجود بے وفا نکلے لیکن اصحاب محمد ﷺ پر اسلام کی وجہ سے بہت تنگیاں آئیں، ظالموں کے ستائے ہوئے، سفروں کے تھکائے ہوئے ...... مال و متاع چھوڑ کر ...... بیوی بچے چھوڑ کر جب مدینہ پہنچے ...... ابھی تو سفروں کی تھکاوٹ نہ اتری تھی ...... ابھی تو ظالموں کے ظلم کے زخم بھی نہ مٹے تھے ...... ابھی تو مال و متاع اور بیوی بچوں کے خیالات دل سے اترے بھی نہ تھے ...... کہ جنگ بدر جیسی آزمائش سر پر منڈلانے لگی تو اس موقع پر اصحاب رسول ﷺ اس قدر وفا کے پیکر بنے کہ ان کی وفاداری دنیا میں ضرب المثل بن گئی۔

رسول اکرم ﷺ اپنے کچھ ساتھیوں کو لیکر مدینہ سے بدر کی طرف نکلے کہ شام سے آنے والا قریش کا تجارتی قافلہ لوٹیں گے لیکن قافلہ براستہ ساحل سمندر سلامتی سے بچ نکلا ...... اور کفار مکہ آپ ﷺ اور آپ کی مٹھی بھر جماعت صحابہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے عزم و ارادے سے نکل آئے۔

آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا جو............

کفار کے مقابلہ میں تھوڑے اور کمزور تھے ......

کافر ایک ہزار ...... صحابہ تین سو تیرہ ......

کافر ہتھیاروں سے لیس ...... صحابہ ہتھیاروں کی انتہائی قلت ......

کافر شراب اور گانوں کے نشے میں ...... صحابہ قرآن اور محبت رسول کے لطف میں

نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ کافر مدینہ پر چڑھائی کے لئے آچکے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے باری باری مکمل اعتماد دلایا لیکن آپ پھر بھی مشورہ لیتے رہے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اِیَّا نَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَ خَضْنَاهَا وَلَو اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا...... شاید یا رسول اللہ ﷺ آپ خاص انصار کا مشورہ چاہتے ہیں تو سنیئے ...... اللہ کے نبی مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ گھوڑے سمندر میں ڈال دو تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ "برك غماد "(مکہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر ایک مقام اور بعض کے مطابق برک غماد یمن کا بھی ایک شہر ہے) تک گھوڑے دوڑاؤ تو ہم ضرور دوڑائیں گے۔ (مسلم كتاب الجهاد والسير باب غزوه بدر حديث ١٧٧٩)

مقداد کا بیان

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کے موقع پر قریش کے خلاف اللہ سے دعا کر رہے تھے تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "لَانَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ" اے اللہ کے رسول ﷺ ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب لڑو بلکہ ہم آپ کے آگے پیچھے ہو کر خوب لڑیں گے...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد کے اس جواب سے آپ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ کا چہرہ چمک اٹھا۔

(بخاری كتاب المغازی باب ٤ اذ تستغيثون ربكم الخ حديث ٣٩٥٢)

اس موقعہ پر میں نے خداداد توفیق سے عرض کیا کہ

بدر دا موقع جس دم صحابہ تے آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورے کارن سوہنے سب نوں بلایا
کیویں ہے دل تہاڈا سرور فرمایا
تاں کہیا صحابہ اوہنیں جائیں
اٹھے صدیق نالے عمر غم خوار نے
ہور صحابہ کئی مخلص وفادار نے
دیندے دلیری سارے سچے حب دار نے
ذرا بھی فکر کرو نائیں
چاہندے سی سرور کجھ آکھن انصار نے
تاں ابن عبادہ اٹھے انصاری سردار نے
قسم خدا دی آقا ساڈے اقرار نے
کراں گے راضی تہاڈے تائیں
کرو جو حکم آقا عمل کماویئے
وچ سمندر آکھو گھوڑے دوڑاویئے
اُتے تہاڈے جاناں مال بھی واریئے
تہاڈے توں ہٹیئے ذرا نائیں
پھر کہیا مقداد آقا خوب اسی لڑاں گے
سجے تے کھبے تہاڈے راکھیاں کراں گے
اللہ دی خاطر اوپر حق دے مراں گے
موقع ہے دتا اللہ سائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو قریظہ کی غداری/صحابہ کی وفاداری

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کیلئے نکلے تو تمام مسلم عورتوں کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے فارع نامی قلعہ میں جمع کر دیا اور حسان رضی اللہ عنہ (جو بڑھاپے کے سبب کمزور تھے) کو ان کے پاس چھوڑ دیا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی قلعہ پر چڑھا تا کہ معلومات حاصل کرے کہ اندر صرف عورتیں ہی ہیں یا کوئی اور فوج بھی ہے۔ تو میں نے کہا کہ حسان اسے قتل کرو...... ورنہ یہ نقصان پہنچائے گا تو حسان نے اپنی کمزوری کا عذر پیش کیا...... میں خود اٹھی اور مضبوط لکڑی اٹھائی اور یہودی کے سر پر ماری وہ مر گیا پھر میں نے کہا کہ حسان اس کا سر کاٹ کر قلعہ کے نیچے یہودیوں میں پھینک دو۔ انہوں نے پھر اپنی کمزوری ظاہر کی تو میں نے اس کا سر کاٹا اور نیچے یہودیوں میں پھینک دیا۔ اب وہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلی عورتیں نہیں چھوڑ گئے بلکہ ان کے پاس کچھ فوج بٹھا گئے ہیں اب وہ تمام بھاگ نکلے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی تذکرہ صفیہ بنت عبدالمطلب نمبر ۱۱۴۰۵)

مولانا علی محمد صصام رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو شاعرانہ ترتیب دیا۔

خندق میدان وچ سرکار سدھائے مدینے توں باہر اک میل تے آئے
عورتاں بچے اک قلعے چ بہائے راکھا حسان شک ناہیں
ڈٹھا یہودی اک دیوار پھلانگدا جھاتیاں مارے پیا بہت ستاوندا
سندا ہے گلاں دلوچ حوصلہ پاوندا ملے کوئی موقعہ ماراں ایہناں تائیں
ویکھیا صفیہ کہندی حضرت حسان نوں پکڑ کے مار جلدی یہودی شیطان نوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوے گا پتہ اپنی قوم ہئ مان نوں آکھے حسان طاقت نائیں
پھر مائی صفیہ آپ اٹھ کے آوندی تمبو دی چوہب پکڑ یہودی ول جاوندی
مار کے چوہب اوہدی جان مکاوندی مر گیا کافر او تھیں جائیں
پھر پکڑ کے چھری اوہدا سر ہے کٹیا پچھے دیوار طرف یہودیاں سٹیا
ویکھ کے سر ٹولہ شیطاناں دا نٹھیا اندر بیٹھی ہے فوج شک نائیں

بنوقریظہ کا محاصرہ

یہود قبائل جو مدینہ میں آباد تھے، ان سے آپ کا معاہدہ تھا کہ وہ نہ تو خود آپ سے لڑیں گے نہ آپ کے خلاف کسی دشمن کی مدد کریں گے لیکن انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو آپ نے ان قبائل یعنی عبداللہ ﷺ بن سلام کا قبیلہ بنو قینقاع اور بنو حارث اور بنونضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنوقریظہ پر احسان فرماتے ہوئے انہیں چھوڑ دیا۔ لیکن انہوں نے بھی خندق کے مشکل ترین موقع پر غداری کی۔

(بخاری کتاب المغازی باب ۱٤ حدیث ٤٠٢٨)

جبریل ہتھیار پہنے آئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ خندق سے (ظہر کے وقت) واپس آئے، غسل فرما لیا تو حضرت جبریل ہتھیار پہنے (دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل میں) آئے عرض کیا کہ ''قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰہِ مَاوَضَعْنَاہُ فَاخْرُجْ اِلَیْھِمْ'' آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن اللہ کی قسم ہم نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے، بنوقریظہ کی طرف چلو۔

(بخاری کتاب المغازی باب۲ مرجع النبی من الاحزاب نمبر۳۱ حدیث ٤١١٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کی کمال وفا

آپ نے اعلان فرما دیا کہ تمام مسلمان نماز عصر بنو قریظہ کے محلّہ میں ادا کریں (قربان جاؤں صحابہ کی وفاداری پر کہ خندق میں مشکل ترین کئی دن گزارنے کے بعد ابھی صحابہ گھروں میں پہنچے ہی تھے کہ روانگی کا پھر حکم آ گیا، وفاداری کا یہ عالم تھا کہ سب خوشی خوشی پھر روانہ ہو گئے کسی ایک نے بھی ذرا برابر انکار نہ کیا) بعض نے راستے میں نماز پڑھی اور بعض نے وہاں پہنچ کر۔

(بخاری کتاب المغازی باب ۳۱ حدیث ٤١١٩)

نبی رب دے غسل فرما چکے اچانک جبریل دسیا سی
بیٹھا گھوڑے تے سب ہتھیار پہنے اوہنے آن سلام سنایا سی
اساں لاہئے نئیں کوئی ہتھیار اجے تسی آن آرام فرمایا سی
گھیرا گھت یہودیاں دا ختم کرو اللہ پاک دا حکم لیایا سی
اوسے وقت ہتھیار سرکار پہنے سد بلال نوں اعلان کروایا سی
وفادار سارے تیار ہو گئے ہر اک ہتھیار سجایا سی

بنو قریظہ کا محاصرہ

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کا علمبردار بنایا جب نبی کریم ﷺ سمیت تمام صحابہ وہاں پہنچے تو بنو قریظہ کا پندرہ دن تک محاصرہ کیا جب وہ مسلمانوں سے مرعوب ہوئے تو نجات کی تدبیریں سوچنے لگے ان کے سردار کعب بن اسد نے تین راستے بتائے۔

۱) ایمان لے آؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲) اپنی عورتوں بچوں کو خود قتل کر کے اسلامی لشکر کا خوب مقابلہ کرو۔

۳) ہفتہ کی رات مسلمان ہم سے بالکل مامون ہونگے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ ہفتہ کی لڑائی کو حرام سمجھتے ہیں تم اچانک حملہ کر دو ...... انہوں نے تینوں کا انکار کر دیا۔

ابولبابہ سے مشورہ کی درخواست

یہود قریظہ نے مشورہ کیلئے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بلایا (ابولبابہ کی آل اولاد اور باغات اسی علاقہ میں تھے اسی وجہ سے ان کے ان سے دنیاوی روابط تھے) ابولبابہ آئے تو عورتیں اور بچے ان کے سامنے دھاڑیں مار کر روئے تو ابولبابہ پر رقت طاری ہوگئی۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر ہم ہتھیار ڈال دیں تو؟ ابولبابہ نے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ تمہیں قتل کیا جائے گا۔ لیکن فوراً ہی پریشان ہوئے کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت ہے۔ اسی شرمندگی میں سیدھے مسجد آئے اور خود کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا اللہ کی قسم مجھے اللہ کے رسول ہی کھولیں گے اور میں بنو قریظہ کی سرزمین میں کبھی نہ جاؤں گا۔

(فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۱۸ کتاب المغازی باب ..... حدیث ۴۱۲۲ کے تحت)

سعد بن معاذ کو منصف مان لیا

پندرہ دن محاصرہ رہا، اب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کا اعلان کیا ...... بنو قریظہ نے گھبرا کر ہتھیار ڈال دیئے اور خود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مردوں کو باندھ دیا جائے ...... اوس قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ آپ نے قبیلہ خزرج کی درخواست پر ان کے حلیف بنو قینقاع پر احسان فرمایا تھا اب ہماری درخواست پر ہمارے حلیف بنو قریظہ پر احسان فرما دیجئے ...... فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے قبیلے کا آدمی سعد رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کرے وہ تمہیں منظور ہے۔ عرض کیا جی ہاں...... (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۱۸ کتاب المغازی)

سعد کا فیصلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حاکم تسلیم کیا تو آپ نے سعد کو پیغام بھیجا (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو خندق میں حِبّان بن عرقہ قریشی کافر نے ان کے بازو پر تیر مارا جس سے بازو کی ایک رگ کٹ گئی تو آپ نے ان کا خیمہ مسجد میں لگوا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت سعد گدھے پر سوار ہو کر آئے جب آپ کے قریب حاضر ہوئے تو آپ نے انصار کو فرمایا ''قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ'' اپنے سردار یا بہتر لیڈر کیلئے کھڑے ہو جاؤ ...... (قربان جاؤں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفا پر کہ اپنے دنیاوی حلف اور تعلق کو ترجیح نہیں دی بلکہ ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ'' کی عملی تصویر بنتے ہوئے فیصلہ کیا) کہ ''اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰی ذَرَارِیُّهُمْ قَالَ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللهِ اَوْ بِحُکْمِ الْمَلِكِ'' کہ ان کے جنگجو مردوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں عورتوں کو قید کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اے سعد تو نے وہی فیصلہ کیا جو عرش عظیم پر اللہ بادشاہ نے کیا۔ (بخاری کتاب المناقب باب سعد بن معاذ حدیث ۳۸۰٤)

''فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مردوں کو قتل کیا، عورتوں اور بچوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور جو ان کی حرکتوں سے تنگ آ کر علیحدہ ہو کر آپ کی پناہ میں آ گئے تھے انہیں امان دیدی پھر وہ مسلمان ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاري كتاب المغازي باب حديث بني نضير حديث ٤٠٢٨)

تنگ ہو کے پندرہ دناں اندر اوہناں واسطہ ربدا پایا سی
کرن فیصلہ انصار حلیف ساہڈے ایہہ یہود نے آکھ سنایا سی
سوہنے نبی سرکار منظور کیتا اوہنا سعد دا نام بتایا سی
خندق وچ سی سعد نوں زخم لگے اوہ علاج دے واسطے دھایا سی
لوگ جالیا وندے سعد تائیں اوہنے فیصلہ عجب سنایا سی
یہودی قوم دی طرف ویکھ کے تے سعد جوش دے نال فرمایا سی
قتل کرو اینہاں دے مرد سارے بیبیاں بچے غلام بنایا سی
پھر کئی قتل ہوئے کئی قیدی بنے بدلہ کیتے دا ظالماپایا سی

سعد کی تمنا اور وفات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق میں ایک تیر سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ کٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بازو کی رگ کو آگ سے داغا (تاکہ خون بند ہو جائے)۔ لیکن ہاتھ پھول گیا پھر داغا پھر پھول گیا پھر چھوڑ دیا۔ جب سعد نے یہ کیفیت دیکھی تو دعا کی کہ ''اَللّٰھُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِیْ حَتّٰی تُقِرَّ عَیْنِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَاسْتَمْسَکَ عِرْقُہٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَۃً'' اے اللہ میری اس وقت تک روح نہ نکالنا جب تک میری آنکھیں بنی قریظہ سے ٹھنڈی نہ ہو جائیں تو خون رک گیا پھر سعد رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اللہ نے اس طرح ٹھنڈی کیں کہ انہیں سے فیصلہ کروایا اور بنو قریظہ کے چار سو مردوں کو قتل کیا گیا ...... پھر اسی رگ کا زخم کھل گیا اسی سے حضرت سعد فوت ہو گئے۔ (ترمذی ابواب السیر باب فی النزول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الحکم حدیث ۱۵۸۲ ...... شیخ البانی نے اسے صحیح کہا و احمد ج۳ ص ۳۵۰)

وفا کی مثال قائم کر دی

حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب بنو قریظہ سے واپس آئے تو دعا کی کہ ''اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئٌ فَاَبْقِنِيْ لَهُ حَتّٰى اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ وَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا'' اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس قوم سے لڑنا انتہائی پسند کرتا ہوں۔ جس نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں دیس سے نکال دیا۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ تو نے قریش سے لڑائی ختم کر دی ہے اگر ان سے لڑائی باقی ہے تو مجھے بھی ان سے لڑنے کیلئے زندہ رکھ اگر ان سے لڑائی تو نے ختم کر دی ہے تو میرے زخموں کو جاری کر دے اور اسی زخم میں مجھے فوت کر دے چنانچہ سینے کا زخم بہنے لگا حتیٰ کہ ساتھ والے بنو غفار کے خیمے میں خون پہنچا وہ گھبرائے دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا پھر اسی زخم میں ان کی وفات ہو گئی۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب ٤١٢٢)

عرش الٰہی بھی جھوم گیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا ''اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ'' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش الٰہی جھوم اٹھا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعد بن معاذ نمبر ۳۸۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد میں تفصیل سے ہے کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ام سعد رونے چلانے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اَلَا یَرْقَأُ دَمْعُكِ وَیَذْھَبُ حُزْنُكِ فَاِنَّ ابْنَكِ اَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللّٰهُ لَهٗ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ'' کیا تیرے آنسو تھمے نہیں اور تیرا غم دور نہیں ہوا کہ تیرا بیٹا پہلا شخص ہے کہ جس پر اللہ خوشی سے ہنسا ہے اور خوشی سے اللہ کا عرش جھوم اٹھا۔

(مسند احمد ج٥ ص ٤٥٦، و طبرانی کبیر ج ٦ ص ١٢ سندہٗ صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آپ سے وفا

چھ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ خواب طواف بیت اللہ کی اجازت ملی تو آپ نے چودہ سو صحابہ سمیت زیارت کعبہ کا سفر یکم ذیقعدہ کو شروع کیا اور مکہ سے پیچھے ہی مقام حدیبیہ پر روک دیئے گئے۔ مذاکرات کیلئے سفیر اسلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا جناب عثمان مکہ پہنچے تو ابان بن سعید بن عاص مل گئے اور اپنی سواری سے اتر کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آگے بٹھایا اور خود پیچھے بیٹھے اور اپنی ذمہ داری میں سرداران قریش کے پاس پہنچایا تو آپ نے انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات پہنچائے کہ ہم قربانیاں ساتھ لیکر آئے ہیں، لڑنے نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ اے عثمان ''اِنْ شِئْتَ اَنْ تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ فَطُفْ بِهٖ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَ فْعَلَ حَتّٰى یَطُوْفَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' اگر تو چاہتا ہے تو بیت اللہ کا طواف کر، آپ نے فرمایا کہ جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہیں کریں گے میں بھی طواف نہیں کرونگا۔

(مسند احمد ج٤ ص ٣٢٥ سندہٗ صحیح)

حضرات یہ ہیں آپ کے وفادار ساتھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر طواف کعبہ بھی نہ کیا۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب غزوہ تبوک ہوا تو میں نے اس کیلئے دو اونٹ مہیا کئے۔ فرماتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں بھی اس قدر خوشحال نہ تھا جتنا کہ اس غزوہ کے وقت تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی بہت بڑی جمعیت فراہم کی اور شدید گرمی کے زمانہ میں تیاری کا حکم دے دیا۔ میں روزانہ نکلنے کا ارادہ کرتا لیکن کوئی فیصلہ نہ کر پاتا۔ میری چند دن تک یہی حالت رہی حتیٰ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لئے تبوک روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پیچھے رہ جانے کا کوئی علم نہ ہوا کیونکہ آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان تھے، حاضری کا کوئی رجسٹرڈ وغیرہ نہ تھا۔ میں روزانہ نکلتا لیکن میں پھر واپس آ جاتا جب میں شہر میں جاتا تو مجھے منافقین اور ضعفاء لوگوں کے سواء کوئی نہ ملتا۔ میں اپنے آپ پر نہایت ندامت کرتا کہ میں بلا کسی عذر کے پیچھے کیوں رہ گیا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں مجھے کہیں یاد نہ فرمایا لیکن جب تبوک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنو سلمہ کا ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی چادروں نے اسے روک لیا یعنی وہ اپنے لباس و نفاست میں مشغول ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا تم نے بہت بری بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کعب میں سوائے بھلائی کے کچھ نہیں دیکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

غزوہ ختم ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لئے واپس لوٹے تو جناب کعب رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ میرا رنج وغم اور بڑھ گیا، میں نے اپنے دل میں جھوٹے عذر سوچنے شروع کیے۔ گھر والوں سے اور بھی کئی ذی عقل سے مشورہ لیا مجھے اطلاع ملی کہ رسول اللہ علیہ السلام مدینہ کے قریب تشریف لا چکے ہیں تو میں نے تمام جھوٹی باتوں کو دل سے نکال دیا اور سچ بولنے کا پختہ عزم کر لیا۔

صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں آ کر دو رکعتیں ادا کرتے جب آپ نے حسب عادت دو رکعتیں ادا کیں تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے حاضر خدمت ہو کر اپنے عذر بیان کرنے شروع کر دیئے اور قسمیں کھانے لگے۔ اس طرح کے ۸۰ کے اوپر کچھ آدمی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ظاہری باتوں کو مان کر ان سے بیعت لی اور ان کیلئے دعائے مغفرت کی اور ان کی نیت کو اللہ کے سپرد کر دیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا لیکن وہ جیسے غصے کی حالت میں کرتے ہیں۔

میں آپ کے حکم کے ساتھ آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب تو پیچھے کیوں رہ گیا حالانکہ تو نے سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کے سوا کسی اور آدمی سے بات کرتا تو میں کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصے سے نکل جاتا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی ہے یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں۔ لیکن اللہ ذوالجلال کی قسم میرا ایمان ہے کہ اگر میں کوئی جھوٹی بات کہہ دوں آپ وقتی طور پر خوش ہو جائیں گے لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقت بات بتا کر مجھ سے ناراض کر دیگا، میں آپ کو بالکل سچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاؤں گا آپ ناراض تو ہونگے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کریگا۔ اللہ کی قسم سچی بات یہ ہے کہ کوئی معقول عذر نہیں۔ قسم اللہ کی میں اس وقت پہلے کی نسبت قوی اور مالدار بھی زیادہ تھا۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تک چلا جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے متعلق کوئی فیصلہ اتار دے میں وہاں سے اٹھ کر چل دیا۔ میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ آدمی آئے اور مجھے کہنے لگے کہ اے کعب ہم نے آج سے پہلے تمہیں کسی گناہ کا ارتکاب کرتے نہیں دیکھا۔ اور آج کے گناہ کے جس طرح لوگوں نے عذر پیش کئے ہیں، اسی طرح تم بھی کوئی عذر پیش کر دیتے۔ نبی ﷺ آپ کیلئے بھی دوسروں کی طرح مغفرت کرتے اور آپ کا گناہ معاف ہو جاتا...... یہ سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے بیان کی تردید کر دوں اور کوئی عذر پیش کرتا ہوں۔ پھر کچھ سوچ کر پوچھا کہ میرے جیسے اور لوگ بھی ہیں انہوں نے کہا کہ آپ جیسے دو آدمی اور ہیں۔ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہما۔ واقعی یہ دونوں نیک آدمی تھے اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے مجھے معلوم ہوا کہ ان دونوں کا حال بھی میرے جیسا ہے۔ یعنی انہوں نے میرے جیسا عذر بیان کیا اور میرے جیسا ہی ان کو جواب ملا ہے یہ معلومات حاصل کر کے چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے بحکم الٰہی تمام مسلمانوں کو ہم سے قطع کلامی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ لوگوں کی حالت ہم سے اس قدر تبدیل ہوگئی جیسے زمین ہی بدل گئی ہو۔

پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا...... میرے دونوں ساتھی مرارہ اور ہلال تو اپنے گھروں میں بیٹھ کر رویا کرتے تھے ...... میں جوان آدمی تھا، گھر میں کیسے بیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا تھا، پانچوں وقت مسجد میں نماز کیلئے آتا ...... بازاروں میں چلتا پھرتا ...... کوئی مجھ سے کلام نہ کرتا...... میں مسجد میں آ کر نبی ﷺ کے قریب نماز پڑھ کر آپ کو سلام کرتا اور یہ دیکھتا رہتا کہ سلام کے جواب میں لب مبارک ہلتے ہیں کہ نہیں...... میں آپ کے اور قریب ہو کر نماز پڑھتا اور بحالت نماز ٹیڑھی آنکھوں سے آپ کی طرف دیکھتا۔ نبی ﷺ ان کو دیکھتے رہتے جب میں نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ اپنا چہرہ مبارک میری طرف سے پھیر لیتے۔

بائیکاٹ طویل ہوا تو میں اپنے چچا زاد بھائی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا، ان کو سلام کیا۔ تو اللہ کی قسم انہوں نے جواب تک نہ دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابوقتادہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں میں نے تین مرتبہ ان کو قسم دیکر پوچھا۔ لیکن وہ خاموش رہے......

آخری مرتبہ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خبر ہو گی۔ اس جواب سے مجھے سخت مایوسی ہوئی اور دل میں کہا کہ اب میرے ایمان کی گواہی دینے والا بھی کوئی نہیں...... بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے...... میں وہاں سے بازار کی طرف چل دیا۔ بازار میں ایک قبطی جو شام کا باشندہ تھا مجھے ڈھونڈ رہا تھا جب میں بازار میں گیا لوگوں نے اس آدمی کو اشارہ کر کے کہا کہ وہ ہے کعب۔ جس کو تو تلاش کر رہا ہے...... اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا میں نے خط پڑھا ...... بادشاہ نے لکھا حمد و ثناء کے بعد اے کعب ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ ﷺ نے تم پر بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی کی ہے...... لیکن اللہ نے تم کو ذلیل گھرانے سے پیدا نہیں کیا...... نہ اس گھرانے میں جس میں تمہارا حق ضائع ہو......تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہاری خوب خاطر مدارت کریں گے...... میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں خیال کیا کہ یہ بھی ایک آزمائش ہے...... میں نے اس خط کو تنور میں ڈال دیا......۔

(حضرات ایسے موقع پر تو بڑے بڑے وفا کے دعویدار وفا توڑ دیتے ہیں۔ لیکن قربان جاؤں اصحاب محمد ﷺ پر نہ کسی لالچ سے نہ کسی کے ڈر سے بیوفائی کی بلکہ جہاں بھی ثابت ہوئے آپ ﷺ کے وفادار ثابت ہوئے۔)

جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے اور کوئی وحی نہ آئی تو نبی ﷺ کی طرف سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں بیوی سے علیحدگی کا حکم فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا کہ طلاق نہیں بلکہ اس سے الگ رہو اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی پیغام گیا۔ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ اللہ کا فیصلہ آ جانے تک تو اپنے عزیزوں کے ہاں چلی جا۔

ہلال بن امیہ کی بیوی یہ پیغام سن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہلال ایک بوڑھا کمزور شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں کیا آپ مجھے اس کی خدمت کی اجازت دیتے ہیں...... آپ ﷺ نے خدمت کی اجازت تو دے دی لیکن ازدواجی تعلق سے روک دیا...... میرے گھر والوں نے کہا کہ کاش تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت لے لیتے کیونکہ آپ ﷺ نے ہلال کو اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دے دی ہے...... میں نے انکار کر دیا...... دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا...... پچاسویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن صبح کی نماز پڑھ کر میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا اب تو میں زندگی سے بیزار ہو گیا ہوں...... زمین و آسمان مجھ پر تنگ ہو گئے ہیں...... اتنے میں سلع پہاڑ پر سے آواز آئی اے کعب خوشخبری ہو، میں سمجھ گیا کہ اللہ نے میری توبہ قبول کر لی ہے...... میں فوراً سجدے میں گر پڑا اللہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی مغفرت چاہی دو آدمیوں نے مجھے آ کر خوشخبری سنائی...... میں نے اپنے کپڑے اتار کر مبشر کو دیئے مزید کپڑے موجود نہ تھے اس لئے مانگ کر پہن لئے......۔

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے چلا راستے میں لوگ جوق در جوق چلے آ رہے تھے سب نے مبارکباد دی مسجد میں پہنچا تو نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر مصافحہ کیا لیکن وہ لوگ بیٹھے رہے، میں نے نبی ﷺ کو سلام کیا آپ کا چہرہ مبارک مسرت سے چاند کی طرح چمک رہا تھا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے معاف کیا یا اللہ نے معاف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے معاف کیا ہے (سچ بولنے کی وجہ سے اور توبہ تائب کے سبب) اللہ نے جناب کعب رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا اور ان کے حق میں قرآن نازل فرما دیا۔

"لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر اور مہاجرین پر اور انصار پر توجہ کی یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے تنگی کے وقت نبی ﷺ کی تابعداری کی اور آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ باوجود اس کے ان میں سے ایک جماعت کے تنگ دل ہونے کا خطرہ تھا پھر اللہ نے ان پر توجہ دی یقیناً وہ ان کے ساتھ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور ان تین آدمیوں کی توبہ بھی اللہ نے قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے جبکہ ان پر باوجود کشادگی کے ان پر زمین تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہوگئیں اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی پناہ دینے والا نہیں پھر اللہ پاک نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ توبہ کرلیں یقیناً اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ اے لوگوں ایمان والو، اللہ سے ڈرتے ہوئے سچے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالك حدیث ٤٤١٨ و مسلم کتاب التوبہ حدیث ٢٧٦٩)

یہ ہیں اصحاب محمد ﷺ امتحانوں اور آزمائشوں میں بھی آپ سے ذرا بھر پیچھے نہ ہٹے۔ اللہ ہمیں بھی اپنے دین کا سچا وفادار اور پاسبان بنائے۔

☼ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☼

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراماتِ صحابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴿٧٨﴾ (المومن)

کسی رسول کے بس میں نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لے آئے۔

برادرانِ اسلام، معزز سامعین بزرگو، دوستو، معززات مکرمات ماؤں اور بہنو

میں نے خداداد توفیق سے سورۃ مومن کی ایک آیت کا ایک جز تلاوت کیا ہے، اس میں اللہ وحدہٗ لاشریک نے وضاحت فرما دی کہ کوئی نبی و رسول اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔

اس آیت سے سمجھ لینا چاہئے کہ جس طرح معجزہ کسی رسول کے اختیار میں نہیں اسی طرح کرامت بھی کسی ولی یا صحابی کے اختیار میں نہیں۔

لفظ کرامت

لفظ کرامت ...... کَرُمَ یَکْرُمُ کَرْمًا وَ کَرَامَتًا ...... اسم مصدر ہے...... لغوی معنی ہیں عزت پانا ...... قرآن سے دلیل سنیئے ''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ﴿۱۳﴾ الحجرات'' تم میں سے اللہ کے ہاں زیادہ عزت پانے والا وہ ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ متقی ہو گا۔

اصطلاحی معنی :- شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں کرامت کہتے ہیں کہ کسی صالح یا نیک آدمی کے ہاتھ سے خرق عادت کام کا ہونا۔

اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے کسی بندے سے کرامت کا ظہور فرما کر لوگوں میں اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی اللہ نے اپنے کچھ صالحین بندوں کی کچھ کرامتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ مریم صدیقہ کے پاس بے موسمی پھلوں کا ہونا ...... اصحاب کہف کا تین سو نو سال سوئے رہنا ...... سلیمان علیہ السلام کے اہل علم صحابی کا ملکہ بلقیس کے تخت کو لمحوں میں لانا ...... وغیرہ

اگر عام صالحین سے کرامتیں ظہور پذیر ہو سکتی ہیں تو اصحاب پیغمبر ﷺ سے تو بالاولیٰ ہو سکتیں ہیں کیونکہ صحابہ "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ" ساری امتوں سے بہتر۔

☆أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا" .... سچے مومن۔

☆أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى، دل کے مخلص

☆أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ...... وفا کے بادشاہ

☆ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ...... رضائے الٰہی ٹکٹ کے حامل

☆الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا ...... اللہ کی راہ کے مہاجر و مجاہد

آیئے میں عرض کروں کہ اللہ نے اصحاب پیغمبر کو ہر طرح سے عزت دی حتیٰ کہ دنیا میں جنت کا ٹکٹ دیکر ...... زبان نبوۃ سے ملکیت جنت کی بشارت سنا کر ...... ان کے ایمان کو نمونہ بنا کر ...... اپنی رضا کا مژدہ سنا کر ...... ان سے کرامات کا ظہور فرمایا۔

کرامت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب مسکین لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا اصحاب صفہ میں سے کسی کو ساتھ لے جائے اور جس گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں یا چھٹا اصحاب صفہ سے لے جائے...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمی ساتھ لے گئے ان کو گھر والوں کے سپرد کیا کہ ان کو کھانا وغیرہ کھلاؤ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے...... نماز عشاء تک وہیں رہے۔ پھر گھر آئے تو پتہ چلا کہ مہمانوں نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ آپ کی بیوی ام رومان رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مہمان کہتے ہیں کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بغیر کھانا نہ کھائیں گے۔ آپ نے مہمانوں سے فرمایا کہ اللہ کی قسم تم کھاؤ میں نہیں کھاؤں گا...... عبدالرحمٰن مہمانوں کو کھانا کھلانے لگے فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ''مَا كُنَّا نَأخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا ......'' ہم کھانے سے جتنا لقمہ اٹھاتے ، اس سے دوگنا نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس ہم سب شکم سیر ہو گئے تو کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا ...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا مہمانوں کے کھانے کے باوجود کھانا اتنا ہی ہے یا اس سے زیادہ ہے۔ پھر اپنی بیوی ام رومان کو فرمایا ''يَا اُخْتَ بَنِىْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِىْ لَهِىَ الْآنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَالِكَ بِثَلَاثَ مِرَارٍ'' اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے۔ عرض کیا میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے پھر ابوبکر نے بھی اس سے کھایا پھر آپ کی خدمت میں لے گئے ...... آپ کے پاس ایک وفد جدید معاہدہ کیلئے آیا تھا، آپ مصروف رہے۔ پھر ہم نے اس وفد سے بارہ آدمی علیحدہ کئے اور ہر ایک آدمی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنے آدمی تھے سب نے اس سے کھایا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب السمر مع الضیف ولاھل حدیث ۶۰۲)

یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کہ چار آدمیوں کا کھانا تین مہمانوں ...... گھر والوں ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وفد کے بارہ آدمیوں نے اپنے متعدد ساتھیوں سمیت کھایا۔

کرامت علی رضی اللہ عنہ

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے دلائل ابونعیم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا آپ ایک دیوار کی جڑ میں بیٹھ کر سماعت کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا کہ یہ دیوار گرنے لگی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنا کام کرو، اللہ کافی نگہبان ہے۔ آپ بڑے اطمینان سے فیصلہ فرما کر فارغ ہوئے وہاں سے اٹھے تو دیوار گر گئی۔

(تاریخ الخلفاء اردو ص ۱۸۱ مطبوعہ نفیس اکیڈمی)

کرامت خبیب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حارث کی بیٹی نے بیان کیا کہ ان کے گھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ لوہے کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے قید تھے۔ انہوں نے اُسترا مانگا میں نے انہیں استرا دیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرا بچہ ان کے پاس پہنچ گیا تو انہوں نے بچے کو گود میں بٹھا لیا اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میں زور سے چیخی تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دونگا؟ انشاء اللہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خبیب رضی اللہ عنہ جیسا قیدی کبھی دیکھا ہی نہیں کہ میں نے خود اس کو قید میں بے موسمے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگور کھاتے دیکھا ...... حالانکہ وہ خود جکڑے ہوئے تھے۔ نہ تو کہیں گئے نہ ہم نے دیئے، نہ مکہ میں انگور تھے، بس اللہ ہی نے ان کو رزق دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع حدیث نمبر ٤٠٨٦)

کرامت اسید وعباد

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت اُسَید بن حُضَیر اور عُباد بن بِشر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ جب فارغ ہوئے تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا ...... گھروں کو چلے دونوں کے پاس چھوٹی لاٹھیاں تھیں تو حضرت عَبّاد بن بِشر رضی اللہ عنہ کی لاٹھی روشن ہوگئی اس کی روشنی میں دونوں چلنے لگے جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو حضرت اسید کی لاٹھی بھی چمک اٹھی، گھر پہنچنے تک لاٹھیاں روشن رہیں۔ (بخاری کتاب المناقب باب سوال المشرکین ان یریهم النبی آیة فاراهم انشقاق نمبر ٣٦٣٩ و ٣٨٠٥)

حمزہ بن عمرو کی انگلی روشن

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ اندھیری رات کی وجہ سے ہماری سواریاں منتشر ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ نے میری ایک انگلی روشن کر دی پھر تمام ساتھی اس روشنی کے سبب جمع ہو گئے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج٦ ص ٧٩ باب ما جآء فی اضاءة عصی الرجلین و مجمع الزوائد ج٩ ص ٤١١) ہیثمی نے طبرانی کی سند کے راوۃ کو ثقہ کہا ہے۔

غیبی رزق

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جراح رضی اللہ عنہ کی امارت میں ہم سے تین سو آدمی کا قافلہ ساحل سمندر کی طرف قریش کے تجارتی قافلے کو روکنے کیلئے بھیجا ...... زاد راہ کیلئے ایک تھیلا کھجور کا دیا۔ ابوعبیدہ اس میں سے ہم کو ایک ایک کھجور دیتے...... ہم کھاتے اور پانی پیتے...... پھر ہم اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے ان کو پانی میں تر کر کے کھاتے ...... اچانک سمندر کے کنارے ٹیلہ نما جانور نظر آیا۔ دیکھا تو وہ عنبر قسم کی بہت بڑی مردہ مچھلی پڑی ہے۔

ہم نے اس کی آنکھ نکالی۔ کئی مٹکے چربی کے بھر لئے، ''فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهٖ''اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھایا۔ (بخاری میں پانچ آدمیوں کا ذکر ہے کہ ممکن ہے کہ دوسری آنکھ میں پانچ بٹھائے ہوں۔) البتہ ایک آنکھ کے گڑھے میں تیرہ آدمیوں کی جگہ تھی ...... پھر اسکی پسلی کی ایک ہڈی پکڑی اور اسے کھڑا کیا پھر نیچے سے ایک بڑے اونٹ پر آدمی بٹھا کر گزارا ......

<u>اندازہ کیجئے</u>! جس کی پسلی کی ہڈی اتنی بڑی تھی وہ مچھلی کتنی بڑی ہو گی۔

پھر ہم نے اس کے بیل برابر ٹکڑے کئے ...... اور اسے وہاں اٹھارہ دن تک کھایا...... اور زاد راہ یعنی سفر کے توشہ کیلئے بھی اس سے بوائل کر لیا۔

جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا کہ ''هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَّحْمِهٖ شَيْئٌ فَتُطْعِمُوْنَا فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ''وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے تمہارے لئے نکالا، کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ تو ہم نے دیا، آپ نے کھایا۔

(مسلم کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان باب اباحة میقات البحر حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۵ وبخاری کتاب المغازی غزوہ سیف البحر حدیث ۴۳۶۰)

یہ اصحاب پیغمبر ﷺ کی کرامت ہے کہ اللہ نے انتہائی بھوک کے وقت ان کے رزق کا غیبی انتظام کیا۔

عامر بن فہیرہ کی نعش

بئر معونہ کے حادثہ میں جب مبلغین صحابہ کو کفار نے دھوکہ سے شہید کیا، انہیں شہداء میں حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، جب انہیں جبار بن سلمٰی (بنو کلب کا آدمی) نے نیزہ مارا اور یہ شہید ہو گئے۔ اسی قافلہ کے ایک مبلغ صحابی عمرو ابن امیہ ضمیری قید کئے گئے تو کفار کے سردار عامر بن طفیل نے عامر بن فہیرہ کی نعش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا، یہ کون ہے؟ حضرت عمرو بن امیہ ضمیری نے فرمایا کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ ہیں۔ عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے خود دیکھا کہ "بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَآءِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَرْضِ" قتل کے بعد ان کی نعش آسمان کی طرف اٹھائی گئی اور آسمان زمین کے درمیان لٹکی رہی۔ "ثُمَّ وُضِعَ" پھر زمین پر رکھی گئی۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع حدیث ۴۰۹۳)

نوٹ:- دلائل النبوۃ للبیہقی میں نعش کے گم ہونے کی روایت درست نہیں۔

عاصم بن ثابت کی نعش محفوظ

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے احد میں عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا اور مسافع بن طلحہ اور جلاس بن طلحہ کو قتل کیا۔ ان کی ماں سلافۃ کو قاتل کا پتہ چلا تو نذر مانی کہ اگر کوئی موقع بنا تو عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی ...... حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو "وَكَانَ عَاهَدَ اللهَ تَعَالىٰ اَنْ لَّا يَمَسَّ مُشْرِكًا وَلَا يَمَسَّهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُشْرِكٌ" انہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوئے گا اور نہ ہی اسے کوئی مشرک چھوئے۔ (فتح الباری کتاب المغازی شرح حدیث ٤٠٨٦ و حلية الاولياء جلد ١ صفحه ١١١ مطبوعه دارالكتاب بيروت اسد الغابه جلد٣ ص ١٠٧)

بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے دس صحابہ کی جماعت کو قریش مکہ کی جاسوسی کیلئے بھیجا ان کا امیر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بنایا جب یہ چلے۔ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو (قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ) بنولحیان کے سو تیر اندازوں نے ان کا پیچھا کیا اور ایک مقام پر پا لیا۔ صحابہ کرام ان کو دیکھ کر ایک ٹیلے پر چڑھ گئے، کفار نے ٹیلے کو گھیرے میں لے لیا اور صحابہ کو کہا کہ تم ٹیلے سے اتر آؤ۔ ہم تمہیں قتل نہیں کرینگے، حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو کسی کافر کی امان کو پسند نہیں کرتا۔ غرض کہ آٹھ صحابہ شہید ہوئے۔

خبیب اور زید قید ہوئے، انہوں نے قیدیوں کو مکہ میں کفار کے ہاتھ بیچ دیا تو قریش مکہ نے عاصم کی نعش کا کوئی حصہ حاصل کرنا چاہا لیکن اللہ نے بھڑوں کی ایک فوج بادل کی طرح ان پر بھیج دی۔ بھڑوں نے ان کو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کے قریب نہ آنے دیا۔ (بخاری كتاب المغازی باب غزوة الرجيع حديث ٤٠٨٦)

اسد الغابہ میں ہے کہ کفار دن کو رک گئے اور رات کا انتظار کرنے لگے لیکن رات کو اللہ نے زور دار بارش برسائی، برساتی سیلاب حضرت عاصم کی نعش کو جہاں اللہ نے چاہا بہا کر لے گیا۔ (اسد الغابه ج ٣ ص ١٠٧ ، مطبوعه احياء التّرات بيروت)

کرامت ام ایمن

ام ایمن کا اصل نام برکت ہے، جناب عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں، رسول اللہ ﷺ کو وراثت میں ملیں۔ آپ نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو انہیں آزاد کر دیا۔ ان سے عبیدہ بن زید نے شادی کی، ایک لڑکا ایمن پیدا ہوا۔ جو رسول اللہ ﷺ کا صحابی بنا اور خیبر میں شہید ہوا۔ اسی لڑکے کے نام پر کنیت رکھی ام ایمن ...... پھر حضرت زید سے شادی ہوئی، جس سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے...... ام ایمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی یہ کرامت ہے کہ جب مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آ رہی تھیں تو روزہ سے تھیں، مقام روحاء کے پیچھے ہی افطاری کا وقت ہو گیا۔ سخت پیاسی تھیں، پانی کی انتہائی طلب تھی، تو اچانک سر پر ایک سرسراہٹ سنی۔ نگاہ اوپر اٹھائی تو پانی کا ڈول لٹکا نظر آیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے اس کو پکڑا اور خوب سیر ہو کر پیا......فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں کئی مرتبہ جان بوجھ کر دھوپ میں گھومتی لیکن اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نے تنگ نہیں کیا۔ (الاصابہ فی معرفة صحابہ ج ۸ ص ۱۷۹ تذکرہ ام ایمن ۱۱۸۹۸ و دلائل النبوة للبیهقی ج ٦ ص ١٢٥)

حضرات، میں نے بڑے اختصار سے اصحاب رسول ﷺ کی کرامات عرض کیں، جس طرح اللہ نے اصحاب پیغمبر کو کرامات بخش کر عزت کو چار چاند لگائے، اللہ ہم کو بھی اصحاب رسول کی عزت وشان کے پھریرے لہرانے کی توفیق بخشے۔

کرامت سعد بن ابی وقاص

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب مدائن ایران پر پیش قدمی کرتے کرتے (بُھر سیر) جگہ پر پہنچے جو قریب ترین شہر تھا اس کے آگے دریائے دجلہ طغیانی موجوں سے بہہ رہا تھا، ایرانیوں نے تمام کشتیاں بھی اپنی طرف روک لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ دریا عبور کرنے کا کوئی ظاہری سبب موجود نہ تھا۔ مسلمان کئی دن تک سوچ و بچار میں ساحل دریا پر رکے رہے۔ اسی اثناء میں دریا میں پانی کا سیلاب آ گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ انتہائی پریشان ہو گئے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مسلمانوں کے گھوڑے دریا عبور کر رہے ہیں اس اطمینان بخش خواب سے بڑے خوش ہوئے۔

خطاب :- تمام لشکر اسلامی کو جمع کر کے خطاب فرمایا ...... کہ دشمن دریا کی وجہ سے ہم سے محفوظ ہے، ہمارے پاس کوئی ایسا دنیاوی سبب موجود نہیں جس کے ذریعہ ہم ان تک پہنچ پائیں۔ لیکن ان کے پاس کشتیاں ہیں، جن کے ذریعہ وہ جب چاہیں ہم تک آ سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وہ ہم پر حملہ کر دیں ...... لہٰذا تم اللہ پر توکل کر کے پورے عزم کے ساتھ دریا میں داخل ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ "عَزَمَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكَ عَلَى الرُّشْدِ" اللہ آپ کو اور ہمیں بھلائی پر قائم رکھے، بالکل درست ہے، عمل کیجئے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کون مجاہد ہیں جو سب سے پہلے دریا عبور کرنے کا عزم رکھتے ہوں تاکہ وہ پہلے پہنچ کر بعد میں آنے والوں کا دفاع کریں چنانچہ سب سے پہلے عاصم بن عمر نکلے ان کے پیچھے چھ سو مجاہد نکلے ...... چنانچہ یہ تمام مجاہد اللہ کا نام لیکر اس طرح دریا میں داخل ہو گئے کہ عاصم سمیت ساٹھ آدمی پہلے دریا پر پہنچے تاکہ دفاعی پوزیشن سنبھال لیں۔ ان کے پیچھے پانچ سو چالیس گئے، جب یہ سب پار ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بقیہ لشکر کو بھی حکم دیا کہ یہ الفاظ پڑھتے ہوئے گھوڑے دریا میں داخل کرو۔ "نَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ، وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" چنانچہ تمام اسلامی لشکر کے شیر اللہ کی مدد اور توکل کے کلمات پڑھتے ہوئے دریا میں کود پڑے۔ بڑے اطمینان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دریا عبور کیا، اب دشمن بغیر لڑائی کے بھاگ گئے، اللہ نے فتح عطا کر دی۔

(البدائیہ و النہائیہ جلد ۷ صفحہ ٦٤ بغیر سند کے ، تاریخ طبری ج۲ ص ٤٦٠ سند میں سیف بن عمر ضعیف اور عن رجل مجہول راوی ہے)

کرامت عمر رضی اللہ عنہ

امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں منقطع سند سے اور حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں متصل سند سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے مزاحاً کہا کہ جَمرہ (انگارہ) پھر آپ نے پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ شِہَاب (شعلہ) پھر آپ نے پوچھا کہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ حَرّہ (جلنا) پھر آپ نے پوچھا کہ کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا حَرَّۃُ النّار (آگ کی حرارت میں) پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ ذات لظی میں (یعنی دہکتی آگ میں) آپ نے اس کے طنزیہ انداز پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا جا اپنے اہل کو دیکھ وہ جل چکے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(الاصابہ فی معرفۃ صحابہ ج ۱ ص ۵۳۹ تذکرہ جمرہ بن شہاب تذکرہ نمبر ۱۳۰۰)

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے ...... کہ آپ اچھے انداز میں سوال کرتے تھے اور وہ آدمی جواب الٹ انداز میں دیتا تھا تو آپ نے جیسے کہا اللہ نے ویسے ہی کر دیا۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

☆ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ﴿۲۱﴾ (اللیل)

ایسا شخص جہنم سے دور کیا جائیگا جس نے بہت تقویٰ اختیار کیا اور جو پاکیزگی کیلئے اپنا مال دیتا ہے وہ کسی کے احسان کے بدلہ میں مال نہیں دیتا بلکہ اللہ کی رضاء کے لئے دیتا ہے۔ عنقریب راضی ہو جائے گا۔

برادران اسلام، معزز سامعین بزرگو دوستو معززات ماؤں بہنو!:

میں نے اس وقت جو آیات کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ آیات بالعموم ہر مخلص مومن کیلئے اور بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئیں۔

ابوبکر اتقی ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی کہا کہ اتقی کو جہنم سے دور کیا جائے گا۔

اتقی کیا ہے؟ تقٰی یتقٰی باب سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اتقی کو اس طرح بیان کیا کہ "یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾" (الحجرات)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں کنبے قبیلے بنایا تا کہ تم آپس میں پہچان کرسکو۔ بیشک جو آدمی جتنا زیادہ متقی ہوگا اتنا ہی زیادہ اللہ کے ہاں عزت والا ہوگا، اللہ تعالیٰ جاننے والا باخبر ہے۔

متقی:- وہ ہے جو چھوٹے بڑے گناہوں سے بچے اور اتقٰی وہ ہے جو بہت زیادہ چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے والا مخلص ہو۔

لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ متقی اور مخلص ہیں اور سب سے زیادہ اللہ کے ہاں عزت والے ہیں۔

شیعہ تفسیر کی شہادت

علی بن حسن طبرسی نے ابن زبیر سے نقل کیا کہ "اِنَّ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ لِاَنَّہٗ اشْتَرٰی الْمَمَالِیْکَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا مِثْلَ بِلَالٍ وَ عَامِرِ ابْنِ فُھَیْرَۃَ وَ غَیْرِھِمَا" بے شک یہ آیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ ان غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے تھے جو مسلمان ہوتے تھے جیسا کہ بلال اور عامر بن فہیرہ وغیرہ۔ (مجمع البیان ج۱۰ ص ۷۶۰ سورۃ اللیل آیت ۱۷ کے تحت)

دوسری شہادت

نور اللہ بن شرف الدین الشوستری مغل بادشاہ جہانگیر کے دور حکومت میں لاہور کا قاضی تھا اور شیعہ مذہب کا جید عالم تھا اس نے اپنی کتاب مجالس المؤمنین میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے "مَا سَبَقَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَوْمٍ وَلَا صَلٰوۃٍ وَلٰکِنْ لِشَیءٍ وُقِّرَ فِیْ قَلْبِہٖ" کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تم سے نماز روزے کی وجہ سے افضل نہیں ہوئے بلکہ وہ دل کے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے تم سے افضل ہیں۔ (مجالس المؤمنین تیسری مجلس صفحہ ۸۹)

امت میں افضل

<u>حضرت علی کا بیان</u>:-حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ اپنے باپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں "اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ، ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِیْتُ اَنْ یَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا ابوبکر۔ عرض کیا پھر فرمایا عمر! اب میں ڈر گیا کہ اگر سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ عثمان کا نام لیں گے تو میں نے کہہ دیا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو عام مسلمان آدمی ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب فضائل اصحاب النبی باب ۵ لو کنت متخذا خلیلا روایت ۳۶۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر کا بیان

ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں ہی صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے پھر عمر کو پھر عثمان کو۔ (بخاری کتاب الفضائل باب ٤ فضائل ابی بکر بعد النبی ٣٦٥٥)

شیعہ کتاب کی شہادت

ابومنصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی نے حضرت امام باقر رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ''لَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلَ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَلٰکِنَّ اَبَابَکْرٍ اَفْضَلُ ''میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا منکر نہیں لیکن ابوبکر عمر سے افضل ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ٢٥٠)

محبوب نبی کا محبوب ساتھی

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا ''اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْھَا'' کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟ فرمایا عائشہ عرض کیا مردوں سے فرمایا کہ اس کا باپ ابوبکر۔ (بخاری کتاب الفضائل باب ٥ لو کنت متخذا خلیلاً حدیث ٣٦٦٢)

حضرت علی کے بھی محبوب شیعہ کی شہادت

جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی امیر المومنین کے پاس آیا عرض کیا کہ ابھی آپ دوران خطبہ دعا میں کہہ رہے تھے کہ الٰہی دو خلفاء راشدین کی طرح میری بھی اصلاح فرما ...... وہ دو کون ہیں؟...... فرمایا وہ دو میرے محبوب تیرے چچا ابوبکر و عمر تھے۔ دونوں امام الھدیٰ تھے ...... شیخ الاسلام تھے...... قریشی تھے...... رسول اللہ ﷺ کے بعد امت کے مقتداء تھے ...... جس نے ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتدا کی محفوظ رہا...... جو ان کے نقش قدم پر چلا، صراط مستقیم پر چلا۔

(تلخیص الشافی للسید مرتضیٰ علم الھدیٰ ج۲ ص ٤٢٨)

ابوبکر کے مالی جانی احسان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ "لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ" (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الخوفة والممر فی المسجد نمبر٤٦٧)

مجھ پر ابوبکر سے زیادہ کسی کے جانی اور مالی احسان نہیں ہیں۔

کیتا سی کسے نے نبی توں سوال اے ہے بہتی محبت کس دے نال اے
جواباً سنایا نبی خلیق اے ہے سب توں پیارا مینوں صدیق اے
میرے تے جنہاں نے احسان نے کمائے میں دنیا تے بدلے سب دے نے چکائے
پر ابوبکر اک ایسا انسان ایں ایہدے میرے لے تے بڑے احسان نے
امت وچوں اس دا ہے مقام بھاری بدلہ ایہنوں دیوے گی خود ذات باری

جنتی صفات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ "مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ الْجَنَازَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ"

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب من جمع الصدقة واعمال البر حدیث نمبر ١٠٢٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔آج جنازہ کس نے پڑھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ آج بیمار پرسی کس نے کی ہے؟...... ابوبکر نے عرض کیا میں نے......تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمام اعمال جنتی آدمی میں ہی جمع ہو سکتے ہیں۔

جنتی بشارت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے باغ بئر اریس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ باغ کا دروازہ کھٹکا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دیکھا کہ وہ ابوبکر تھے۔ میں نے انہیں بشارت سنائی تو انہوں نے الحمدللہ کہا، اسی طرح بعد میں عمر اور عثمان کو بشارت سنائی۔

(بخاری کتاب الفضائل باب مناقب عمر حدیث نمبر ۳۶۹۳)

<u>دوسری حدیث</u> :- نبی ﷺ نے جب دس صحابہ کو جنت کی بشارت سنائی تو سب سے پہلے فرمایا کہ "اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ"

(ترمذی کتاب المناقب عبدالرحمن بن عوف حدیث نمبر ۳۷۴۷)

تمام جنتی دروازوں سے صدا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی چیز کا جوڑا، اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ "ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ" پھر تو ایسے شخص پر کوئی خوف نہ ہو گا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِنِّيْ لَاَ رْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں امید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہو گا۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل النفقه فی سبیل الله حدیث ۲۸۴۱)

ابوبکر کیلئے جنتی پرندہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اِنَّ طَیْرَ الْجَنَّةِ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَرْعٰی فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ" بیشک جنتی پرندہ بڑے جوان اونٹوں کی طرح ہے اور جنت کے درخت چر رہا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ پرندہ تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا "اٰکِلُتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا" اس کو کھانے والے اس سے بھی اچھے ہونگے "وَاِنِّیْ لَاَ رْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّأْکُلُ مِنْهَا یَا اَبَابَکْرٍ" مجھے امید ہے کہ تو بھی اس کو کھانے والوں سے ہوگا۔

(احمد ج۳ ص ۲۲۱ سنده صحیح)

جنتی معمر لوگوں کے سردار

حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ"

مسند احمد میں شبابھا کے لفظ بھی ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نبیوں اور رسولوں کے علاوہ جنت کے معمر اور جوانوں کے سردار ہیں۔ (ابن ماجه کتاب المقدمه باب فضل ابی بکر و احمد ج۱ ص ۸۰ سنده صحیح و ترمذی حدیث ۳۶۶۵)

صدیق کا لحاظ

کئی ساتھیوں کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ ایک وقت آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ ''کہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے ابوبکر کے دروازے کے، اسے کھلا رہنے دو۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی سد والابواب الا باب ابی بکر ٣٦٥٤)

جہنم سے آزادی کی گارنٹی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا '' تو جہنم سے آزاد ہے تو اس دن سے آپ کا نام ہی عتیق ہو گیا۔ (ترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر کلیهما حدیث ٣٦٧٩ و طبرانی کبیر ج١ ص ٥٣ سنده صحیح)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقیتِ صدیق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭
وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۴﴾ (زمر)

اور وہ ذات جو سچائی لیکر آئی اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ متقی ہیں ان کیلئے ان کے رب کے ہاں ایسی جزا ہے جیسی چاہیں گے یہ محسنین کی جزا ہے۔

حضرات: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذاتی نام عبداللہ بن ابو قحافہ، کنیت ابوبکر، لقب صدیق اور عتیق ہے۔

ابوبکر کا معنی

بعض لوگوں نے مشہور کیا ہے کہ ابوبکر کا معنی ہے کنواری کا باپ ...... یہ معنی غلط ہے ...... صحیح یہ ہے کہ ...... ابوذو کے معنی میں ہے اور بکر ...... بَکَرَ یَبْکُرُ باب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اسم مصدر ہے معنی ...... جلدی کرنا ...... پیش قدمی کرنا ...... جناب عبداللہ بن ابو قحافہ کی کنیت ابوبکر اس لئے ہوئی کہ آپ نیکیوں میں پیش قدمی کرتے تھے ...... قبول اسلام میں پیش قدمی کی یعنی پہل کی ...... جنگ تبوک کے فنڈ میں پہل کی...... واقعہ معراج کی تصدیق میں پہل کی وغیرہ۔

صدیق کا معنی

لغت کی معروف کتب القاموس المحیط اور لسان العرب میں ہے کہ

"اَلصِّدِّيْقُ/ اَلدَّائِمُ التَّصْدِيْقِ وَهُوَ يَكُوْنُ الَّذِيْ يُصَدِّقُ قَوْلَهٗ بِالْعَمَلِ"

صدّیق:- ہمیشہ تصدیق کرنے والا ...... اور صدیق وہ ہوتا ہے جو اپنے قول کو اپنے عمل کے ساتھ سچا کرے، یعنی جو کہے وہ کرے۔

صیغہ:- صدیق بروزن فِعِّیْل مبالغہ کا صیغہ ہے ...... وزن مبالغہ کثرت اور مداومت پر دلالت کرتا ہے ...... اس لحاظ سے صدیق کا معنی ہو گا سچائی کی تصدیق کا عادی۔

ابراہیم صدّیق:- "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا" (۴۱ (مریم) اس قرآن سے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیجئے جو صدیق نبی تھے ...... ابراہیم علیہ السلام کو صدیق اس لئے کہا کہ وہ خود بھی سچے تھے اور اعلان نبوت سے قبل اور بعد سچ کی تصدیق کرتے رہے حتیٰ کہ اس صدیقیت کی وجہ سے آگ میں ڈالے گئے پھر عمل سے اپنے قول کو سچا کر دکھایا۔

یوسف صدّیق:- حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کو دیکھ کر عزیز مصر بول اٹھا

"يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ" اے سچے یوسف۔ (سورۃ یوسف ٤٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کی تصحیح :-عام طور پر لوگ صَدیق یعنی صاد پر زبر پڑھتے ہیں اس کا معنی ہے دوست۔ قرآن حکیم نے بیان کیا کہ قیامت کو مجرم کہیں گے کہ "فَمَالَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ، وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ" ﴿۱۰۱﴾ (الشعراء۱) ہمارا کوئی بھی سفارشی نہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی محب دوست ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صِدِّیق ...... صاد زیر سے اور دال متشدد اور زیر سے پڑھیں ...... یعنی ہمیشہ قول وفعل کا سچا اور سچ کی ہمیشہ تصدیق کرنے والا۔

لقب صدیق اللہ نے دیا

حضرت حکیم بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ "اُنْزِلَ اِسْمُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّیْق" کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق آسمان سے نازل کیا گیا۔

(طبرانی کبیر ج۱ ص۵۵، روایت ۱۴ و مجمع الزوائد ج۱ ص۴۱ رجالہ ثقات)

شروع میں آپ کی تصدیق

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ابوبکر آئے، آپ نے حالت دیکھ کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھی کسی سے لڑ کر آئے ہیں...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعد از سلام عرض کیا کہ میرے اور عمر کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو گیا، میں نے جلدی میں انہیں کچھ سخت الفاظ کہہ دیئے پھر مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے معذرت کی لیکن انہوں نے معذرت قبول نہ کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ "یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ یَا اَبَابَکْرٍ" اے ابوبکر اللہ تجھے معاف کرے) ادھر حضرت عمر بھی نادم ہوئے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذرت کیوں نہ قبول کی ...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پر آئے لیکن ابوبکر نہ ملے پھر آپ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ غصہ سے بدل گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا ہی قصور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ''اِنَّ اللّٰہَ بعثنِی اِلَیکُم فَقُلتُم کَذَبتَ وَقَالَ اَبُوبَکرٍ صَدَقَ'' جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تو تم سب نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی۔

(بخاری، کتاب المناقب فضائل اصحاب النبی باب لو کنت متخذا خلیلا حدیث ٣٦٦١)

معراج کی تصدیق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات فرمایا کہ ''اِنَّ قَومِی لَا یُصَدِّقُونِی فَقَالَ لَہٗ جِبرِیلُ یُصَدِّقُكَ اَبُوبَکرٍ وَهُوَ الصِّدِّیقُ'' جب میں قوم کے سامنے یہ واقعہ بیان کروں گا کہ رات کے تھوڑے سے وقت میں اتنی لمبی سیر تو لوگ نہیں مانے گے...... حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ (آپ گھبرائیے نہ) ابوبکر آپ کی تصدیق کریگا کیونکہ وہ صِدّیق ہے۔(معجم طبرانی اوسط ج٧ ص١٦٦ حدیث ٧١٧٣ و مجمع الزوائد ج١ ص ٤١ سندہ صحیح)

تصدیق صدیق رضی اللہ عنہ کریگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ معراج سے واپس آئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کا نقشہ تو بیان کیجئے آپ نے بیان کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق اس طرح کی کہ ''اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسند ابی یعلی ج۷ ص ۱۲۶ حدیث نمبر ۴۰۸۴ رجالہ ثقات)

آپ کا دفاع اور تصدیق

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن ابی معیط کافر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں نماز کی حالت میں چادر ڈال کر کھینچا جس سے آپ کو تکلیف ہوئی۔ اسی دوران اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ جلدی سے عقبہ بدبخت کو پیچھے ہٹایا اور فرمایا کہ "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ" کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے۔ (بخاری

كتاب المناقب فضائل اصحاب النبى باب قول النبى لو كنت متخذا خليلا حديث ۳٦٧٨)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کثرت سے تازندگی حق کی تصدیق کی اسی لئے آپ کو اللہ نے صدیق کہا ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کہا ...... اپنوں نے صدیق کہا ...... دشمنوں نے بھی صدیق کہا۔

اللہ نے صدیق کہا

"وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾" (زمر)

وہ ذات جو حق لے کر آئی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... اور وہ ذات جس نے اس کی تصدیق کی ...... یعنی ابوبکر، کیونکہ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی تصدیق کی تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم احد پر تھے تو پہاڑ نے حرکت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اُثْبُتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُحُد فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ'' فرمایا اے پہاڑ سکون کر کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب باب لوكنت متخذا خليلا حديث نمبر ٣٦٧٥)

حرا پہاڑ پر:۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم حرا پہاڑ پر تھے اس کا ایک پتھر ہلا۔ آپ نے فرمایا کہ ''اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ'' اے حرا! سکون کر، تجھ پر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے باقی شہید ہیں۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل طلحہ زبیر نمبر ٢٤١٧)

اکابرین شیعہ نے بھی صدیق کہا

شیعہ کے مشہور مفسر ابوعلی فضل بن حسین طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اس طرح اعتراف کیا کہ ''وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ'' کہ حق لے کر آنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مجمع البیان ج۸ ص ۷۷۷)

تفسیر قمی کی شہادت

ابوالحسن علی بن ابراہیم القمی نے سورۃ توبہ کی آیت کی تفسیر میں لکھا کہ جب آپ غار میں تھے تو ''قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ سَفِیْنَةَ جَعْفَرٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْمُ فِی الْبَحْرِ وَاَنْظُرُ اِلَی الْاَنْصَارِ مُحْتَسِبِیْنَ فِیْ اَفْنِیَتِهِمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ تَرَاهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرِنِیْهِمْ فَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَرَآهُمْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْتَ الصِّدِّیْقُ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے ابوبکر کو کہا کہ میں جعفر طیار اور اس کے ساتھیوں کی کشتی دریا میں کھڑی دیکھ رہا ہوں، اور انصار کو ان کے گھروں میں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے بھی دکھایئے تو آپ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو ابوبکر نے بھی انہیں دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا کہ تو صدیق ہے۔

تحریف :۔تفسیر قمی کے پرانے نسخوں میں قال لابی بکر کے الفاظ ہیں لیکن جو نسخہ سید طیب موسوی جزائری کی تصحیح و تحقیق سے مؤسسہ دارالکتاب قم ایران سے چھپا، اس میں طیب موسوی صاحب خوب تحریف کر گئے۔ لابی بکر کی جگہ لفلاں کے لفظ لکھے کیونکہ آگے پیچھے کمپیوٹر کی لکھائی ہے مگر لفلاں کا لفظ قلم سے لکھا واضح نظر آتا ہے لیکن آخر پر انت الصدیق کی تحریف کرنی بھول گئے جس سے طیب صاحب کی چوری پکڑی گئی کہ لفلاں کی جگہ لابی بکر ہی تھا کیونکہ اصحاب رسول میں صدیق کے لقب سے یہی مشہور ہوئے۔

کشف الغمہ کی شہادت

علی بن عیسیٰ اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمہ میں لکھا کہ حضرت امام جعفر سے تلوار کو چاندی سے مرصع کرنے کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں جائز ہے کیونکہ ”حَلّٰی اَبُوْبَکْرِ نِالصِّدِّیْقُ فَقَالَ الرَّاوِیُ اَتَقُوْلُ هٰکَذَا فَوَثَبَ الْاِمَامُ عَنْ مُّقَامِهٖ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ فَمَنْ لَّمْ یَقُوْلُ لَهٗ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللهُ قَوْلَهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ“ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو مرصع کیا تھا۔ راوی نے تعجب سے کہا کیا آپ بھی صدیق کہتے ہیں تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ غصہ سے اپنی جگہ سے اچھل کھڑے ہوئے۔ فرمایا ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق کہتا ہوں، صدیق کہتا ہوں، صدیق جو انہیں صدیق نہ کہے اللہ دنیا آخرت میں اس کی بات سچی نہ کرے۔(کشف الغمه فی معرفة الائمه ج۲ ص ۱۴۷)

الاحتجاج لطبرسی کی شہادت

ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی نے اپنی کتاب الاحتجاج میں امیر المومنین سے نقل کیا کہ "كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ اِذْ تَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَقَالَ لَهٗ قِرِّ فَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدٌ" ہم نبی ﷺ کے ساتھ جبل حراء پر تھے۔ پہاڑ نے حرکت کی، آپ نے فرمایا کہ اے پہاڑ ٹھہر جا تجھ پر اور تو کوئی نہیں صرف ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور شہید ہیں۔ (الاحتجاج لطبرسی)

معرفہ اخبار الرجال کی شہادت

شیخ جلیل ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز نے معرفہ اخبار الرجال میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اِنَّ الْجَنَّةَ مُشْتَاقٌ اِلَى ثَلٰثَةٍ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَنْتَ الصِّدِّيْقُ اَنْتَ ثَانِى اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ" بیشک جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے اتنے میں ابوبکر آ گئے آپ نے فرمایا تو صدیق ہے تو غار کا ساتھی ہے۔

نہج البلاغہ کی شرح کبیر کی شہادت

کمال الدین بن میثم بحرانی نے ۶۷۷ھ میں نہج البلاغہ کی شرح کبیر لکھی اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ "وَكَانَ اَفْضَلُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ كَمَا زَعَمْتُ وَاَنْصَحُهُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الْخَلِيْفَةُ الصِّدِّيْقُ وَالْخَلِيْفَةُ الْفَارُوْقُ"

میرا گمان ہے کہ خلیفہ صدیق اور فاروق اسلام میں افضل تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صِدِّیق تو میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

صِدِّیق اوہ جیہدا سچا عمل تے قول
ہر تھاں وسدا اے حق کھول کھول
ابوبکر وچ صفتاں ایہہ نظریں نے آن

ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

کنیت ابوبکر اے تے نام عبداللہ اے
لقب صِدِّیق دتا سوہنے اللہ اے
اپنے بیگانے ویکھو صدیق پۓ بلان

ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

اللہ وی قرآن وچ آکھیا صِدِیق
نبی سوہنے کئی جگہ کیتی تصدیق
پڑھ کے تے ویکھو حدیثاں دے بیان

ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

حرا پہاڑ اُتے نبی سوہنے چڑھے نے
صِدِّیق تے فاروق ہور یار نال کھڑے نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملیا پہاڑ تاں سوہنے نبی فرمان
ابوبکر صدیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

پہاڑا تیرے اُتے اک نبی تے صدیق
کھلوتے نے کئی ہور یار شہید
کر جا سکون چھڈ دے ہلن ہلان
ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

آیا اے چیتا مینوں سیانیاں دے قول دا
جادو او جیہڑا سر چڑھ بولدا
شیعہ کتاباں وی ایہو دتا اے بیان
ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

احتجاج کشف الغمہ پڑھو یا قمی تفسیر
یا نہج البلاغہ دی شرح کبیر
اخبار الرجال نالے مجمع البیان
ابوبکر صِدِّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

ایہناں ساریاں کتاباں وچ پے گئی دُہائی اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِدّیق دی صداقت دی دتی گواہی اے
بیگانیاں دی من لئی صِدّیق دی اے شان

ابوبکر صِدّیق توں میں جاواں قربان
امت وچوں پائی جس اُچی اعلیٰ شان

آخر میں دعا ہے کہ الٰہی جو صِدّیق کی صداقت کو مانتے ہیں اللہ انہیں دنیا و آخرت میں عزت عطا فرما اور جو منکر ہیں انہیں ہدایت نصیب فرما۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر و عمر کی شان، بولے قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞ (الحجرات)

بے شک جو لوگ رسول ﷺ کے پاس اپنی آواز پست رکھتے ہیں، ان کے دلوں کو اللہ نے جانچ لیا ہے کہ ان کے دل اخلاص اور تقویٰ کی دولت سے بھرپور ہیں، ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

برادران اسلام، معزز سامعین و سامعات

اس وقت میں نے جو سورۃ حجرات کی آیت ترجمہ سمیت تلاوت کی ہے اس آیت میں اللہ وحدہٗ لا شریک نے فرمایا کہ میں نے اصحاب پیغمبر ﷺ کے دلوں کا امتحان لیا تو ان کے دلوں میں تقویٰ، پرہیزگاری اور اخلاص نظر آیا۔ اسی وجہ سے اللہ نے ان کو اپنے سچے دوست بنا لیا...... کبھی ان کے مشوروں سے، کبھی ان کی شان میں قرآن نازل فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر کی گواہی، قرآن

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حسن سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ
''مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ﴿۲۴۵﴾ (البقرۃ) ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ جب یہ آیت اتری تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اتفاقاً یہود کے مدرسہ میں گئے تو وہاں کا بڑا معلم فنحاص مذہبی درس دے رہا تھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''وَیحَكَ یَا فِنحَاصُ اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَسلِمْ فَوَاللّٰہِ اِنَّكَ لَتَعلَمُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ جَآئَکُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِہٖ تَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَکُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ ''اے فنحاص، تجھ پر افسوس ہے کہ تو اللہ سے ڈر اور مسلمان ہو جا۔ اللہ کی قسم یقیناً تو جانتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تمہارے پاس اللہ سے حق لیکر آئے ہیں۔ تم ان کا تذکرہ تورات اور انجیل میں پاتے ہو ...... اس نے کہا کہ اے ابوبکر، اللہ کی قسم، ہم اللہ کے محتاج نہیں اللہ ہمارا محتاج ہے کیونکہ وہ ہم سے قرض مانگتا ہے، ہم کو سود سے روکتا ہے اور خود سود دیتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غصہ سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور فرمایا کہ اگر ہمارا تم سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ فنحاص دربار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت لیکر آیا ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ فنحاص اپنی بکواس سے مکر گیا، اب ابوبکر پریشان ہیں کہ وہاں تو سب یہودی تھے، گواہی کون دیگا؟ فرمایا ابوبکر پریشان نہ ہو، تیری گواہی میں دیتا ہوں۔
''لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۱۸۱﴾ (آل عمران)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں۔ ہم نے ان کے قول کو دیکھ لیا ہے اور یہ وہی لوگ ہے جنہوں نے انبیاء کو ناحق قتل کیا، ہم (قیامت کو) انہیں کہیں گے کہ جلنے والا عذاب چکھو۔

(فتح الباری ج۸ ص ۱۷۳، کتاب التفسیر باب والتمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم الخ، و تفسیر ابن کثیر، مذکورہ آیت کے تحت)

نام کی تصحیح

تفسیر ابن کثیر کے ترجمہ میں کاتب کی غلطی سے فنحاص کو فخاض لکھا گیا ہے تو میں نے اس واقعہ کو اس طرح لکھا۔

درس یہوداں اک دن ویکھو ابوبکر سی آئے
وڈا عالم فنحاص ڈٹھا وعظ کلام سناوے
فنحاص کارن صدیق سچے، بے دھڑک بات سنائی
رب توں ڈر جا، رب توں ڈر جا من رسول الٰہی
تورات انجیل دے اندر ہے تاں لکھیا پایا
رب دی طرفوں سچ محمد ﷺ حق لے کر آیا
فنحاص یہودی پلید زبانوں سی بکواس سنائی
غیرت ایمانوں صدیق بہادر منہ تے چنڈ لگائی
وچ دربار محمدی اس نے آ شکایت لگائی
تاں حاضر ہو کے صدیق پیارے ساری گل سنائی

غارِ ثور کے بارے قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کی رات مکہ سے نکلے اور غار ثور میں داخل ہوئے تو کفار تعاقب میں نکلے، غار کے منہ پر کھڑے ہوئے اور غار کا منہ ان کے قدموں کے قریب تھا۔ اور اندر جگہ دروازہ سے نیچی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللهِ لَوْ أَنَّ بَعْضُهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اُسْكُتْ يَا اَبَابَكْرٍ اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا" میں نے اپنا سر اٹھایا تو لوگوں کے قدم دیکھے تو میں نے عرض کیا اللہ کے نبی، اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! خاموش رہو، ہم دو ایسے ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے۔(بخاری کتاب مناقب انصار باب ھجرۃ النبی و اصحابہ الی المدینہ نمبر۳۹۲۲)

دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ "مَا ظَنُّكَ يَااَبَابَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا" اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرا ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (بخاری کتاب الفضائل باب ۲ حدیث ۳۶۵۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر دیا "اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۴۰ (التوبہ)

اگر تم اس کی مدد نہ بھی کرو گے تو اللہ نے تو اس وقت بھی کی جب اسے کافروں نے شہر سے نکال دیا دونوں میں دوسرا تھا۔ (یعنی غار میں دو تھے، ایک صدیق، دوسرا اللہ کا نبی) جب وہ دونوں غار میں تھے تو نبی ﷺ نے اپنے ساتھی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل فرمائی۔ (یعنی دل سے غم خطرہ دور کر کے اطمینان بخش دیا) اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جنہیں تم نے دیکھا بھی نہیں اس نے کافروں کے پروگرام کو ناکام کر دیا اور اللہ کا فیصلہ غالب ہے کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

چلے کافر نے مکیوں کھوج لے کے بوہے غار دے قافلہ آوندا سی
چکر کٹڈے غار دا پھرن کافر جوڑا پاک نظر نہ آوندا سی
ابوبکر صدیق غمگین ہو کے ہجے نال پیا عرض سناوندا سی
بھیت پاوے گا جو بھی نیوں ویکھے غم نبی دا بہت ستاوندا سی
لا تحزن نال اللہ ساڈے نبی ربدا جلمہ سناوندا سی
دو اسی تے تیسری ذات ربدی غم اتر صدیق دا جاوندا سی

سورۃ نور میں ابوبکر کی شان

بخاری میں ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی تو منافقین کی باتوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی حضرت مسطح بھی آگئے۔ وہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف باتیں کرنے لگے اور یہ مالی لحاظ سے کمزور تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ان سے بطور صلہ رحمی مالی تعاون تھا...... اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ'' اللہ کی قسم اب میں مسطح کو کبھی کوئی خرچ نہیں دونگا۔ کیونکہ یہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شریک تھا۔ تو اللہ نے آیت اتاری۔

''وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ (النور)"

تم میں سے صاحب حیثیت اور صاحب ثروت حضرات کو مسکین مہاجروں پر فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے قسم نہیں کھا لینی چاہئے بلکہ معاف کر دینا اور درگذر کر دینا چاہئے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے، اللہ بخشنے والا مہربان ہی ہے۔

(بخاری، کتاب الشھادات باب تعدیل النساء بعضھن بعضا نمبر ۲۶۶۱)

سورۃ زمر میں ابوبکر کی شان

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ (الزمر)

اور وہ ذات جو حق لے کر آئی یعنی حضرت محمد ﷺ اور وہ ذات جس نے اس کی تصدیق کی، یہ لوگ متقی ہیں ان کیلئے اللہ کے ہاں وہی ہے جو وہ چاہیں گے یہ محسنین کی جزا ہے۔

شیعہ کی شہادت

فضل بن حسین طبرسی نے ابوالعالیہ اور کلبی سے اس کی تفسیر میں کہا کہ جاء بالصدق سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور صدّق بہ سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(مجمع البیان ج۷ ص ۷۷۷ مذکورہ آیت کی تحت)

سورۃ واللیل میں شان

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب بوڑھے غلام لونڈیاں خرید کر آزاد کئے تو ان کے والد ابو قحافہ نے کہا کہ بیٹا کیا ہی بہتر تھا کہ تو بوڑھوں کی بجائے جوانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آزاد کرتا کہ وہ وقت پر تیرے کام آتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کو دنیاوی مفاد کیلئے آزاد نہیں کرتا بلکہ میں تو اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ آیات نازل فرما دیں۔ ''وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ③ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦''

قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر مادہ پیدا کیا یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے پس جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی تصدیق کی ہم عنقریب اس کیلئے آسانی پیدا کر دیں گے۔(تفسیر ابن کثیر وابن جریر سورۃ واللیل کی ابتدائی آیات کی تفسیر و مستدرک حاکم ج۲ ص ۵۲۵ سندہٗ حسن)

مقام ابراہیم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے کہ مقام ابراہیم کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ''هٰذَا مَقَامُ اَبِيْنَا قَالَ نَعَمْ'' کیا یہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے تو فرمایا کہ ہاں۔ عرض کیا کہ ''اَفَلَا نَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى'' کیا ہم اسے جائے نماز نہ بنا لیں تو اللہ نے قرآن نازل فرما دیا ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى'' (کہ میرے عمر کی خواہش پوری کر دو) مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔

(ابن ابی حاتم ج ۳ ص ۳۷ سندہٗ حسن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب سے موافقت کی۔ نمبر ایک۔ میں نے عرض کیا کہ ''لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى '' کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے تو اللہ نے (طواف کعبہ کے بعد) مقام ابراہیم پر دو رکعت کا حکم نازل کر دیا۔

(بخاری کتاب التفسیر اسی آیت کی تفسیر میں حدیث نمبر ٤٤٨٣)

امہات المومنین کو پردہ

دوسری بات میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس اچھے اور برے آدمی آتے جاتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیں کہ وہ پردہ کیا کریں تو اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کے مطابق قرآن نازل فرما دیا۔ ''وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴿٥٣﴾ (الاحزاب)''

اے مومنو! جب بھی تم ازواج پیغمبر ﷺ سے کوئی دنیاوی ضرورت کی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر اسی آیت کی تفسیر میں حدیث نمبر ٤٤٨٣)

ازواج مطہرات کو طلاق کی دھمکی

تیسری بات مجھے پتہ چلا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے ناراض ہو گئے ہیں تو میں آپ کی ازواج مطہرات کے پاس گیا اور سب کو کہا کہ اگر تم نے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے توبہ نہ کی تو اللہ تم سے بہتر آپ کو بیویاں دیگا تو ازواج مطہرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ پر غصہ کیا حتیٰ کہ حضرت ام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وعظ و نصیحت کافی نہیں کہ تم وعظ کیلئے آ گئے ہو۔ تو اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق قرآن اتار دیا۔

''عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا﴿۵﴾''

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو! اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ ان کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائے گا جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، بیوہ اور کنواریاں ہونگی۔ (بخاری کتاب التفسیر اسی آیت کی تفسیر میں حدیث نمبر ۴۴۸۳)

رمضان کی راتوں کا حلال ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے رمضان کی راتوں میں سونے سے پہلے پہلے کھانا پینا عورتوں سے خلوت جائز تھا لیکن اگر کوئی آدمی سو گیا تو پھر سب کچھ حرام ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد عشاء اپنے گھر گئے تو ان کی بیوی سو کر اٹھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں تو سو گئی تھی حضرت نے گمان کیا کہ شاید یہ بہانہ کر رہی ہے تو انہوں نے مجامعت کر لی۔ جب یقین ہوا کہ واقعی سو گئی تھی اب صبح دربار رسالت میں حاضر ہوئے، اس طرح کی حالت اور ساتھیوں کی بھی تھی تو اللہ نے قرآن نازل فرما دیا۔ ''اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴿۱۸۷﴾ (البقرۃ)''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لئے رمضان کی راتیں حلال ہیں کہ تم اپنی عورتوں کے پاس جاؤ وہ تمہارا لباس اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا ہے کہ جو تم اپنے دلوں میں چھپاتے ہو اس نے تم پر توجہ فرما کر تمہاری غلطی سے درگذر فرمائی۔ اب اپنی عورتوں کے پاس جاؤ اور اللہ کا لکھا ہوا تلاش کرو۔

(تفسیر ابن جریر ج ۲ ص ۹۶ مذکورہ آیت کے تحت سندہٗ حسن)

حرمت شراب کی تفصیل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ شراب حرام ہو جائے تو سورۃ بقرہ میں یہ حکم نازل ہوا کہ ''یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۱۹﴾ البقرۃ'' کہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ ''اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَآءً'' اے اللہ شراب کے بارے میں صاف صاف حکم فرما دے تو پھر اللہ نے سورۃ نساء کی آیت اتاری۔ ''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴿۴۳﴾ اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی کہ یا الٰہی ابھی بھی حرمت کا صاف حکم نہیں ملا۔ تو اللہ نے فرمایا کہ ''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ المائدۃ''

اے ایمان والو! شراب...... جوا...... بت...... اور تیروں سے قسمت آزمائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب پلید ہیں، شیطانی کام ہیں ان سے باز آجاؤ۔ یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے، کیونکہ شیطان شراب :۔ ئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی ڈالنا چاہتا ہے، نماز اور ذکر الٰہی سے روکنا چاہتا ہے پس کیا تم باز آگئے ہو ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا کہ ''اِنْتَهَيْنَا'' ہاں ہم باز آگئے۔ (ابوداؤد کتاب الاشرابہ کی دوسری حدیث)

بدری قیدیوں کے بارے مشورہ

جب کفار مکہ بدر میں قید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے صحابہ سے مشورہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قتل کر دیا جائے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کی خطاء سے درگذر کرو اور فدیہ لیکر انہیں چھوڑ دو ......تو آپ نے انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا۔ (احمد ج۳ ص ۲۴۳ سندہٗ حسن)

لیکن اللہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ پسند آیا، فرمایا کہ ''مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَا للّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ واللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مناسب نہیں کہ وہ قیدیوں کو خونریزی کے بغیر چھوڑ دے (یعنی ان کو قتل ہی کرنا چاہئے تھا) تم تو دینا چاہتے ہو لیکن اللہ آخرت چاہتا ہے اللہ غالب حکمت والا ہے۔

عبداللہ بن ابی کا جنازہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی منافق (نو ہجری ذی قعدہ بیس دن بیماری میں رہ کر) مر گیا تو اس کا بیٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (آپ نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا ''الحباب''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام عبداللہ ہے کیونکہ ''اَلْحَبَابُ اسْمُ الشَّیْطَانِ'' الحباب شیطان کا نام ہے۔ تو اس عبداللہ نے عرض کیا کہ ''اَنْ یُّعْطِیَهٗ قَمِیْصَهٗ یُکَفِّنُ فِیْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ'' کہ اس پر آپ اپنی قمیص عطا فرما دیں تا کہ وہ اس میں اپنے باپ کو کفانا دے تو نبی ﷺ نے اسے قمیص عطا کر دی پھر اس نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے باپ کا جنازہ پڑھائیں آپ جنازہ پڑھانے کیلئے چلے تو ''فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ کے کپڑے کو پکڑا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ''تُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ'' کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں جبکہ آپ کے رب نے آپ کو اس کے جنازہ سے منع کیا ہے۔ (ترمذی میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے جب کہ اس نے کہا تھا محمد ﷺ کے ساتھیوں کو خرچہ نہ دو تو خود ہی بھاگ جائیں گے۔ اور اسی نے یہ کہا تھا کہ ہم عزت والے ذلیلوں کو مدینے سے نکال دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ (ترمذی کتاب التفسیر نمبر ۳۰۲۲)۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے جنازہ پڑھانے یا نہ پڑھانے کا اختیار دیا ہے۔ ''اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۸۰﴾ التوبہ'' ان کیلئے بخشش مانگو یا نہ مانگو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی بخشش مانگو گے تو میں نہیں بخشوں گا۔ نبی ﷺ نے جب اس منافق کی نماز جنازہ پڑھا دی تو اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق قرآن نازل فرما دیا۔

''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ﴿۸۴﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التوبہ" اے میرے نبی ﷺ جب ان منافقوں میں سے کوئی بھی مر جائے تو آپ ان کا جنازہ کبھی نہ پڑھانا اور ان کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا بھی نہ کرنا۔

(بخاری کتاب التفسیر باب قوله استغفرلهم اولا تستغفرلهم نمبر ٤٦٧٠ و فتح الباری جلد ...... اسی حدیث کے تحت)

اس باب میں ضعیف اور موضوع روایات

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس درہم تھے، جو انہوں نے دن رات میں ظاہر و پوشیدہ خرچ کیے تو اللہ نے ان کے حق میں آیت نازل فرمائی۔"
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ تا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ البقرة "

(یہ روایت مجھے کسی معتبر کتاب سے نہیں ملی)۔

دوسری روایت

جب اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ آیت اتری تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ آپ پر جو بھی بھلائی کا حکم اترتا ہے اس میں ہمیں شامل کیا جاتا ہے لیکن اس آیت میں ایسا نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
هُوَ الَّذِيْ يصلي عليكم تا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ (الاحزاب)

(تفسیر معالم التنزیل للبغوی ج٥ ص ٢١٩ و خازن ج٥ ص ٢١٩،
من گھڑت ہے کیونکہ اس کی سند ہی نہیں)

تیسری روایت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ برس کی عمر میں نبی ﷺ کے ساتھ شام کا تجارتی سفر کیا تو دوران سفر آپ ﷺ ایک بیری کے سائے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس گئے۔ پوچھا کہ یہ بیری کے نیچے بیٹھنے والا کون ہے؟ اس نے کہا کہ اس سائے میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آخر الزماں نبی نے ہی بیٹھنا تھا تو یہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں بیٹھ گئی پھر جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا تو سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی تصدیق کی۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر چالیس برس ہوئی تو دعا کی کہ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ (الاحقاف) تو اللہ نے یہی الفاظ قرآن بنا کر نازل فرما دیئے۔ (بغوی اور خازن نے بے سند نقل کیا اور دلائل ابی نعیم ج ۱ ص ۴۵ کی سند میں عبدالغنی بن سعید ثقفی ضعیف راوی ہے)

چوتھی روایت

ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھٹی عبا پہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ جبریل علیہ السلام بھی نازل ہوئے اور پھٹی عبا پہننے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے قبل سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ انہیں نے سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ ابوبکر کیا تم اس حالت میں مجھ پر راضی ہو یا ناراض۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا کیا میں اپنے اللہ سے ناراض ہو سکتا ہوں؟ تو اللہ نے ان کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی۔ لَا يَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ تا بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ (الحدید)

(تفسیر معالم التنزیل ج و ابن کثیر ج ص میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۰۳)

پانچویں روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا تھپڑا مارا کہ ابوقحافہ گر گئے، پھر یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ کام کیا تو عرض کیا کہ اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔ (تفسیر قرطبی ج۱۷ص ۳۰۷ و درمنثور ج۸ص ۸۶ والباب المنقول للسیوطی ج۱ص ۲۰۸ وروح المعانی ج۲۸ ص ۳۶، زاد المسیر للجوزی ج ۸ص ۹۸، یہ واقعہ من گھڑت ہے کیونکہ اسے سب نے بے سند بیان کیا ہے)

حضرت عمر کی شان میں نزول قرآن کی ضعیف روایات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کئی مرتبہ یہود کے مدرسہ میں چلا جاتا اور دیکھتا کہ قرآن تورات کی اور تورات قرآن کی کیسے تصدیق کرتی ہے، یہود بھی مجھ سے محبت کرنے لگے، ایک دن میں نے ان کو اللہ کی قسم دیکر پوچھا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو یا نہیں۔ ان کے بڑے عالم نے جواب دیا کہ ان کو رسول تو مانتے ہیں لیکن انکار صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان پر جبریل وحی لیکر آتا ہے اور وہ عذاب اور سختی کا فرشتہ ہے ہم اس کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جبریل کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔ اس کا اللہ بھی دشمن ہے، فرماتے ہیں کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھے تازہ وحی سنائی "**قُلْ مَنْ كَانَ عدوا الجبريل تاعدوا للكفرين** البقرة" تو وہی الفاظ تھے جو میں نے یہود کو کہے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر ج۱ص ۱۸۴، دو سندیں امام شعبی تک ہی ہیں، امام شعبی نے حضرت عمر کا زمانہ نہیں پایا لہذا یہ روایت منقطع ضعیف ہے، وتفسیر ابن جریر طبری ج ۱ص .... سند منقطع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف کیونکہ قتادہ نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا)

دوسری روایت

ایک دفعہ ایک یہودی اور نام نہاد مسلم کے مابین کوئی جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا۔ لیکن مسلمان راضی نہ ہوا کہ اب فیصلہ پر نظر ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کروا لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے آپ نے دونوں کی بات سنی۔ فرمایا ٹھہرو اندر گئے تلوار لا کر نام نہاد مسلمان کو قتل کر دیا یہودی نے بھاگ کر حضور ﷺ کو خبر دی آپ بڑے پریشان ہوئے کہ عمر نے ایک مومن کا ناحق خون بہا دیا ہے تو اللہ نے قرآن نازل فرما دیا۔ "فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ تا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ النساء" (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۳، سند مرسل ضعیف ہے۔)

تیسری روایت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ان میں سے چوتھی بات یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِينٍ ﴿١٢﴾ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا آخَرَ ﴿١٤﴾ میں نے کہا کہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ...... تو یہی الفاظ اللہ نے قرآن بنا کر نازل کر دیئے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۲۵ سند میں علی بن زید راوی ضعیف ہے)

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ضعیف، موضوع، من گھڑت روایات سے بچائے اور حق سنانے کی توفیق بخشے۔

☼وَآخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ☼

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭

☆اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہ لوگ (یعنی اصحاب رسول) سچے مومن ہیں۔

برادران اسلام

معزز سامعین بزرگو دوستو! معززات مکرمات ماؤں بہنو!

قرآنی بیانات کے مطابق اصحاب رسول ﷺ تمام کے تمام سچے مومن ہیں، آج انشاء اللہ العزیز ان سچے لوگوں میں سے ایک عظیم شخصیت

شجاعت کی مثال — عادل کمال

مراد نبی — داماد علی رضی اللہ عنہ

مومنوں کیلئے نرم — کفر پر گرم

محبوب سبحانی — حق کی نشانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرنیل لاجواب جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کی شان اور پہچان عرض کرونگا۔

پیدائش

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَعُمَرُ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تریسٹھ، تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب کم سن النبی یوم قبض حدیث نمبر ۱۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۷ ذوالحجہ کو زخمی اور یکم محرم چوبیں ہجری کو شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت تریسٹھ برس عمر تھی، اس حساب سے آپ اعلان نبوت سے ستائیس برس پہلے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔

نام ونسب

عمر بن خطاب بن نُفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔

(الاستیعاب لابن عبدالبر ج۳ ص ۱۱٤٤ مطبوعہ دارلجیل بیروت)

اس طرح آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

والدہ

حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ابوجہل کی چچا زاد بہن ہے ...... کیونکہ ہاشم اور ہشام دونوں بھائی تھے، ہاشم کی بیٹی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھی اور ہشام کے بیٹے ابوجہل اور حارث تھے، اس رشتہ سے ابوجہل حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا۔

حلیہ مبارک

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ شریف میں دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا آدمی بھاری بھرکم جسم جب لوگوں کو جھانکتا ہے تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے سواری پر سوار ہے۔(مجمع الزوائد ج۹ ص ٦١ اسنادہ حسن)

ران پر تل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر سوار سواری کو ایڑ لگائی تو آپ کی ران سے کپڑا ہٹا تو اہل نجران نے آپ کی ران پر سیاہ تل دیکھا۔ کہنے لگے کہ ''هٰذَا الَّذِیْ نَجِدُ فِیْ کِتَابِنَا اِنَّهٗ یُخْرِجُنَا مِنْ اَرْضِنَا'' یہ تو وہی شخص ہے جس کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب میں پڑھا۔ یہی وہ شخص ہے جو ہمیں ہمارے ملک سے نکال دے گا۔

(مجمع الزوائد ج۹ ص ٦١ بحوالہ طبرانی اسنادہ حسن)

سفیر قریش

قبل از اسلام قریش کا جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہوتا تو مذاکرات کیلئے سفیر آپ ہی بنتے۔(الاستیعاب ج۳ ص ١١٤٥)

بہن بہنوئی کو اسلام پر مضبوط

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ '' رَاَیْتُنِیْ لَمُوْثِقِیْ عُمَرُ عَلَی الْاِسْلَامَ اَنَا وَاُخْتَهٗ وَمَا اَسْلَمَ'' مجھے وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مجھ کو اور اپنی بہن کو اسلام پر مضبوط کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب المناقب الانصار باب اسلام عمر ۳۸۶۷)

ترجمہ میں غلطی

مترجمین بخاری نے لَمُوْثِقِیْ کا معنی (کہ عمر مجھ کو اور بہن کو رسیوں سے باندھتے) کیا جبکہ پوری روایت میں رسیوں کے لفظ ہی نہیں۔

موثق. اَوْثَقَ یُوْثِقُ باب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنیٰ مضبوط کرنے والا۔

لَمُوْثِقِیْ۔ لام تاکید کا۔ موثق صیغہ اسم فاعل۔ ی متکلم کی۔ پورے لفظ کا معنیٰ البتہ مجھ کو مضبوط کرتے تھے۔)

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ "لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِیْ وَاُمِّیْ یُرِیْدُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ" کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ کو اسلام پر مضبوط کرتے اور میری امی بھی مجھ کو اسلام پر ہی رہنا پسند کرتی تھی۔

(مستدرك حاکم جلد ۳ صفحه ۴۴۰ سندهٗ صحیح)

مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اے اللہ ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جس کو تو پسند کرتا ہے اس کے ذریعہ اسلام کو عزت عطا فرما۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ نے دونوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پسند کیا۔

(ترمذی کتاب المناقب مناقب عمر بن خطاب حدیث ۳۶۱۴ وابن ماجه سندهٗ صحیح)

سوہنے ہتھ اٹھا دعا منگی شرماں ساریاں رب غفور تینوں
بیڑا پار کریں انہاں عاجزاں دا تھوڑا جیہا دسدا اے پور تینوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت رکھ اسلام دی آپ سائیاں کوئی چیز نہ نظروں دور تینوں
ابوجھل گھل یا عمر تائیں جیہڑا دوہاں وچوں منظور تینوں
اک نال اسلام نو دیویں غلبہ علم غیب دا سب مشہور تینوں
جہنے وارنی جان اسلام اتوں پتہ اوسدا مولا ضرور تینوں

اسلام لانے کا سبب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بتوں کے قریب سویا ہوا تھا، ایک شخص گائے کا بچھڑا لایا اور بت پر اسے ذبح کیا۔ اس سے اس قدر زور کی آواز آئی کہ میں نے ایسی تیز آواز کبھی نہ سنی تھی۔ آواز یہ تھی کہ "یَا جَلِیْحُ أَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

اے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں، جس سے مراد مل جائے گی۔ ایک فصیح و بلیغ بیان والا آدمی کہے گا کہ لا الہ الا اللہ...... یہ سنتے ہی وہاں موجود تمام لوگ چل دیئے۔ میں نے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا۔ جب تک معلوم نہ کرلوں کہ اس کے پیچھے کیا ہے۔ اس نے پھر دوبارہ یہی کہا اب میں بھی چل دیا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ سن لیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی نبوت کا اعلان کر دیا ہے۔

(بخاری کتاب الفضائل مناقب انصار باب اسلام عمر حدیث ۳۸۶۶)

اس واقعہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ثابت تو نہیں البتہ جو باتیں یا واقعات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اسلام کب لائے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے پینتالیس مرد اور اکیس عورتوں کے ایمان لانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد آپ ایمان لائے۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٥٦٥ مطبوعہ بیروت)

اسلام کیسے لائے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین مرتبہ دعا فرمائی کہ "اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِیْ صَدْرِ عُمَرَ مِنْ غِلٍّ وَاَبْدِلْهُ اِیْمَانًا" اے اللہ اس کے سینہ سے تمام کجی نکال کر ایمان سے بھر دے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ (معجم طبرانی کبیر جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۵ و طبرانی اوسط جلد ۲ صفحہ ۵۸ و مستدرك حاکم جلد ۳ صفحہ ۸۳ و مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ٦٣ حافظ ہیثمی نے اس کے رجال کے ثقہ کہا)

قبولِ اسلام کے بعد گھر میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "بَیْنَمَا هُوَ فِی الدَّارِ خَائِفًا" کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد قریش سے ڈرتے ہوئے گھر میں بیٹھے تھے کہ قبیلہ بنو سہم کا سردار عاص بن وائل دھاری دار چادر اور ریشمی کرتہ پہنے ہوئے آیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ (چونکہ بہت لوگ گھر کے باہر جمع تھے) فرمایا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور تمہاری قوم والے مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ عاص نے کہا کہ تمہیں کوئی نہیں مارے گا۔ یعنی امان دے دی۔ پھر عاص بن وائل باہر نکلا تو دیکھا کہ میدان لوگوں سے بھر گیا ہے۔ عاص نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ " اَیْنَ تُرِیْدُوْنَ " تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ " نُرِیْدُ ھٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِیْ صَبَا " ہم عمر بن خطاب کو پکڑنا چاہتے ہیں جو بے دین ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہا '' لَا سَبِیْلَ اِلَیْهِ فَاَنَا لَهٗ جَارٌ '' یہ نہیں ہو سکتا، تم عمر کو کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ میں اس کا حمایتی ہوں۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس لوٹ گئے۔

(بخاری کتاب الفضائل مناقب انصار باب اسلام عمر حدیث ٦٥-٣٨٦٤)

یہ شور ایک ہنگامی شور تھا۔ اس کے بعد ایسی نوبت نہ آئی بلکہ نبی کریم ﷺ کی دعا '' اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ '' کے مطابق اللہ نے عمر کے ذریعہ ہمیشہ اسلام کو عزت ہی بخشی۔

اسلام عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام کو فائدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ '' مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرَ '' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے ہمیں ہمیشہ عزت ہی ملی۔

(بخاری کتاب الفضائل باب مناقب عمر ٣٦٨٤)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد تمام صحابہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتے تھے۔

(بخاری کتاب السناقب باب فضل ابی بکر بعد النبی حدیث ٣٦٥٥)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن حنفیہ نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ '' اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ '' کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے کون بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر، پوچھا پھر کون فرمایا عمر رضی اللہ عنہ۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا حدیث ٣٦٧١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ ﷺ کا اعتماد

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھا کر لوگوں کی طرف رخ انور موڑا تو فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی گائے لئے جا رہا تھا۔ وہ اس پر سوار ہو گیا اور اسے تیز چلانے کیلئے مارنے لگا۔ تو وہ گائے انسانوں کی طرح بول کر کہنے لگی کہ ''اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ ''ہم سواری کیلئے تو پیدا نہیں کئے گئے بلکہ ہم تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لوگوں نے بڑے تعجب سے کہا ''سبحان اللہ'' گائے بھی باتیں کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَمَا هُمَا '' میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان لاتے ہیں (کہ اللہ گائے کو بھی بلا سکتا ہے) حالانکہ ابوبکر و عمر وہاں موجود نہ تھے۔

اسی طرح ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بکری بھیڑیا اٹھا کر لے گیا، اس آدمی نے تعاقب کر کے بھیڑیئے سے بکری چھڑا لی تو بھیڑیئے نے بول کو کہا کہ آج تو تم نے بکری چھڑا لی لیکن قرب قیامت اسے کون بچائے گا جس دن اس کا چرواہا میں ہی ہونگا۔ لوگوں نے پھر تعجب سے کہا ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ '' سبحان اللہ بھیڑیئے بھی بولتے ہیں۔ فرمایا ''فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَمَا هُمَا'' میں اور ابوبکر و عمر اس کو مانتے ہیں حالانکہ ابوبکر و عمر وہاں موجود نہ تھے۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار ۳٤٧١ و مسلم باب فضائل ابی بکر)

آپ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ان کی عدم موجودگی میں ہی ان کی گواہی دے دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں دیانتداری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جارہے ہیں، جنہوں نے کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ چھاتی تک، کسی کا نیچے۔ پھر میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے وہ اپنا کرتہ گھسیٹتے جارہے تھے۔لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس سے کیا تعبیر لی۔فرمایا دین۔

(بخاری کتاب المناقب مناقب عمر ٣٦٩١)

یعنی لوگوں میں سے سب سے زیادہ عمر میں دینداری دیکھی...... اب جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دینداری پر شک کرتا ہے وہ حدیث رسول کو جھٹلاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے خواب میں دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے خوب پیا حتیٰ کہ دودھ کی تازگی میں نے اپنے ناخنوں میں دیکھی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔صحابہ نے پوچھا کہ یا حضرت! اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا ''علم''۔

(بخاری کتاب العلم باب فضل العلم حدیث ٨٢)

www.KitaboSunnat.com

الہامی علم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ '' اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ '' بیشک پہلی امتوں میں محدث (جس کو اللہ کی طرف سے الہام) ہوا کرتے تھے، میری امت میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب الانبیاء باب ٥٤ حدیث ٣٤٦٩)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو......

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "لَوْ كَانَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ" اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب عمر بن الخطاب حدیث ٣٦١٩ شیخ البانی نے حسن کہا)

عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل میں حق ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ" کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق رکھا ہے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عمر ٣٦١٥ واحمد جلد ٢ صفحہ ٥٣ سندہٗ صحیح)

عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطٰنُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ" اے ابن خطاب! جس راستے پر تو چلتا ہے شیطان اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلتا ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناب عمر حدیث ٣٦٨٣ و کتاب بداء الخلق باب صفة ابلیس حدیث ٣٢٩٤)

جنت کی بشارت

دس صحابہ کو جنت کی بشارت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ" ابوبکر جنت میں ہوگا اور عمر بھی جنت میں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی کتاب المناقب باب عبدالرحمن بن عوف حدیث ۳٦۸۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں تھا، ایک آدمی نے باغ کے دروازہ پر دستک دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھولو اور آنے والے شخص کو جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکر تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی۔ پھر دروازہ کھٹکا، آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو تو میں نے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انہیں بشارت سنا دی۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر ۳٦۹۳)

عمر رضی اللہ عنہ کا جنتی محل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں خواب میں جنت پہنچا تو وہاں میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ رُمَیصاء المعروف ام سُلیم کو دیکھا، پھر میں نے قدموں کی آواز سنی تو پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا ہے کہ یہ بلال ہیں۔ پھر میں نے ایک محل دیکھا پوچھا۔ اس محل کی ایک جانب ایک جنتی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا "لِمَنْ هٰذَا" یہ محل کس کا ہے تو بتایا گیا ہے کہ یہ محل عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ "فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ" میں نے محل میں داخل ہو کر دیکھنا چاہا تو مجھے تیری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ "بَاَبِیْ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ" اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بھلا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر ۳٦۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن ضمانت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث رسول کے بارے پوچھا جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے فتنوں کے بارے ہے۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان فتنوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے جو ابھی بند ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا، عرض کیا توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ بند نہ ہوگا۔ ابووائل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس دروازے کو جانتے تھے، فرمایا ہاں۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب علامات النبوہ فی الاسلام حدیث ۳۵۸۶)

یعنی فتنوں کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بند دروازہ کہ جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہے، لوگ فتنوں سے محفوظ رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع اور ضعیف روایات

اسلام عمر

دار الندوہ میں کفار مکہ نے آپ ﷺ کے قتل پر سو اونٹ کا انعام رکھا تو یہ انعام حاصل کرنے کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کندھے پر تلوار لٹکائے چلے (یہ الفاظ مجھے کسی مستند کتاب سے نہیں ملے)

بہن کے دروازہ پر

سخت گرمی کے موسم میں تلوار لٹکائے مکہ کے راستہ پر نکلے تو نعیم بن عبداللہ النحام ملے، پوچھا عمر کدھر؟ کہا محمد ﷺ کو قتل کرنے...... نعیم نے کہا کیا محمد ﷺ کو قتل کرکے بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے بچ جاؤ گے...... عمر نے کہا کہ لگتا ہے تم بھی بے دین ہو چکے ہو، کہا عمر پہلے اپنے بہن بہنوئی کی خبر لو تو وہ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ عمر بہن کے دروازہ پر گئے تو اندر حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ انہیں سورۃ طٰہٰ پڑھا رہے تھے تو عمر نے یہ آواز سن لی...... حضرت عمر کی آواز سن کر خباب تو اندر چھپ گئے اور بہن نے قرآن چھپا دیا...... عمر اندر آئے پوچھا کہ یہ آواز کیسی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ویسے ہی باتیں کر رہے تھے...... کہا سنا ہے کہ تم بے دین ہو چکے ہو...... بہنوئی نے کہا کہ اگر تمہارے دین کے علاوہ اور کوئی دین سچا ہو تو پھر......؟ یہ سنتے ہی عمر نے بہنوئی کو گرا کر مارنا شروع کیا۔ بہن نے چھڑانا چاہا تو اسے بھی زخمی کر دیا...... اب بہن نے جوش سے کہا کہ ہم نے حق کو مان لیا ہے تجھ سے جو ہوتا ہے کر لے۔ بہن کو زخمی دیکھ کر عمر نادم بھی ہوئے اور سوچنے لگے۔ پھر کہا مجھے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام تو سناؤ جو تم پڑھ رہے تھے، بہن نے کہا کہ تو پلید ہے۔ یہ کلام پاک ہے پہلے غسل یا وضو کر...... عمر نے غسل کیا سورۃ طٰہٰ پڑھی یا بہن سے سنی تو متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا...... پھر حضرت عمر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دارارقم میں پہنچے، وہاں آپ کی خدمت میں کلمہ پکارا تو تمام ساتھیوں نے عمر کے اسلام پر زور سے اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت عمر نے قریش میں جا کر اپنے اسلام کا اعلان کیا جس سے قریش مکہ آپ پر کود پڑے۔ آپ بھی خوب لڑے لیکن وہ غالب آئے تو عاص بن وائل نے چھڑایا۔

① (مسند بزار ۳/۱ جلد ۱ صفحہ ۴۰۰) ضعیف ہے کیونکہ سند میں اسحٰق بن ابراہیم الحنفی اور اسامہ بن زید بن اسلم ضعیف ہیں)

② سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ صفحہ ۸۸ سنن دار قطنی جلد۱ صفحہ ۱۲۳ طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۲۶۸ میں مختصر ہے اس سند میں القاسم بن عثمان سخت ضعیف ہے۔

③ الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۵ صفحہ ۵۹۰ بحوالہ تاریخ ابن ابی شیبہ ہے لیکن سند میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک راوی ہے۔

④ سیرۃ ابن ھشام میں یہ واقعہ بے سند ہے۔

⑤ سیرۃ ابن اسحاق جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ یہ سند منقطع ہے۔

دوسرا واقعہ:

حضرت شریح بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قبل از اسلام گھر سے نبی ﷺ کو چھیڑنے کیلئے نکلا تو آپ مجھ سے پہلے مسجد حرام میں داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے سورۃ الحاقۃ پڑھنی شروع کر دی تو مجھے اس کی ترتیب...... آیات و الفاظ کا ہم وزن ہونا بڑا عجب لگا تو میرے دل میں ابھی خیال آیا ہی تھا کہ قریش ٹھیک کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے تو آپ نے پڑھ دیا ☆اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا نہیں، تم تھوڑے ایمان لاتے ہو۔“ میں نے کہا کہ شاعر تو نہیں کاہن ضرور ہے تو آپ نے یہ آیت پڑھ دی وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور یہ کسی کاہن کا بھی قول نہیں تم سمجھتے ہی کم ہو۔ یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے۔ پھر آپ نے آخر تک سورت پڑھی...... تو میرے دل میں پوری طرح اسلام داخل ہو گیا۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۷ و مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۶۲)ضعیف ہے، کیونکہ اس کی صرف ایک ہی سند ہے، وہ بھی منقطع کہ شریح بن عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہی نہیں)

عمر کی شان جبریل کی زبانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل آئے تھے، میں نے کہا کہ اے جبریل عمر کی فضیلت آسمان میں کیا ہے تو جبریل نے کہا کہ اگر میں ساڑھے نو سو سال فضائل عمر بیان کروں تو ختم نہ ہوں اور ابوبکر کی شان تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

(معجم طبرانی اوسط جلد ۲ صفحہ ۳۴۲ و مسند ابی یعلیٰ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ و فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۴۲۹ و مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۶۸ ضعیف ہے کیونکہ سند میں ولید بن فضل العمری سخت ضعیف ہے)

۞وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۞

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالتِ عمر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ (المائدة)

"اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

برادران اسلام

معزز سامعین بزرگو دوستو! معززات مکرمات ماؤں بہنو!

اس مقام میں اللہ وحدہٗ لا شریک نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور انصاف کرنے والوں سے دوستی کا اعلان کیا ہے۔

انصاف کس طرح

انصاف اپنی مرضی یا لوگوں کی چاہت کے مطابق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ﴿۴۹﴾ (المائدة)

”آپ ان کے درمیان اللہ کی طرف سے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ کرو اور ان سے ہوشیار رہو، کہیں یہ آپ کو احکامِ الٰہی سے پھسلا نہ دیں۔“ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق عدل و انصاف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑے اجر و ثواب اور بڑے انعامات سے نوازتا ہے۔

عادل لوگ نوری منبروں پر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ“ انصاف کرنے والے قیامت کے دن اللہ الرحمٰن کے نزدیک داہنی طرف نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونگے۔ ”اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا“ کیونکہ وہ لوگ اپنے معاملات میں اور اپنے اہل و عیال میں اور جن کا انہیں نگران بنایا جاتا ہے، ان میں عدل کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب الامارہ باب فضل الامام العادل حدیث ۱۸۲۷)

عادل کی دعا رد نہیں کی جاتی

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهٗ“ عدل و انصاف کرنے والے امام کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(مسند احمد ج۲ صفحہ ۴۴۳ سند شواہد کے ساتھ حسن ہے)

عادل قاضی کو اللہ کا ساتھ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ "اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَا رَتَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ"...... کہ فیصلہ کرنے والا قاضی (جج) جب تک ظلم نہیں کرتا، اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے، جب ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ (ترمذی کتاب الاحکام باب الامام العادل حدیث ۱۳۳۰ و ابن ماجہ کتاب الاحکام باب التغلیظ فی الحیف سندہٗ حسن)

عادل حاکم کا ثواب

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَاءَ فَلَہٗ اَجْرٌ"

جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے، اگر فیصلہ درست ہوا تو اسے دوہرا ثواب ملے گا اور اگر فیصلہ درست نہ ہوا تو اسے اس کا اکاہرا ثواب ملے گا۔

(بخاری کتاب الاعتصام والسنۃ حدیث ۷۳۵۲)

عدل کرنے والا اللہ کے سایہ میں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ" کہ سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے انصاف کرنے والا حاکم بھی ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ حدیث ٦٦٠)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عدل و انصاف کرنے والے حاکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے اللہ کی طرف سے...... مقبول دعا...... بخشش...... اجر و ثواب...... معیت الٰہی...... روز قیامت سایہ الٰہی...... نوری منبر...... جیسے انعامات کی عنایتیں ہیں۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان تمام انعامات الٰہی کے صحیح مستحق ہیں کیونکہ آپ نے عدل و انصاف کا حق ادا کیا۔

عدل عمر رضی اللہ عنہ کی گواہی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ابو لؤلؤ فیروز نے زخمی کیا تو آپ کو زخمی حالت میں گھر پہنچایا گیا۔ عیادت کیلئے صحابہ اور تابعین آئے۔ ایک انصاری نوجوان آیا اس نے کہا کہ ”اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ وَقَدِمٍ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ“

اے امیر المؤمنین! اللہ کی بشارت سے خوش ہو جایئے، آپ بھی جانتے ہیں کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی...... ابتداء میں ہی آپ کو دولت اسلام ملی...... پھر آپ خلیفہ بنے تو آپ نے انصاف کیا، پھر آپ نے شہادت پائی۔

(بخاری کتاب المناقب باب قصة البیعة والاتفاق علی عثمان حدیث ۳۷۰۰)

آئین عدالت

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آئین عدالت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں وحی کے ذریعہ لوگوں کا مواخذہ ہوتا تھا...... اب سلسلہ وحی تو منقطع ہو گیا...... اب ہم تمہارے ظاہری اعمال پر ہی مواخذہ کریں گے...... جس کا ظاہر اچھا ہو گا ہم اسے امن دیں گے...... اس کے پوشیدہ حالات سے ہمیں غرض نہیں، اللہ ہی اس کا حساب لے گا...... جس کی برائی ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی ہم اسے نہ امن دینگے...... نہ اس کی تصدیق کرینگے...... اگرچہ اس کا باطن اچھا ہی ہو۔ (بخاری کتاب الشهادت باب الشهداء العدول ٢٦٤١)

یہودی اور مسلم کا مقدمہ

حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں مقدمہ لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معلوم کیا کہ یہودی جھگڑا میں سچا ہے، آپ نے فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا...... یہودی نے کہا کہ تم نے سچا فیصلہ کیا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشامدی کو برا محسوس کرتے ہوئے) اسے کوڑا مارا، فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا؟...... اس نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ سچا فیصلہ کرنے والا حاکم جب تک حق پر رہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ دونوں اسے مضبوط کرتے اور سیدھی راہ بتلاتے ہیں...... جب وہ حق چھوڑ دیتا ہے تو فرشتے بھی اسے چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

(مؤطاء امام مالك كتاب الاقضيه كی دوسری روایت)

فیصلہ میں خطا کی اصلاح کرتے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ آپ نے کوئی فیصلہ کیا، بعد میں معلوم ہوا کہ شریعت کا یہ فیصلہ ہے تو آپ نے فوراً رجوع کر لیا۔

ایک مجنونہ کا مقدمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنونہ عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا، آپ نے اس کے بارے لوگوں سے مشورہ کیا۔ پھر فیصلہ دیا کہ اسے سنگسار کیا جائے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران آ گئے، پوچھا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں قبیلہ کی مجنونہ نے زنا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا ہے...... فرمایا اسے واپس لے چلو...... حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ...... عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَبْرَأَ...... وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ...... وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ"...... کیا آپ جانتے نہیں کہ تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، یعنی ان کا گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۱۔ مجنون...... حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

۲۔ سویا ہوا...... حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے۔

۳۔ بچہ...... حتیٰ کہ وہ عقلمند ہو جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حکم شرعی تو مجھے معلوم ہے...... (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کی روشنی میں مقدمہ پر غور کیا) تو مجنونہ کو چھوڑ دیا اور معاملہ فہمی کی خوشی پر اللہ اکبر کہا۔ (ابوداؤد کتاب الحدود باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا حدیث ۴۳۹۹ سندہٗ صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخلاص، دیانتداری اور پابندی اسلام پر قربان جاؤں، کہ ہٹ دھرمی سے کام نہیں لیا، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے توجہ دلاتے ہی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا۔

عزیز و اقارب میں عدل

حضرت عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ بدری صحابی کو بحرین کا حاکم بنایا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر اور ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ماموں تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب شهود الملئكة بدراً حديث ٤٠١١)

عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی تھے

حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضرت صفیہ بنت خطاب حضرت عمر بن خطاب کی بہن تھی۔ (مستدرك حاكم جلد ۳ صفحه ۳۷۹ سندهٔ جيد)

الجارود کی شکایت

قبیلہ عبدالقیس کے سردار بشیر بن عمرو المعروف الجارود رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، شکایت کی کہ بحرین کے امیر قدامہ بن مظعون نے شراب پی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ کوئی اور گواہ......؟ عرض کیا کہ ہاں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں شراب پیتے تو نہیں دیکھا، البتہ نشے کی قے کرتے دیکھا ہے...... آپ نے فرمایا تو نے گواہی میں مبالغہ کیا...... مزید تحقیق کے لئے آپ نے حضرت قدامہ کو بحرین سے بلایا...... حضرت جارود نے کہا کہ انہیں سزا دیجئے...... آپ نے پوچھا کہ تم فریق ہو یا شاہد...... کہا شاہد ہوں، فرمایا بس تم خاموش رہو......دوسرے دن صبح پھر حضرت عمر کو قسم دیکر سزا دینے کو کہا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے اصرار پر شک گزرا ایا تو بس جھگڑالو ہی لگتا ہے۔ تیرے پاس ایک آدمی کے علاوہ گواہ بھی کوئی نہیں...... جارود نے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں...... فرمایا بس اپنی زبان روک لے...... جارود نے کہا کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ شراب تیرا چچا زاد پیئے اور ڈانٹ مجھ کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ (جارود کے بہنوئی تھے) نے کہا کہ اگر آپ کو ہماری شہادت پر شک ہے تو قدامہ کی بیوی ہند بنت ولید کو بلا کر پوچھ لو، آپ نے اس سے پوچھا تو بیوی نے بھی خاوند کے خلاف گواہی دے دی...... عدل فاروقی جوش میں آیا، فرمایا میں تجھے سزا دونگا۔

حضرت قدامہ نے کہا کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر میں نے شراب پی بھی لی ہے تو پھر بھی تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم مجھے کوڑے مارو...... آپ نے پوچھا کیوں......؟ کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

☆لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ (المائدۃ)''

''جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو (پہلے) شراب پی چکے جبکہ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے اور نیک اعمال کئے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی، اللہ تعالیٰ محسنین کو پسند کرتا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت سے تیری تاویل اور دلیل غلط ہے۔ اگر تو متقی ہوتا تو حرمات الٰہی سے اجتناب کرتا...... پھر آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ انہیں کوڑے نہ ماریں کیونکہ ابھی یہ بیمار ہیں...... بیماری ختم ہوئی تو پھر ساتھیوں سے مشورہ لیا انہوں نے کہا کہ ابھی بھی کمزور ہیں...... آپ نے فرمایا کہ (زندگی کا اعتبار نہیں) میں چاہتا ہوں کہ یہ سزا بھگت کر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ملے...... پھر آپ نے اسے کوڑے لگوائے اور اس سے ناراض ہوئے حتیٰ کہ میل جول تک چھوڑ دیا، پھر حج کے موقع پر صلح ہوئی۔ (مصنف عبدالرزاق جلد ۹ صفحہ ۲۴۰ کتاب الاشربہ باب حدس اصحاب النبی حدیث ۱۷۰۷۶ و سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ صفحہ ۳۱۵ کتاب الاشربہ والحد فیھا باب من وجد منہ ریح شراب اولقی سکران و الاصابہ فی تمیز الاصحابہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ تذکرہ قدامہ بن مظعون سندہ صحیح)

یہ ہے عدل فاروقی کہ اپنے نسبتی بھائی (سالا) اور بہنوئی قدامہ پر بھی عدل قائم کیا۔

بیت المال میں انصاف

حضرت اسلم عدوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ بیت المال کے اونٹوں میں ایک اونٹنی اندھی ہے۔ فرمایا کسی گھر والوں کو دے دو، وہ اس سے فائدہ اٹھا لیں...... عرض کیا وہ تو اندھی ہے...... آپ نے پوچھا کہ صدقہ کے اونٹوں سے ہے یا جزیہ کے......؟ عرض کی جزیہ کے اونٹوں سے ہے، فرمایا اسے نحر کرو تو وہ نحر کی گئی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نو پیالے تھے، جب آپ کے پاس کوئی میوہ جات آتے تو وہ انہیں پیالوں میں امہات المؤمنین کے پاس بھیجتے۔ سب سے آخر اپنی بیٹی حضرت حفصہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بھیجتے، اگر کوئی چیز کم ہوتی تو وہ حفصہ کے حصے میں ہوتی...... اسی طرح آپ نے یہ گوشت بھی انہیں پیالوں میں امہات المؤمنین کے پاس بھیجا۔ بقیہ گوشت پکا کر مہاجر اور انصار کی دعوت کر دی۔

(موطاء امام مالک کتاب الزکوۃ باب جزیۃ اھل الکتاب والمجوس)

کیسا کمال عدل ہے کہ حاکم ہونے کے باوجود بیت المال کا مال بڑے انصاف سے لوگوں میں تقسیم کیا، خود قابض نہیں ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات پر عدل

حضرت عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے ایک راستہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ نے ایک درخت کے نیچے پیشاب کیا تو اسی حالت میں ایک آدمی نے آپ کو آواز دی۔ آپ نے اس کو درہ مارا، پھر احساس ہوا کہ میں نے بڑی جلد بازی کی...... پھر دُرہ اس آدمی کو دیا اور کہا کہ مجھ سے انتقام لے لو، تو اس نے انکار کر دیا۔ فرمایا کہ تو ضرور انتقام لے تو اس نے کہا کہ میں نے معاف کیا۔ (فتح الباری کتاب الدیات باب اذا اصاب قوم عن رجل هل یعاقب او یقتص منهم ......الخ حافظ ابن حجر نے موطاء امام مالک اور مصنف عبدالرزق کے حوالہ سے بیان کیا ہے)

قتل کا مقدمہ

حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں بنو ھذیل نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک آدمی کو اپنے سے نکال دیا...... وہی شخص بطحاء میں ایک یمنی کے گھر رات کو آیا...... گھر والوں میں سے کوئی بیدار ہو گیا اس نے ھذیلی پر تلوار کا وار کیا تو ہذیلی قتل ہو گیا...... اب ھذیلیوں نے یمنی کو پکڑ کر حج کے موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا۔ کہا اس نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کیا...... یمنی نے کہا کہ یا حضرت انہوں نے تو اسے اپنے قبیلہ سے نکال دیا تھا۔ (اب یہ اس کے کیسے وارث بن گئے؟)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ ھذیل کے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ انہوں نے مقتول کو اپنے قبیلہ سے نہیں نکالا...... پھر ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسم اٹھائی...... ھذیل قبیلہ کا ہی ایک آدمی شام سے آیا، انہوں نے اس سے قسم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ کیا، لیکن اس نے قسم کے بدلہ ایک ہزار درہم دیکر اپنی جان چھڑا لی...... ھذیلیوں نے پھر ایک اور آدمی سے دلوائی...... اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاتل مقتول کے بھائی کے ہاتھ دے دیا...... وہ اسے لیکر روانہ ہوئے، جب مقام نخلہ پہنچے تو بارش نے انہیں گھیر لیا۔ یہ ایک غار میں گھس گئے، تو غار ان پر گر پڑا...... صرف قاتل اور مقتول کا بھائی بچے، ان کے پیچھے بھی ایک پتھر لڑھکا جس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اسی چوٹ سے وہ ایک سال بعد مر گیا۔

(بخاری کتاب الدیات باب القُسامه حدیث ٦٨٩٨))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور من گھڑت روایات

ابوشحمہ بیٹے پر حد زنا: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابوشحمہ بن عمر بن خطاب کے متعلق بیکار خبر ہے کہ ان کے والد نے انہیں زنا کی وجہ سے کوڑے لگائے اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۸ تذکرہ ابو شحمہ بن عمر بن خطاب حدیث ۱۰۱۱۸)

جبلہ سے بدلہ

گورنر دمشق جبلہ بن الایہم نے مزینہ قبیلہ کے آدمی کو طمانچہ مارا تو اس نے بھی اس کی آنکھ پر طمانچہ مارا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے بدلہ دلواؤ۔ آپ نے فرمایا کہ تو بھی اس کی آنکھ پر طمانچہ مار۔ اس نے کہا کیا میری اور اس کی آنکھ برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں برابر ہے...... اس نے غصہ کیا، مرتد ہو کر عموریہ بھاگ گیا، وہاں ہی مر گیا۔ (تاریخ دمشق جلد ۵۷ صفحہ ۳۶۸ تذکرہ مری الرومی سند میں محمد بن عبداللہ الواقدی...... عمر بن عثمان الجحشی اور اس کے باپ کا کتب رجال سے حال معلوم نہیں ہو سکا)

عباس کے مکان کا پرنالہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کا پرنالہ مسجد نبوی کی طرف تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمازیوں کی پریشانی کی وجہ سے پرنالہ اکھاڑ دیا۔ انہوں نے ابی بن کعب کے ہاں مقدمہ دائر کروایا، حضرت ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ کیا تو حاکم وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر پرنالہ نصب کروایا۔ (یہ واقعہ مجھے کسی مستند کتاب سے صحیح سند سے نہیں مل سکا۔)

﴿وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور احترام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۹ (الفتح)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو شاہد بنایا اور مبشر نذیر بنایا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اسکی معاونت کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اللہ کی صبح و شام تسبیحات بیان کرو۔''

حضرات

اس مقام ذیشان میں اللہ وحدہ لاشریک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معانت اور ان کے ادب واحترام کا حکم دیا ہے...... اللہ کے اس حکم کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو اصحاب پیغمبر کو دیکھ لو۔

﴿قرآن کی گواہی﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ (الحجرات)

''بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ان لوگوں کے دلوں کو اللہ نے جانچا کہ ان کے دلوں میں تقویٰ اور اخلاص نظر آیا ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے''

یہ ہیں اصحاب رسول جنہوں نے دل سے رسول اللہ ﷺ کی توقیر تعظیم اور ادب کیا ان مؤدب اصحاب رسول میں آپ کو سرفہرست لوگوں میں سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نظر آئیں گے۔

﴿حضرت رضی اللہ عنہ کی آواز آنحضرت کے پاس﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مؤدبانہ طور پر اتنا آہستہ بولتے کہ بعض دفعہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے دوبارہ پوچھنا پڑتا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورہ حجرات حدیث نمبر ٤٨٤٥)

﴿آپ کے سامنے دو زانو بیٹھتے﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد گھر سے نکلے ظہر کی نماز پڑھا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے قیامت کا ذکر فرمایا پھر فرمایا اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لو جب تک میں یہاں موجود ہوں جو پوچھو گے ضرور بتاؤں گا......

لوگ رونے لگے آپ بار بار یہی فرماتے رہے حضرت عبداللہ بن حذافہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہمی رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر ایک اور شخص نے پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ شیبہ کا آزادکردہ غلام سالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے فَبَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مؤدبانہ دو زانو بیٹھ کرتین مرتبہ عرض کیا رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ''ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی اسلام کے دین ہونے پر راضی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی'' حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤدبانہ انداز اور اطاعت گذاری کے اقرار سے آپ راضی ہو گئے۔

(بخاری کتاب العلم باب ۸۲ حدیث نمبر ۹۲و۹۳)

﴿دوسری حدیث﴾

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں (ادب یہ تھا کہ پوچھتا میں کیسے روزہ رکھوں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آگئے فَلَمَّا رَأىٰ عُمَرُ غَضَبَهٗ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا غصہ دیکھا ''تو بڑے ادب سے عرض کیا رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ ''ہم اللہ کی ربوبیت اسلامی دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پرراضی ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار کہتے رہے حتیٰ کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة آیام من کل شهر نمبر ۱۱۶۲)

﴿احترام رسول کی خاطر بیٹی کو ڈانٹنا﴾

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو غصہ میں ڈانٹا تو اس نے سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں بھی تو آپ کو جواب دے دیتی ہیں بلکہ بعض تو آپ ﷺ سے پورا پورا دن بولتی ہی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر ڈر گئے فرمایا جس نے ایسا کیا وہ خسارہ میں رہے گی...... پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے پوچھا کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو سارا دن ناراض رکھتی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جی ہاں فرمایا وہ خسارہ میں رہے گی کیا اس سے ڈرتی نہیں کہ رسول اللہ کی ناراضگی سے اللہ ناراض ہو جائے گا تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بات نہ کرنا نہ آپ کو کوئی الٹ جواب دینا نہ ناراضگی سے آپ سے بولنا چھوڑنا جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو مجھ سے لے لینا۔

(بخاری کتاب المظالم باب الغرفه والعلیه المشرفه نمبر ۲٤٦٨)

﴿بے ادبی سے بہت ڈرتے﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ سے کوئی بات تین مرتبہ پوچھی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا (کیونکہ آپ پر وحی کا نزول تھا لیکن حضرت عمر کو معلوم نہ ہوسکا) آپ کے جواب نہ دینے پر حضرت عمر انتہائی پریشان ہوئے خود کو کہنے لگے عمر تجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین مرتبہ آپ سے سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا فرماتے ہیں پھر میں نے اپنی سواری دوڑائی اور قافلہ سے آگے نکل گیا ڈرتا تھا کہیں میری اس بے ادبی پر قرآن نہ نازل ہوجائے پھر میں نے سنا مجھے کوئی آدمی بلا رہا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ یاد فرما رہے ہیں اب تو میں بہت ہی ڈرا کہ شائید میری بے ادبی میں قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتر آیا میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ پر ایک سورۃ نازل فرمائی جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہے وہ سورۃ فتح اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔(بخاري كتاب المغازي باب غزوه حديبيه نمبر٤١٧٧)

﴿صلح حدیبیہ کے موقع پر سخت الفاظ پر ندامت﴾

جب حدیبیہ کی صلح ہوئی تو یہ شرائط طے پائیں۔

☆......مسلمان اس سال مکہ داخل ہونے کے بغیر واپس جائیں گے اگلے سال داخل ہوں گے اور صرف تین دن کے قیام کے بعد واپس ہو جائیں گے۔

☆......دس سال فریقین میں جنگ نہ ہو گی

☆......قریش کا جو آدمی محمد ﷺ کے پاس جائے وہ واپس کیا جائے گا اور جو محمد ﷺ کا ساتھی قریش کی پناہ میں آئے گا وہ واپس نہ کیا جائے گا۔

اس معاہدہ کو تحریر کرنے کے لئے آپ ﷺ نے کاتب کو بلایا فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو سفیر قریش سہیل بن عمرو نے کہا ہم لفظ رحمٰن کو نہیں مانتے بلکہ سابقہ طریقہ کے مطابق بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ لکھو آپ نے یہی لکھوا دیا پھر فرمایا لکھو یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے...... سہیل نے کہا اگر ہم نے آپ کو رسول اللہ ہی مانا ہے تو بیت اللہ سے روکتے کیوں؟ اور کیوں جنگ کرتے؟ لہٰذا صرف محمد بن عبداللہ لکھوایئے آپ نے یہ بھی منظور کر لیا۔

ابھی صلح نامہ میں شرائط تحریر نہیں تھیں کہ اسی سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندل جو مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو بیڑیوں میں قید کیا تھا بیڑیاں گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں آپہنچا سہیل نے کہا اس کو واپس کیا جائے آپ نے فرمایا یہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرائط کی تحریر سے پہلے آیا ہے اس نے کہا اگر تم اسے واپس نہ کرو گے تو میں تم سے صلح نہیں کرونگا آپ نے فرمایا اچھا یہ مجھے بطور احسان دے دو لیکن سہیل نہ مانا ابو جندل نے کہا مسلمانوں کیا تم مجھے اب پھر مشرکین کے حوالہ کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جذباتی ہوئے آپ سے عرض کیا اَلَسْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ حَقًّا "کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں؟" فرمایا ہاں کیوں نہیں...... پھر عرض کیا اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ "کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟" فرمایا ہاں کیوں نہیں...... عرض کیا فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا "پھر ہم دین کے معاملہ میں کیوں دبیں۔"

آپ نے فرمایا اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِیْهِ وَهُوَ نَاصِرِیْ "میں اللہ کا رسول ہوں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا وہ میرا مددگار ہے۔ عرض کیا آپ نے ہی تو فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے...... پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے یہی سوال وجواب ہوئے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد میں اپنے لہجہ پر بڑے نادم ہوئے فرماتے ہیں فَعَلْتُ لِذَالِكَ اَعْمَالًا "میں نے اپنی اس عجلت پسندی کے کفارہ میں بہت سے اعمال کئے۔

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد والمصالحه نمبر ۲۷۳٤)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمام باتیں سچی تھیں صرف انداز عجلت والا تھا اس انداز سے بھی ڈرے کہ کہیں میرے لہجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہ ہو گئی ہو۔

﴿بیٹے کو ادب رسول کی تعلیم﴾

عمرو بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر میں تھے ان کا اونٹ کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی سواری سے آگے بڑھ جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا لَایَتَقَدَّمُ النَّبِیَّ اَحَدٌ کسی کو بھی نبی ﷺ سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔(بخاری کتاب الهبة باب من اهدی لم هدیة وعنده جلساء ه نمبر ۲۶۱۰)

﴿آنحضرت ﷺ کی کسی تکلیف کو پسند نہ کرتے﴾

نبی ﷺ نے وفات سے چار دن پہلے جمعرات کے دن فرمایا کاغذ لاؤ میں تمہیں کچھ لکھ دوں تا کہ تم بعد میں غلط راہ اختیار نہ کر جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی آپ سخت تکلیف میں ہیں اور تمہارے پاس راہنمائی کے لئے قرآن موجود ہے (صحابہ کی آپس میں بحث ہوگئی کوئی کہتا تھا لکھاؤ کوئی کہتا تھا نہ لکھاؤ) تو آپ کو تکلیف میں شور برداشت نہ ہوا فرمایا یہاں سے چلے جاؤ کتاب الجزیہ میں ہے کہ صحابہ نے آپس میں اختلاف کیا آپ ﷺ نے فرمایا پیغمبر کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں پھر کچھ اصحاب نے کہا آپ جو فرماتے ہیں سمجھ لو آپ نے تین وصیتیں فرمائیں...... پہلی اَخْرِجُوالْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاکُنْتُ اَجِیْزُھُمْ ''کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور باہر آنے والے وفود سے اسی طرح اچھا سلوک کیا جائے جس طرح میں کرتا رہا اور تیسری بات راوی کہتا ہے میں بھول گیا۔ (یا تو لشکر اسامہ کی تیاری...... یا حفاظت نماز...... یا غلاموں سے اچھے سلوک کے بارے تھی۔)(بخاری کتاب المرضیٰ باب قول المریض قوموا عنی نمبر ۵۶۶۹ و کتاب الجزیه باب اخراج الیهود من جزیرة العرب نمبر ۳۱۶۸)

﴿نبی ﷺ کی بے ادبی نہ کرنے دیتے﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں بنو تمیم کا آدمی ذوالخویصرہ آیا کہنے لگا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْدِلْ "اے اللہ کے رسول انصاف کیجئے آپ نے فرمایا بڑا افسوس ہے! اگر میں انصاف نہیں کروں گا، تو کون کرے گا......اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو برباد ہو جاؤں گا حضرت عمر نے عرض کیا اِئْذَنْ لِیْ فِیْهِ فَاَضْرِبُ عُنُقَهٗ "یا حضرت مجھے اجازت دیجئے میں اس (بے ادب) کی گردن اتاردوں آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوه نمبر ۳٦١٠)

﴿نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا احترام﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اکابر صحابہ میں سے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کے چچا کا بڑا احترام کرتے حتیٰ کہ جب قحط پڑتا تو ان سے دعا کراتے اور ان کی دعا کے وسیلہ اللہ سے بارش مانگتے۔

(بخاری کتاب المناقب اصحاب رسول باب ذکر العباس نمبر ۳۷۱۰)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے سبب آپکی سنت سے پیار﴾

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا یہ آنے کا کیا وقت ہے اس نے عرض کیا میں بازار سے آرہا ہوں اذان سنی وضو کر کے مسجد آگیا فرمایا صرف وضو کیوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم دیتے تھے۔

(بخاری، کتاب الجمعه باب فضل الغسل یوم الجمعه نمبر ۸۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی مسجد کا احترام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن دیکھا دو آدمی مسجد نبوی میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہیں آپ نے انہیں بلوایا پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں شور ڈالا ہے۔(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت فی المسجد نمبر ٤٧٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور موضوع روایات

اوراق تورات کا پڑھنا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا نسخہ لے کر آئے اور آپ کے سامنے پڑھنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف توجہ دلائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جلدی مؤدبانہ عرض کیا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ''میں اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں'' آپ نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْبَدَالَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام خود آجائیں تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے میری نبوۃ کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۲٦ کتاب المقدمه باب مایتقی من تفسیر حدیث النبی نمبر ٤٣٠)

سند میں مجالد بن سعید الھمد انی ضعیف و مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۷۰ و جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ سند میں جابر جعفی سخت ضعیف ہے۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (البقرہ)

”جو آدمی اللہ کے راستہ میں شہید کیے جاتے ہیں انہیں (تمام مُردوں کی طرح) مُردہ نہ کہو بلکہ وہ تو (ایک ایسی زندگی) زندہ ہیں جسے تم سمجھ نہیں سکتے۔

حضرات۔ گذشتہ خطبات میں آپ حضرات کے سامنے اللہ کی توفیق سے میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیرۃ کے کچھ پہلو عرض کیے آج ان کی شہادت عرض کروں گا۔

﴿شہید کا معنیٰ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدَ يَشْهَدُ باب سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے شَهِيْدٌ الشَّهِيْد اللہ کا صفاتی نام ہے......یعنی ھوالشھید جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

الشھید۔ حاضر گواہ۔الشھید جو اللہ کے لئے مارا گیا......کیونکہ اس نے جان اللہ کے لئے حاضر کر دی۔

﴿طبقات شہداء﴾

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر خصوصی انعام فرمایا کہ انہیں عظیم درجات دینے کے لئے کچھ بہانے بنا دیئے کہ جو مومن مال کی حفاظت میں مرا وہ بھی شہید جو دیوار گرنے سے مرا وہ بھی شہید جو پیٹ کی مرض میں مرا وہ بھی شہید تفصیل سنئے۔

﴿مال کی حفاظت میں﴾

نبی ﷺ نے فرمایا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ "جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے۔

(بخاری کتاب المظالم والغصب باب من قاتل دون ماله حدیث نمبر ۲٤۸۰)

یعنی ڈاکو گھر لوٹنے آئے......یا کسی راستہ میں ڈاکو لوٹنے لگے یا کوئی جائیداد بھی چھیننا چاہے تو جائیداد کی حفاظت میں لڑتے مرنا شہادت ہے۔

﴿مظلوم شہید﴾

نبی ﷺ نے فرمایا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو آدمی مظلوم مارا جائے وہ شہید ہے......جیسا کہ حضرت عثمان شہید ہوئے۔

(نسائی کتاب تحریم الدم باب من قاتل دون مظلمة نمبر ٤٠٢٨ سنده صحیح)

﴿دین اور اپنی جان بچاؤ کے لئے لڑنا شہادت﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ”جو آدمی اپنے دین کے لئے لڑا وہ بھی شہید جو اپنی جان اور اپنے دین کے بچاؤ کے لئے لڑا وہ شہید ہے“

(ترمذی کتاب الدیات باب من قتل دون ماله فهو شهيد نمبر ۱۳٤۱ سنده صحيح)

﴿پانچ قسم کے شہید﴾

نبی ﷺ نے فرمایا اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ...... اَلْمَطْعُوْنُ ...... وَالْمَبْطُوْنُ......وَالْغَرِيْقُ......وَصَاحِبُ الْهَدْمِ......وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ”پانچ قسم کے مومن شہید ہیں......جو مرض طاعون میں مرا......جو پیٹ کی اندرونی کسی مرض میں مرا......جو پانی میں غرق ہو کر مرا......جو کسی چیز کے گرنے سے نیچے دب کر مرا وہ شہید ہے اسی طرح جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا“

(بخاری کتاب الاذان باب فضل التهجير الى الظهر نمبر ٦٥٤)

﴿سات طرح سے شہادت﴾

نبی ﷺ نے فرمایا اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ......اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ......اَلْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ......وَصَاحِبُ الْهَدَامِ شَهِيْدٌ......وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ......وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ......وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ ”طاعون اور پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے......پانی میں غرق ہونے والا......کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے......پسلیوں کے درد سے مرنے والا اور آگ میں جل جانے والا شہید ہے......ڈلیوری کیس میں مرنے والی عورت بھی شہیدہ ہے۔“

(نسائی کتاب الجنائز باب النهى البكاء على الميت نمبر ۱۸۲۳ سنده صحيح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام سے اعلیٰ درجہ کا وہ شہید ہے جو دین اسلام کی خاطر مارا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان عظیم شہدا میں سے ایک ہیں جو خالص اللہ کے دین کی خاطر شہید کئے گئے۔

﴿شہادت بزبان مصطفیٰ﴾

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق......عمر بن خطاب......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں پہاڑ پر مارا اور فرمایا اُثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صَدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے دو شہید ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر نمبر ۳٦٨٦)

دوسری حدیث۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی تھا تو پہاڑ ہلنے لگا حتیٰ کہ پتھر گرنے لگے تو آپ نے پہاڑ پر پاؤں مارا فرمایا اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ اے ثبیر پہاڑ سکون کر ہلنا چھوڑ دے کیوں کہ تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور دو شہید عمر و عثمان ہیں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان نمبر ۳٦٣٦ سنده صحیح)

﴿مدینہ میں سکونت﴾

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَا ئِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''جو شخص ایمان کی حالت میں مدینہ شریف میں بھوک پیاس وغیرہ تکالیف برداشت کر کے مدینہ میں ہی سکونت پذیر رہے تو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دونگا یعنی اس کی سفارش کرونگا''۔(مسلم ج ١ ص ٤٤٤ کتاب الحج باب ترغیب فی سکنی المدینه وفضل الصبر علی لاوائها نمبر ٤٨٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ شریف میں موت

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِاالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتَ بِهَا "جو مومن شخص مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت رکھے تو وہ مدینہ میں ہی فوت ہو تو میں اس کی قیامت کو سفارش کروں گا" (ترمذی کتاب المناقب باب فضل مدينه نمبر ۳۸۵۲ سنده صحيح)

ان فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں جینا اور مدینہ میں ہی مرنا پسند کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا

حضرت اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُوْلِكَ "اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادۃ عطا فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر مدینہ میں فوت کر۔

(بخاری کتاب الحج باب کراهية النبي اَن تعرى المدينة نمبر ۱۸۹۰)

آخری حج

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں اس کے ساتھ تھے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا امیرالمومنین کی وفات کے فوراً بعد میں فلاں شخص (طلحہ بن عبداللہ) کی بیعت کر لوں گا کیوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی یکا یک ہوئی تھی اور کامیاب رہی اسی طرح یہ بھی کامیاب رہے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے غصہ میں آئے فرمایا آج شام کو میں لوگوں سے خطاب کروں گا...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہاں حج کے موقع پر کئی قسم لوگ آئے ہیں ممکن ہے بعض لوگ آپ کے خطاب کے غلط مفہوم بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں..... بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں کی بجائے مدینہ منورہ میں خطاب فرمائیں وہاں مخلص دینی اور شریف اور باشعور لوگ ہیں جو آپ کے خطاب کو یاد رکھیں گے اور آگے صحیح مطلب بیان کریں گے..... چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماہ ذوالحجہ میں ہی مدینہ شریف پہنچ کر جمعہ کا خطبہ اسی عنوان پر دیا..... حمد وثنا کے بعد فرمایا آج میں تمہیں وہ بات کہوں گا جو میرے مقدر میں لکھی تھی لَاَ اَدْرِیْ لَعَلَّهَا بَیْنَ یَدَیْ اَجَلِیْ شائد کہ یہ گفتگو میری موت کے قریب قریب کی ہو..... پس جو اسے سمجھ لے وہ اسے وہاں تک پہنچائے جہاں تک اس کی سواری جاتی ہو..... بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور ان پر جو کتاب اتاری اس میں رجم کا حکم بھی ہے..... اور اس حکم کو چھوڑ کر کوئی گمراہ نہ ہو جائے..... تم اپنے بابوں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت نہ کرنا یہ تمہارا انکار تمہارا کفر ہے..... یہ بھی سن لو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَطْرُوْنِیْ کَمَا اُطْرِیَ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ''مجھے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حد سے نہ بڑھانا بس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو'' حضرات مجھے ایک خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے ایک شخص نے کہا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد میں فلاں شخص کی بیعت کرلوں گا..... حضرات کوئی شخص دھوکا بھلیکھا میں نہ رہے کہ ابوبکر کی اچانک بیعت کی طرح اور کسی کی اچانک بیعت بھی کامیاب رہے گی ابوبکر کی اچانک بیعت میں جن خدشات کا خطرہ تھا ان سے اللہ نے تمہیں بچالیا کیوں تم میں ابوبکر جیسی فضیلت والا کوئی نہیں مَنْ بَایَعَ رَجُلًا عَنْ غَیْرِ مَشْوَرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا یُبَایَعُ هُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَهٗ۔

حضرات۔ جو آدمی مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کرے تو اس کی اور نہ اسکے بیعت کرنے والے کی بیعت کی جائے۔ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب الحدود باب رجم الحبلیٰ من الزنا اِذا احصنت نمبر ۶۸۳۰)

﴿خواب میں موت کی خبر﴾

حضرت معدان بن ابوطلحہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا پھر فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میری موت قریب ہے......الخ

(مسلم کتاب المساجد باب نہی من اکل ثوما اوبصلا اوکراثانمبر۷۸)

﴿اسماء بنت عمیس سے تعبیر﴾

مسند احمد میں اس طرح ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ مجھے سرخ مرغ نے ایک یا دوٹھونگیں ماریں میں نے یہ خواب حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوہ تھیں پھر ابوبکر سے نکاح ہوا پھر ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا محمد بن ابی بکر انہیں کے بطن سے ہیں انہوں نے یہی تعبیر بتائی کہ ایک عجمی آدمی آپ کو قتل کرے گا......اسی روایت کے آخر پر ہے کہ یہ خطبہ آپ نے وفات سے چار دن پہلے دیا۔(احمد ج ۱ ص۱۵ سندہ صحیح)

﴿خلافت کے متعلق خطاب﴾

مذکورہ خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ مجھے لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ نامزد کر دیجئے لیکن میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت کو ضائع نہیں کرے گا اگر میں جلدی فوت ہو جاؤں تو لوگوں سے مشورہ کر کے چھ آدمی عثمان بن عفان ......علی بن ابی طالب......طلحہ بن عبیداللہ......زبیر بن عوام...... سعد بن ابی وقاص......عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو خلیفہ بنالینا کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے راضی تھے۔(مسلم کتاب المساجد باب نهی من اکل ثوما اوبصلا نمبر ۷۸)

﴿اسلام پر معترضین کو خطاب﴾

اسی خطبہ میں پھر آپ نے فرمایا بعض لوگ اسلام پر میرے ان کاموں کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں جن میں میں نے انہیں مارا ہے (مثلاً اگر کسی سے کوئی زیادتی کرتا تو اپنے ہاتھ سے بدلہ دلواتے اسی طرح بعض کو اسلامی حدود یا تعزیراتی سزا نہیں دیتے وغیرہ) فَاِنْ فَعَلُوْا ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَالُ ''اگر یہ لوگ اب بھی اعتراض کریں تو یہ لوگ اللہ کے دشمن کافر اور گمراہ ہیں۔(حواله سابقه)

﴿مسئلہ کلالہ﴾

پھر اسی خطبہ میں آپ نے فرمایا میں اپنے بعد کلالہ کے علاوہ کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں چھوڑا (کلالہ اس فوت ہونے والے کو کہتے ہیں جس کا نہ کوئی بیٹا ہو نہ باپ زندہ ہو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے جتنا یہ مسئلہ پوچھا اتنا کوئی اور نہیں پوچھا رسول اللہ ﷺ نے بھی تمام مسائل سے زیادہ اسی مسئلہ پر مجھے سختی سے سمجھایا حتیٰ کہ آپ نے اپنی انگلی مبارک میرے سینہ میں مارکر فرمایا اے عمر تجھے اس مسئلہ کو سمجھے کے لئے سورہ نساء کی آخری آیت کافی نہیں جو موسم گرما میں نازل ہوئی۔(حوا له سابقه)

﴿عمال کی تقرری کی وضاحت﴾

عُمال عامل کی جمع ہے......نظامت حکومت کو جلانے کے لئے گورنر تحصیل دار وغیرہ جو مقرر کئے......دوران خطبہ آپ نے فرمایا اللهم اشهدك على امرآء الا مصارفانى انما بعثتهم عليهم ليعد لوا عليهم وليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ويقسموا فيهم اے اللہ تو گواہ ہے کہ میں نے جو بھی علاقوں کے گورنر مقرر کئے ہیں اس لئے کئے ہیں کہ وہ ان پر انصاف کریں انہیں دین سکھائیں نبی ﷺ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ سکھائیں اور جو یہ مال غنیمت لائیں انہیں میں تقسیم کریں۔ (حوالہ سابقہ)

﴿غیر مسلم ذمیوں کا بھی خیال﴾

حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چند دن پہلے دیکھا کہ وہ حضرت حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے ہیں کَیْفَ فَعَلْتُمَا اَتَخَافَانِ اَنْ تَکُوْنَا قَدْحَمَلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَاتَطِیْقُ ''تم نے جزیہ کے بارے کیا کیا ...... کیا تم نے زمین پر یعنی ذمیوں پر ان کی طاقت سے زیادہ ٹیکس تو نہیں لگا دیا'' انہوں نے کہا ہم نے زمین پر یعنی ذمیوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ (بخاری کتاب المناقب مناقب عثمان نمبر ۳۷۰۰)

﴿بیواؤں کے بارے میں معاشی سوچ﴾

اسی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا اگر اللہ نے مجھے زندگی دی تو میں اعراق کی بیوہ عورتوں کے لئے اتنا انتظام کردوں گا کہ وہ میرے بعد لوگوں میں کسی کی محتاج نہ رہیں گی۔ (حوالہ سابقہ)

﴿قاتلانہ حملہ﴾

حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صف میں کھڑا تھا میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف ابن عباس تھے یعنی میں اتنا قریب تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارک تھی کہ صفوں سے گزرتے جاتے ور انہیں درست کرتے جاتے حَتّٰی اِذَا لَمْ یَرَفِیْھِمْ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَکَبَّرَ ''جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلاں نہیں رہا تو مصلیٰ امامت پر آتے اور تکبیر تحریمہ کہتے'' پھر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف سورۃ نحل جیسی لمبی سورۃ پڑھتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اسی طرح اس دن آپ نے ابھی تکبیر تحریمہ کہی ہی تھی کہ ابولولؤ فیروز مجوسی نے دودھاری زہریلے خنجر سے آپ پر حملہ کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا مجھے قتل کر دیا مجھے کتے نے کاٹ لیا ابو لولوء دائیں بائیں خنجر چلاتا ہوا بھاگا جس سے تیرہ آدمی زخمی ہوئے جن سے سات آدمی شہید ہو گئے پھر حضرت طان نے اپنی چادر اس پر ڈالی فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ "جب اسے اپنے پکڑے جانے کا یقین ہو گیا تو اس نے اسی خنجر سے خودکشی کر لی" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر مصلیٰ امامت پر کھڑا کر دیا......تو جناب عبدالرحمٰن عوف نے ہلکی سی نماز پڑھائی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے......تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے گھوم پھر کر معلوم کر کے عرض کیا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابو لولوء نے زخمی کیا فرمایا الصَّنَعُ وہ کاریگر غلام، عرض کیا جی ہاں......فرمایا قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفاً "اللہ اسے مارے میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ" اللہ کا شکر ہے کہ اس نے کسی مسلمان کے ہاتھوں میری موت واقع نہیں کی۔ (حوالہ سابقہ)

﴿قاتل کون تھا اور حملہ کیوں کیا﴾

﴿ابن عباس سے شکوہ﴾

پھر فرمایا اے ابن عباس تم نے اور تمہارے والد نے ہی عجمی غلاموں کو زیادہ سے زیادہ مدینہ لانے پر زور دیا تھا (حضرت عمر نے عجمی غلاموں کا مدینہ میں داخلہ ممنوع کیا تھا) (حوالہ سابقہ) www.KitaboSunnat.com

﴿عجمی غلاموں کے قتل کے بارے﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ چاہتے ہیں ہم عجمی غلاموں کو قتل کر دیتے ہیں فرمایا ان کے قتل کی سوچ غلط ہے کیوں کہ وہ زبان میں کلام کرتے ہیں (یعنی اسلامی باتیں کرتے ہیں) تمہارے قبلہ رخ نماز پڑھتے ہیں تمہاری طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کرتے ہیں۔

﴿زخمی حالت گھر لائے گئے﴾

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر لایا گیا نبیذ کھجور کا شربت پلایا گیا لیکن وہ زخم سے نکل گیا پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا۔

﴿ادائیگی قرض کی وصیت﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنبٍ اِلاَّ الدَّيْنِ ''کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں'' لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

(مسلم کتاب الاماده باب یغفر للشهید کل ذنب الاالدین نمبر ۱۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حدیث رسول کے پیش نظر قرض کی اتنی فکر تھی کہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اُنظُرْ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ ''کہ حساب کرو مجھ پر قرض کتنا ہے'' حساب کیا تو تقریباً چھیاسی ہزار قرض نکلا فرمایا اسے آل عمر کے مال سے ادا کر دینا اگر ان کے مال سے پورا نہ ہو تو پھر بنو عدی سے کہنا اگر ان سے بھی پورا نہ ہو تو قریش سے کہہ کر میرا قرض ادا کر دینا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمان نمبر ۳۷۰۰)

﴿روضہ رسول میں دفن ہونے کی اجازت مانگنا﴾

فرمایا اے عبداللہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ انہیں کہنا کہ عمر نے آپ کو سلام عرض کیا ہے میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیوں کہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا (مسلمانوں کے عبوری امیر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بنے تھے) پھر عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت چاہتے ہیں......ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیش کر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے یہ جگہ اپنے لئے رکھی تھی لیکن آج میں ان کو اپنے آپ پر ترجیح دیتی ہوں......ابن عمر رضی اللہ عنہ نے والد گرامی قدر کو اجازت نامہ کی اطلاع دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا الحمد اللہ اللہ کا شکر ہے میری سب سے بڑی دلی تمنا پوری ہوئی لیکن پھر بھی وفات کے بعد جب دفن کے لئے مجھے لے چلو تو ام المومنین سے پھر میرا سلام عرض کرنا اور دفن کرنے کی اجازت مانگنا اگر اجازت ملے تو روضہ رسول میں دفن کرنا اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں کے عام قبرستان میں دفنا دینا (حوالہ سابقہ)

﴿ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی آمد﴾

پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کچھ خواتین سمیت ابو جان کی عیادت کے لئے آئیں مرد حضرات انہیں دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھ گئے پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ مکان کے اندر چلی گئیں وہ اندر جا کر رونے لگیں حتیٰ کہ ان کی آواز ہم مردوں تک سنی گئی (حوالہ سابقہ)

﴿نوحہ سے روکا﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جب چلا کر روئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا اَلْمُعَوَّلُ عَلَیْهِ یُعَذَّبُ ''کہ آپ نے فرمایا جس میت پر نوحہ کیا جائے اس میت کو عذاب ہوتا ہے (اگر وہ میت نوحہ کو پسند کرتی) (اگر وہ نوحہ سے روک گیا ہو تو پھر نہیں)

(احمد ج ص سنده صحیح)

﴿خلافت کا مشورہ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے عرض کیا کہ خلافت کے متعلق وصیت کر دیجئے فرمایا خلافت کے حق دار انہیں لوگوں کو سمجھتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے وہ چھ آدمی ہیں...... حضرت علی ...... عثمان بن عفان ...... زبیر بن عوام ...... طلحہ بن عبیداللہ ...... سعد بن ابی وقاص ...... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر کو بھی مشورہ میں شامل کر لینا اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اگر وہ نہ ہو سکیں تو ان چھ اشخاص میں سے جو بھی منتخب ہو وہ دوسرے ساتھیوں سے تعاون لیتا رہے...... میں نے سعد کو کوفہ کی گورنری سے کسی خیانت یا نا اہلی کی وجہ سے معزول نہیں کیا۔

﴿بعد والے خلیفہ کے لئے وصیتیں﴾

میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ پہلے مہاجروں سے حسن سلوک کرے اور انصار سے بھی اچھا سلوک کرے ان کی نیکیوں کو مراعات سے نوازے اور ان کی برائیوں کو معاف کر دے...... اور عام شہریوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیوں کہ یہ لوگ اسلام کے پشت پناہ اور مال جمع کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی دشمنوں کے لئے مصیبت ہیں اس سے اس کی رضا مندی سے مال لیا جائے اور ان کی ضرورتوں سے زیادہ لیا جائے اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ دیہاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ" کیوں کہ وہ اصل عربی ہیں (یعنی صحیح عربی بولی دیہاتوں ہی سے ملتی تھی اسی لئے لوگ بچوں کو دیہاتوں میں بھیجتے تھے) ان سے اس کی ضرورتوں سے اضافی مال لیکر انہیں کے محتاجوں میں تقسیم کیا جائے اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ذمیوں کا خیال رکھے ان سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرے ان کی حفاظت کے لئے لڑے ان سے ان کی طاقت سے زیادہ ٹیکس نہ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وفات﴾

معدان بن طلحہ کا بیان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ بروز بدھ قاتلانہ حملہ ہوا۔ (مستدرك حاكم ج ۳ ص ۹۰ سندصحيح)

اور یکم محرم اتوار کو آپ فوت ہوئے اور اس دن آپ کو دفنایا گیا۔

(طبقات ابن سعد ج۳ ص۳٦٥)

﴿قاتل عیسائی تھا مجوسی نہ تھا﴾

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ ابو لولؤ فیروز حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور یہ چکیاں بنانے کا کاریگر تھا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس سے چار درہم ہومیہ ٹیکس لیتے تھے (طبری میں ہے کہ دو درہم لیتے لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے کیوں کہ سند میں سلیمان بن عبدالعزیز مجہول اور ابو ثابت عبدالعزیز بن عمران متروک راوی ہے تاریخ طبری ج۲ ص۵۵۹)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ آپ مغیرہ بن شعبہ سے کہہ دیں کہ وہ مجھ سے ٹیکس کم لے آپ نے اس سے کاروبار اور ٹیکس پوچھا اس نے بتایا آپ نے کہا اِتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَوْلَاكَ ”اللہ سے ڈر اور اپنے مالک سے اچھا سلوک کر“ تیرے کام کے حساب سے ٹیکس زیادہ نہیں ادھر آپ نے اس کو بھی مالک کا ادب سکھایا اور ادھر نیت میں رکھا کہ مغیرہ کو بھی تخفیف کا کہیں گے فَغَضِبَ اَبُوْلُؤْلُؤَةَ وَكَانَ اِسْمُهٗ فَيْرُوْزُ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا ”ابو لولؤ فیروز عیسائی یہ جواب سُن کر غصہ میں کہنے لگا“ عمر کا عدل تمام کے لئے صرف میرے لئے ہی نہیں اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کرلیا دو دھاری خنجر خود تیار کیا اور اسے زہر کی پان دی اور اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ (مستدرك حاكم ج۳ ص۹۱ وسنن الكبرىٰ للبيهقى ج۸ ص٤٨ ومجمع الزوائد ج۹ ص٧٦ وابن حبان حديث نمبر ٦٩٠٥ سنده صحيح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بے سند روایت﴾

اسد الغابہ میں بغیر سند کے صیغہ مجہول فعل سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابولؤلؤ کو کہا کہ مجھے ایک چکی تیار کر دے تو اس نے تلخ لہجہ میں کہا کہ تیرے لئے ایسی چکی بناؤں گا مشرق و مغرب تک لوگ اس کا چرچا کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے آپ کو قتل کی دھمکی دی ہے۔(لیکن یہ الفاظ مجھے کسی صحیح سند سے نہیں مل سکے)

﴿وفات عمر پر علی رضی اللہ عنہ کا بیان﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میت مبارک کو چار پائی پر رکھا گیا تو لوگ جنازہ اٹھانے سے پہلے میت کے گرد کھڑے ہو کر یَدْعُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ" آپ کے لئے بخشش کی دوائیں کرنے لگے اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے کندھا پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت علی نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے رحمت فرمائی پھر فرمانے لگے آپ کے بعد مجھے کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آرہا کہ جسے دیکھ کر مجھے تمنا پیدا ہو کہ اس کے اعمال جیسے اعمال کر کے اللہ سے جاملوں اللہ کی قسم مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو ساتھ ہی رکھے گا مجھے یقین اس لئے تھا کہ اِنِّیْ کَثِیْرًا اَسْمَعُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَابُوبَکْرٍ وَعُمَرُ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وعُمَرُ "میں اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں اور ابوبکر و عمر فلاں جگہ گئے......میں اور ابوبکر و عمر فلاں جگہ سے داخل ہوئے......میں اور ابوبکر و عمر فلاں جگہ سے نکلے"یعنی اکثر باتوں میں اپنے ساتھ ابوبکر و عمر کا ذکر فرماتے۔(کتاب المناقب باب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل عمر ۳۶۸۵)

﴿غسل کفن جنازہ﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی وصیت فرمائی کہ میرے کفن میں مبالغہ نہ کیا جائے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار پائی پر ان کا جنازہ اٹھایا۔ (تہذیب الاسماء لابن حزام ج ۲ ص۳۳۲ مطبوعہ بیروت)

﴿جنازہ کس نے اور کہاں پڑھایا﴾

حضرت عثمان اور جناب علی رضی اللہ عنہ دونوں کوشش میں تھے کہ میں جنازہ پڑھاؤں میں جنازہ پڑھاؤں تو حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے دونوں سے کہا اس کام کا میں تم دونوں سے زیادہ حق دار ہوں کیوں کہ میں تم کو فرضی نمازیں پڑھاتا ہوں تو پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ہی مسجد نبوی میں نماز جنازہ پڑھائی۔ (مستدرك حاکم ج۳ ص۹۲)

﴿جنازہ قبر کی طرف﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جناب عمر رضی اللہ عنہ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اجازت مانگنے کی وصیت فرمائی تھی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ (بخاری کتاب المناقب نمبر ۳۷۰۰)

﴿قبر میں کس نے اتارا﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ...... حضرت عثمان بن عفان ...... سعید بن زید...... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا۔ (تہذیب الاسماء ج۲ ص۳۳۳)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں صحابہ کرام کا کماحقہ احترام پیدا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ عثمان رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿﴾ (سورة الفتح ١٩)

”اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے خوش ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان کے دلوں کی حالت کو اللہ نے خوب جان لیا اور ان پر تسکین نازل فرمائی کہ ان کو قریب کی فتح عطا فرمائی۔“

سامعین و سامعات: اس وقت میں نے جو مقام ترجمہ سمیت تلاوت کیا ہے، اس مقام کے نزول کا سبب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے۔

نسب

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

والدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اروی بنت کریز بن ربیعہ۔

نانی

ام حکم بیضاء بنت عبدالمطلب۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۵۲)

کنیت

ابوعبداللہ اور ابوعمر۔

لقب

ذوالنورین۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا یہ لقب نہیں رکھا۔ بلکہ لوگوں نے ان کا یہ لقب اس لئے رکھا کہ نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیاں یکے بعد ان کے نکاح میں آئیں۔

پیدائش

واقعہ فیل سے چھ سال بعد آپ کی پیدائش ہوئی۔

پیشہ

جوانی سے قبل ہی لکھنا پڑھنا سیکھ لیا...... پھر تجارت میں مشغول ہو گئے۔

اسلام

چونتیس برس عمر ہوئی تو اسلام قبول کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا کہ "أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ"

حمد وثناء کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دیکر مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں، جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا، میں نے ہر اس چیز کو قبول کیا جو بھی آپ ﷺ لیکر مبعوث ہوئے، پھر میں نے دو ہجرتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیں۔ (بخاری، کتاب المناقب باب مناقب عثمان حدیث نمبر ۲۳۸۹۶)

نوٹ: آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق کچھ موضوع اور ضعیف روایات ملتی ہیں وہ مضمون کے آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

شادی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بڑی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا۔

نوٹ: مشہور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح پہلے ابولہب کے بیٹوں سے ہوا تھا، پھر قبل از رخصتی طلاق ہوگئی ...... لیکن یہ کسی صحیح سند سے ثابت نہیں۔ تفصیل مضمون کے آخر پر عرض کرونگا۔ (انشاء اللہ)

دو ہجرتیں

حضرت عبیداللہ بن عدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں، جنہوں نے ابتداء میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا، اور میں ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جو آپ لے کر مبعوث ہوئے، میں نے دو ہجرتیں کیں...... آپ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ حدیث ۳۹۲۷)

پہلی ہجرت، حبشہ

اسلام کے ابتدائی دور میں کفار مکہ مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھا رہے تھے۔ چار سال ایذیتیں جھیلتے گزر گئے، نبوت کے پانچویں سال میں کچھ مسلمانوں نے کفار کے ظلم سے بچنے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اصحمہ نجاشی کے ملک حبشہ میں ہجرت فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین حبشہ کا پہلا قافلہ جو روانہ ہوا، اس میں بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں، اسی قافلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا شامل تھے، اس کے بعد ایک اور روانہ ہوا جو تراسی مرد اور اٹھارہ عورتوں پر مشتمل تھا۔

واپسی

مہاجرین حبشہ کو وہاں کچھ وقت گزرا تو ایک خبر پہنچی کہ کفار مکہ اور نبی کریم ﷺ کے مابین صلح کی کچھ شرائط طے ہو چکی ہیں، یہ خبر سنتے ہی مہاجرین حبشہ میں سے کچھ ساتھی واپس مکہ آ ئے ۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب التفسیر حدیث ٤٨٦٣)

مکہ پہنچ کر اس بات کا پتہ چلا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سجدہ تلاوت والی پہلی سورۃ والنجم نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی تلاوت فرمائی اور سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے پاس جتنے لوگ مسلم یا غیر مسلم تھے، سب نے سجدہ کیا۔ البتہ امیہ بن خلف نے سجدہ تو نہ کیا لیکن مٹی اٹھا کر پیشانی پر لگا لی۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ نجم حدیث نمبر ٤٨٦٣)

دوسری ہجرت مدینہ

ایک دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا "اِنِّیْ اُرِیْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانَ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ" کہ مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے، وہاں کھجوروں کے باغات ہیں، جو دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہے...... پھر جنہوں نے ہجرت کرنا چاہی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (بخاری کتاب مناقب انصار باب هجرة النبی واصحابه الی المدینة٣٩٠٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین حبشہ کی مدینہ آمد

سابقہ حدیث میں ہے کہ "وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ" کہ جو لوگ حبشہ میں ہجرت کر کے گئے تھے وہ بھی مدینہ آ گئے ......۔ (بخاری حدیث نمبر ۳۹۰۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مہاجرین مدینہ کے پہلے قافلہ میں شریک مدینہ پہنچے۔

بئر رومۃ کا وقف

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دوران بلوائیوں کو ایک بات یاد دلائی کہ تمہیں معلوم ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ شریف لائے۔ "وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرِ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي" تو بئر رومہ کے علاوہ کسی کنویں کا پانی میٹھا نہ تھا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص بئر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ ملائے۔ (یعنی وقف کر دے، خود پئے، لوگوں کو پینے دے) تو اسے جنت میں اس سے بہتر ملے گا تو میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان حدیث ۳۷۰۳ سندہٗ صحیح)

دوسری حدیث

ایک اور روایت میں ہے کہ صرف بئر رومہ کا پانی میٹھا تھا اور وہ قیمتاً ملتا تھا تو میں نے اسے خرید کر ہر امیر، غریب اور مسافر کیلئے وقف کر دیا۔

(ترمذی حوالہ سابقہ سندہٗ حسن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت: الشیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ مبارکپوری ''تحفۃ الاحوذی'' شرح ترمذی میں نقل کیا کہ یہ کنواں ایک یہودی کا تھا اور وہ اس کا پانی قیمتاً بیچتا تھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے دو قسطوں میں خریدا، پہلا نصف بارہ ہزار درہم اور دوسرا آٹھ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کو وقف کیا۔ (تحفة الاحوذی جلد ٤ صفحه ٤٠٩ مطبوعه بیروت حافظ ابن حجر نے یہی فرمایا ہے۔، تلخیص الجبر)

بدر میں عدم شرکت اور وفات رقیہ رضی اللہ عنہا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ بدر میں اس لئے شریک نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میری اہلیہ حضرت رقیہ) بیمار تھیں اور میں ان کی تیمارداری میں مصروف تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل پر اتنے خوش تھے کہ آپ نے مجھے مال غنیمت سے تمام مجاہدین کے برابر حصہ دیا) لیکن وہ فوت ہوگئیں۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحه ٦٨ و صفحه ٥٢٥ سندهٔ حسن)

بخاری کی حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لڑائی میں اس لئے شریک نہ ہوئے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں، وہ بیماری ہوگئیں...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رقیہ کی تیمارداری کا حکم دیا اور فرمایا کہ ''اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ'' تیرے لئے ہر بدری صحابی کے برابر ثواب اور غنیمت سے حصہ ہوگا۔

(بخاری کتاب المغازی باب نمبر ١٩ حدیث ٤٠٦٦)

جنگ احد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک تھے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج کی ترتیب دیتے ہوئے دیکھا کہ اسلامی فوج کی پشت سے دشمن کے حملہ کا خطرہ ہے دفاع کیلئے پچاس تیر اندازوں کو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی کمان میں اسلامی فوج کی پشت میں (اسلامی کیمپ سے ایک سو پچاس میٹر دور جنوب مشرق میں وادی قناۃ (جبل رماۃ) کے کنارے) ایک چھوٹی سی پہاڑی پر مقرر فرمایا اور تاکید فرمائی کہ ہم جیتے یا ہاریں تم نے اپنی جگہ پر قائم رہنا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ احد ۴۰۴۳)

جب مسلمانوں کو اللہ نے فتح سے نوازا تو مسلمان مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے تو اس پہاڑی سے ۴۰ ساتھی بھی حضرت عبداللہ بن جبیر کے روکنے کے باوجود غنیمت جمع کرنے کیلئے پہاڑ سے اتر آئے...... حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سمیت دس آدمی وہاں رہ گئے۔

(بخاری مغازی حدیث ۴۰۴۳)

خالد بن ولید نے دس تیر اندازوں کو شہید کر کے مسلمانوں کی پشت سے حملہ کیا، آگے کافر پہلے ہی تھے، اب مسلمان گھیرے میں آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سمیت کئی ساتھی میدان جنگ سے فرار ہو گئے۔

اعلان معافی

جنگ سے بھاگنے والے تمام صحابہ کیلئے قرآن میں اللہ نے معافی کا اعلان کر دیا کہ

☆اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ آل عمران ۱۵۵)

''بیشک تم میں سے جو لوگ دو جماعتوں کی لڑائی کے دن بھاگ گئے تھے، شیطان نے انہیں ان کی کچھ کمائی کی وجہ سے پھسلا دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاف کر دیا ہے، بیشک اللہ پاک بخشنے والا تحمل والا ہے۔"

ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے (خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بدری صحابی مدینہ میں فوت ہو گئے)...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (بعد عدت) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رشتہ کی پیشکش کی انہوں نے کہا کہ اچھا میں سوچوں گا...... کچھ دنوں بعد انہوں نے کہا کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا...... پھر میں نے ابوبکر کو پیشکش کی، انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ تو مجھے عثمان سے بھی زیادہ ان پر غصہ آیا۔

پھر کچھ دنوں بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے آپ سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر نے مجھے کہا کہ شاید آپ اس دن غصہ کیا تھا...... اصل بات یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ سے نکاح کا اظہار کیا تھا اور میں آپ کی پیشکش پر اسی لئے خاموش رہا۔

(بخاری کتاب النکاح باب عرض الانسان السنة علی اهل الخیر ۵۱۲۲)

بہتر داماد

مستدرک حاکم میں ہے کہ پہلے عثمان نے رشتہ مانگا تو حضرت عمر نے کسی وجہ سے انکار کیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی...... حضرت عمر جب آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ "يَا عُمَرُ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَتَنٍ خَيْرٌ مِّنْ عُثْمَانَ وَاَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰى خَيْرٍ لَّهُ مِنْكَ"

اے عمر! میں تجھے عثمان سے بہتر داماد بتاؤں اور عثمان کو تجھ سے بہتر سسر بتاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے...... آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ''زَوِّجْنِیْ ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُ عُثْمَانَ ابْنَتِیْ'' تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے، اور میں اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کر دیتا ہوں۔ (مستدرك حاكم جلد ۳ صفحه ۱۰۷ و فتح الباري كتاب النكاح حديث ۵۱۲۲ سندهٗ صحيح)

غزوہ خندق

۵ھ میں پیش آیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس غزوہ میں بھی شامل تھے۔

صلح حدیبیہ

۶ھ ذیقعدہ کے مہینہ میں نبی کریم ﷺ کو خواب آیا کہ آپ مکہ پہنچے ہیں، اور بیت اللہ کا طواف کیا ہے، آپ ﷺ نے یہ خواب صحابہ کرام سے بیان کیا کہ آپ زیارت بیت اللہ کے سفر کو روانہ ہوئے...... قربانی کے ستر اونٹ ساتھ لئے۔

بشر کی آمد

آپ عسفان پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی نے آپ کو اطلاع دی کہ قریش مکہ نے آپ سے مقابلہ کی مکمل تیاری کر لی ہے...... خالد بن ولید کو چھوٹا لشکر دیکر مقام کراع غمیم تک پہنچا دیا ہے...... نبی کریم ﷺ نے قریش مکہ پر افسوس کا اظہار کیا۔

(مسند احمد جلد ٤ صفحه ۳۲۳)

ساتھیوں کو راستہ بدلنے کا حکم دیا (کہ حمص کے پیچھے سے ثنیۃ المرار جانے والے راستہ کو اختیار کر لیں)...... خالد کے لشکر کو جب اس کا پتہ چلا تو وہ دوڑے مکہ پہنچے اور سرداروں کو خبر دی۔ اتنی دیر میں رسول اللہ ﷺ ثنیہ المرار میں پہنچ گئے۔

یہاں آپ کی قصویٰ اونٹنی بیٹھ گئی، صحابہ کہنے لگے کہ اونٹنی تھک گئی...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ یہ تھکی ہے نہ اسے بیٹھنے کی عادت ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، جس نے ہاتھیوں کو مکہ سے روکا تھا۔ سنو قریش مکہ آج مجھ سے صلہ رحمی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے جو مانگے گے میں دونگا...... پھر آپ نے پڑاؤ کا حکم دیا۔

(بخاری کتاب الشروط باب ۱۵ حدیث ۲۷۳۱)

سفیر قریش بدیل

قریش کی طرف سے مذاکرات کیلئے بُدَیلْ بن وَرْقاء قبیلہ خزاعہ کے چند ساتھیوں سمیت آیا (قبیلہ خزاعہ کے مسلم اور کافر آپ ﷺ کے طرفدار تھے، مکہ کی خبریں آپ تک یہی لوگ پہنچاتے تھے) نبی کریم ﷺ نے اسے بڑے اچھے طریقے سے گائیڈ کیا کہ ہم لڑنے نہیں آئے صرف بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں، دیکھ لو ہمارے ساتھ قربانی کے اونٹ بھی ہیں۔

بدیل مکہ پہنچا اور قریش مکہ کو مطمئن کرنے لگا......قریش نے کہا کہ اگرچہ ان کا رادہ اچھا ہی ہے لیکن ہم انہیں اس طرح اچانک نہیں آنے دیں گے ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) ساتھیوں سمیت مکہ گئے اور کوئی انہیں روک نہ سکا۔

(مسند احمد جلد ٤ صفحہ ۳۲۳ وبخاری الشروط حدیث ۲۷۳۱)

سفیر قریش مکرز

پھر انہوں نے قبیلہ بنو عامر بن لُوَئی کے شخص مِکْرَزْ بن حَفْص کو آپ کے پاس بھیجا، نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ عہد شکن ہے، اسے بھی وہی جواب آیا۔(احمد جلد ٤ صفحہ ۳۲٤)

قریش نے پھر مکہ کے گرد ونواح کے لوگوں کے سردار اَلحِلْس بن علقمہ کنانی بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا یہ اس قوم سے ہے جو خدائی کاموں کی عظمت کرتی ہے، اس لئے قربانی کے جانوروں کو کھڑا کردو۔

حِلس نے دیکھا کہ ہر طرف قربانی کے نشان دار جانور ہیں اور رکنے کے سبب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بال اڑ گئے ہیں...... تو یہ بغیر مذاکرات کے واپس لوٹا اور قریش کو سمجھانے لگا کہ وہ لڑنے نہیں آئے وہ تو قربانی کے جانور لے کر آئے ہیں، اس لئے ان کو بیت اللہ سے روکنا تمہارے لئے جائز نہیں۔ قریش نے کہا کہ "اِجْلِسْ اِنَّمَا اَنْتَ اَعْرَابِیٌّ لَاعِلْمَ لَکَ" بیٹھ جا تو صرف اعرابی ہی ہے تجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔

(مسند احمد جلد ٤ صفحه ٣٢٤)

عروہ کی سفارت

پھر انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجا...... عروہ نے جانے سے قبل قریش سے کہا کہ مجھ سے قبل سفیروں کے ساتھ تم نے جو سلوک کیا وہ میں دیکھ چکا ہوں کہ تم نے انہیں برا کہا...... بے عزتی کی...... تم جانتے ہو کہ میں تمہیں مثل باپ کے سمجھتا ہوں، تم نے جب بھی آواز دی میں قوم کو جمع کر کے تمہاری ہمدردی کو آیا۔

قریش نے کہا کہ تو نے سچ کہا، ہمیں تجھ پر کوئی بدگمانی نہیں ...... چنانچہ یہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! تو اپنی قوم کی شان وشوکت کو توڑنے کیلئے ایسے مخلوط لوگوں کو لایا ہے جو مشکل بننے پر تجھے چھوڑ دینگے۔

دھمکی سنئے قریش مکہ اپنے بچوں سمیت چیتے کی کھالیں پہن کر اللہ کو گواہ بنا کر مضبوط وعدوں اور پختہ ارادوں سے تیرے مقابلے میں نکل آئے ہیں کہ وہ تجھے اچانک زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحه ٣٢٤ و بخاري الشروط حديث ٢٧٣٢)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے بولے۔ "اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَنْکَشِفُ عَنْہُ" جا! لات کی غیر مختون جگہ چوس،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم نبی کریم ﷺ کو چھوڑ بھاگیں گے......؟ عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوقحافہ کا بیٹا...... عروہ نے کہا کہ اگر مجھ پر تیرا احسان نہ ہوتا تو میں تجھے مزہ چکھا دیتا۔(مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٣٢٤ و بخاری حدیث ٢٧٣٢)

مغیرہ کے جذبات عقیدت

عروہ نے کچھ کہنے کیلئے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو پکڑا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آپ کے سر کے پاس کھڑے تھے، ہاتھ میں لوہے کا ٹکڑا تھا وہ اس کے ہاتھ پر مارا، فرمایا اپنا ہاتھ پیچھے کر، رسول اللہ ﷺ کو تو چھو نہیں سکتا۔

عروہ نے کہا کہ افسوس! تو بڑا سخت زبان اور ٹیڑھا آدمی ہے...... نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تیرا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے......تو عروہ نے طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ او غدار! کل تک تو، تو بھی طہارت نہ جانتا تھا آج باتیں کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بھی پہلے سفیروں کی طرح یقین دلایا کہ کہ ہم لڑنے نہیں آئے۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٣٢٤)

عروہ نے صحابہ کی عقیدت دیکھی

عروہ نے صحابہ کرام کی رسول معظم ﷺ سے والہانہ عقیدت اور محبت دیکھی کہ آپ وضو کرتے ہیں کہ مستعمل پانی کو صحابہ ہاتھوں میں لیتے ہیں، آپ ﷺ تھوکتے ہیں تو صحابہ ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھوں پر تھوک لیتے ہیں...... اگر آپ ﷺ کا کوئی بال گرتا ہے تو صحابہ پکڑنے میں جلدی کرتے ہیں۔

عروہ قریش مکہ کے پاس پہنچا، کہا اے جماعت قریش! میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں بھی گیا، ان کی قومیں ان کی وہ عزت و احترام نہیں کرتے جو محمد ﷺ کی عزت احترام اس کے ساتھی کرتے ہیں۔ اب تم خود سوچ لو کہ محمد ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھی اس کو کبھی بھی اکیلا نہ چھوڑیں گے۔ (بخاری کتاب الشروط حدیث ۲۷۳۲)

سفیر اسلام خراش بن امیہ

نبی کریم ﷺ نے قریش مکہ کے پاس مذاکرات کیلئے حضرت خراش بن امیہ خزاعی رضی اللہ عنہ کو ثعلب نامی اونٹ پر بٹھا کر بھیجا، جب یہ مکہ داخل ہوئے تو کفار نے ان کے اونٹ کی کوچیں کاٹ دیں اور انہیں قتل کرنے لگے تو اَحَابِش نے انہیں چھڑایا اور یہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٣٢٤)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معذرت

پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معذرت کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں میرے قبیلہ بنو عدی میں سے کوئی بھی نہیں جو مجھے قریش سے چھڑائے کیونکہ مجھے قریش سے اسلئے خطرہ ہے کہ وہ مجھے جانتے ہیں کہ میں سب سے زیادہ ان کا دشمن ہوں۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ معزز عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٣٢٤)

سفیر اسلام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا تاکہ قریش کو خبر دیں کہ ہم لڑنے نہیں آئے صرف بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب مکہ پہنچے تو ابان بن سعید بن العاص سے ملاقات ہوئی۔ اس نے فوراً سواری سے اتر کر اپنے آگے عثمان کو بٹھایا اور اپنی نگرانی میں سرداران قریش کے پاس پہنچایا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام رسول ان تک پہنچائے...... انہوں نے کہا کہ "اِنْ شِئْتَ اَنْ تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ فَطُفْ بِہٖ" اگر چاہے تو، تو بیت اللہ کا طواف کر لے۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٣٢٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کی وفاداری

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ "مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ" جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کرینگے میں اس وقت تک طواف نہیں کرونگا۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحه ٣٢٥)

شہادت کی افواہ

قریش مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں ہی روک لیا تو نبی کریم ﷺ کے پاس شہادت کی افواہ پہنچی۔ (مسند احمد جلد ٤ صفحه ٣٢٥ سندهٔ صحيح)

عثمان کی طرف سے نبی کریم ﷺ نے بیعت کی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے (کفار کے عزائم لڑائی کو دیکھتے ہوئے صحابہ سے قتال کی بیعت کیلئے ایک درخت کے نیچے بلایا، تمام صحابہ نے بیعت کی) پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ "هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ" یہ عثمان کی بیعت ہے۔

(بخاری كتاب المناقب باب مناقب عثمان حديث ٣٦٩٨)

رضائے الٰہی کا سرٹیفکیٹ

جب صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو اللہ نے قرآن نازل فرما دیا۔

☆ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ (سورة الفتح ١٩)

اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا جنہوں نے ایک درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی، اللہ تعالیٰ نے بیرہی جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا اور ان پر اطمینان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عطا فرمائی۔

ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات

۹ ہجری شعبان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ ثانیہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول کا انتقال ہو گیا۔ (البدائیہ والنہائیہ جلد ۸ صفحہ ۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور موضوع روایات

اسلام عثمان

یزید بن رومان بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام کے پیچھے پیچھے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، آپ نے دونوں کو دعوت اسلام دی اور قرآن سنایا تو دونوں ایمان لے آئے۔ حضرت عثمان نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ان ہی دنوں سفر شام سے آیا ہوں۔ دوران سفر ہم معان اور الزرقاء کے درمیان ایک جگہ سوئے تو ایک آواز آئی کہ سونے والو! جلدی چلو مکہ میں محمد ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے۔ اب یہاں آ کر آپ کا اعلان نبوت سن لیا۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۵۵ سند میں محمد بن عمر واقدی کذاب متروک راوی ہے)

قبول اسلام پر تشدد

جب حضرت عثمان نے اسلام قبول کیا تو ان کے چچا حکم بن ابوالعاص نے انہیں رسیوں سے باندھا کہا، میں تجھے اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو اس نئے دین کو چھوڑ نہ دے، حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں کبھی بھی اس دین کو نہ چھوڑوں گا چچا نے ان کی دینی پختگی کو دیکھا تو انہیں چھوڑ دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۵۵ سند میں واقدی کذاب اور موسیٰ بن محمد بن ابراہیم منکر الحدیث راوی ہیں)

شادی کی خبر

حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں ایک دن کعبہ شریف کے پاس قریش کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والے نے مجھے بتایا کہ محمد ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کر دیا ہے، مجھے بہت صدمہ ہوا میں اپنے گھر گیا تو وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری والدہ اروٰی بنت کریز اور میری خالہ سُعدٰی بنت کریز مشہور کاہنہ بیٹھی تھیں۔

خالہ نے مجھے کہا کہ عثمان خوش ہو جا! تجھے تین مرتبہ تین تین خوشیاں نصیب ہونگی۔ پھر ایک اور ملے گی...... تیرے نکاح میں دنیا کے عظیم انسان کی خوبصورت کنواری بیٹی آئے گی۔ اس کے سبب تجھے شان ملے گی...... میں نے کہا کہ خالہ جس لڑکی کا تو ذکر کر رہی ہے اس کا نکاح تو ہو چکا ہے...... خالہ نے کہا کہ عثمان تو خوبصورت اور اچھی زبان والا شخص ہے۔

اسی نبی کو اللہ نے دین حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور اس کی اتباع کر...... حضرت عثمان کے پوچھنے پر خالہ نے بتایا کہ وہ محمد بن عبداللہ ہیں۔

پھر میں حیرانی کے عالم میں گھر سے باہر نکلا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! عثمان تو عقلمند ہو کر بھی حق اور باطل میں فرق نہیں کر رہا، پھر ابوبکر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے جس نے آپ کی گفتگو سن کر کلمہ پڑھ لیا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۳۵ صفحہ ۲۳ سند میں عبدالعزیز بن عمران کذاب متروک راوی ہے)

ابولہب کی بیٹوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کا نکاح

طبقات ابن سعد میں بغیر سند کے اور تاریخ دمشق اور البدایہ والنہایہ میں عبدالعزیز بن عمران کذاب متروک راوی کی سند سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح ابولہب کے بیٹوں سے ہوا تھا، پھر رخصتی سے پہلے طلاق ہو گئی۔ (تاریخ دمشق جلد ۳۵ صفحہ ۲۳)

ابولہب کے بیٹوں سے آپ کی بیٹیوں کا نکاح ہونا مجھے کافی کوشش کے باوجود کسی مستند کتاب سے صحیح سند سے نہیں ملا۔

آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ عثمان رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭

☆ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (سورۃ یوسف) (۱۱۱)

البتہ ان کے واقعات میں سمجھنے والوں کیلئے بہت سے سبق اور نصیحتیں ہیں۔

برادران اسلام معزز سامعین و سامعات

اللہ تعالیٰ نے جن مقدس شخصیات کی حیات مبارکہ کے سنہری لمحات اور حسین واقعات کو لوگوں کیلئے درس نصیحت بنایا۔ ان میں سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ قبل از اسلام بھی برائی سے نفرت...... نیکی پسند طبع رکھنے والے شخص تھے۔ قبول اسلام کے بعد صلہ رحمی ...... غلاموں کی آزادی ...... غرباء پروری...... خدمت خلق ......علم کو پھیلانے جیسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر مال خرچ کرکے فرائض و نوافل کی ادائیگی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس قدر مقبولیت اختیار کی کہ کئی مرتبہ زبان نبوت سے جنت کا ٹکٹ وصول کیا۔

مبشرہ ثلاثہ میں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے گھر سے وضو کیا...... ارادہ لئے نکلا کہ آج سارا دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہوں گا۔ مسجد نبوی پہنچا تو آپ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ادھر کو تشریف لے گئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قباء کے قریب بئرِ اُریس باغ میں داخل ہوئے ہیں...... میں باغ کے دروازہ پر بیٹھ گیا ...... جب آپ نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو بھی کر لیا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ پنڈلیاں کھولے کنویں میں پاؤں لٹکا کر کنویں کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں۔

میں واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا ...... دروازہ کھٹکا، میں نے کہا کہ کون......؟ آواز آئی میں ابوبکر ہوں، میں نے کہا کہ ٹھہریئے...... میں نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا۔ "اِئْذَنْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" انہیں بھی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو...... چنانچہ میں نے ابوبکر کو کہا کہ اندر تشریف لے جایئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف کنویں کے کنارے پنڈلیاں کھولے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔

پھر دوبارہ دروازہ کھٹکا، میں نے کہا کہ کون......؟ جواب آیا، عمر، میں نے کہا کہ ٹھہریئے، پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی...... فرمایا "اِئْذَنْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" انہیں بھی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو...... میں نے کہا کہ جناب تشریف لایئے، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام عرض کر کے آپ کے بائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔

پھر دروازہ کھٹکا، میں نے کہا کون؟ جواب آیا عثمان بن عفان، میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ٹھہریئے میں نے نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا "اِئْذَنْ لَہٗ وَ بَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ" انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور ایک مصیبت کی وجہ سے جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے کہا کہ اندر تشریف لائیے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو پہنچنے والی ایک مصیبت پر جنت کی بشارت سنائی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا حدیث ۳۶۷۴)

عشرہ مبشرہ میں سے ایک

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعْدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعِیْدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ اَبُوْعَبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَاحِ فِی الْجَنَّۃِ"

ابوبکر جنتی ...... عمر جنتی ...... عثمان جنتی ...... علی جنتی ...... طلحہ جنتی ...... زبیر جنتی ...... عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ...... سعد جنتی ...... سعید جنتی ...... ابوعبیدہ بن جراح جنتی رضی اللہ عنہم اجمعین

...... (ترمذی کتاب المناقب عناقب عبدالرحمن بن عوف حدیث نمبر ۳۷۴۷ و احمد جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ و طبرانی اوسط جلد ۲ صفحہ ۳۵۱ سندہٗ صحیح)

حیاء ایمان کا جز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان" حیاء ایمان کا جزو ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث ۲۴)

حیاءِ عثمان رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے مطابق حیاء کی دولت سے ایمان بڑھتا ہے۔ اور اس دولت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مالا مال کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے لیٹے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باجازت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اسی حالت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے رہے ...... پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ باجازت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اسی حالت میں آپ سے باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ "وَسَوَّى ثِيَابَهُ" اپنے کپڑے درست کیے۔ (اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی فرمایا۔ اِجْمَعِيْ عَلَيْكَ ثِيَابَكِ تو بھی اپنے اوپر کپڑے سنوار لے)

جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ جب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آئے تو آپ جناب اسی حالت میں رہے۔ لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑے درست کیے۔ پھر فرمایا "اَلَا اَسْتَحِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنَ الْمَلٰئِكَةُ" میں اس شخص سے شرم کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل عثمان بن عفان حدیث ۲۴۰۲-۲۴۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی عرض کیا کہ "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ" اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ آپ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کیلئے نہیں گھبرائے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے گھبرا گئے۔ آپ نے فرمایا کہ "اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ" عثمان بڑا شرمیلا حیا والا آدمی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈرا کہ اگر میں نے ایسی حالت میں بلایا تو وہ جس مقصد کیلئے آیا ہے، شاید وہ شرم و حیاء کے سبب بات بھی نہ کر سکے۔) (مسلم حدیث نمبر ۲۴۰۲)

سب سے زیادہ حیاوالے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَرْحَمُ أُمَّتِیْ بِأُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیٌّ وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ" میری امت میں سے میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ...... سب سے زیادہ حیاء والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ...... حرام و حلال کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں...... وراثت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ...... سب سے بڑے قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں...... ہر امت کا ایک امین تھا، اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فضائل معاذ بن جبل حدیث ۳۷۹۰ و ابن ماجہ و مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸۱ سندہٗ صحیح)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حیاء کا یہ عالم تھا کہ جب اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے غسل کیلئے کپڑے اتارتے تو شرم و حیاء کی وجہ سے کھڑے نہ ہوتے، (بلکہ بیٹھ کر ہی غسل کرتے)۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۷۳ سند کے تمام راوی ثقہ ہیں)

شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع اسلام توں ہی کلمہ پکاریا
دولت توحید نال سینے تائیں ٹھاریا
دنیا نوں وی دتا اے توحید دا پیغام
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
نیکیاں نوں دن رات رہندے سی ٹٹولدے
رب دی رضا والے باب سی کھولدے
زبان اتوں بولدے سی مِٹھی مِٹھی کلام
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
فرض نوافل نالے تہجد سی اداوندے
صلہ رحمی ہر دم کر دے کراوندے
کردے سی زیادہ تلاوت قرآن
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
اللہ تے رسول نوں پسند ایہنا آیا سی
بیٹیاں دا رشتہ سوہنے نبی نے عطایا سی
دامادیٔ رسول نال ہور ودھ گئی اے شان
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاء والی سوہنے دتی آپ گواہی اے
امت وچوں ودھ دولت حیا والی پائی اے
سخاوت دا دریا تے صداقت دا نشان
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
سخاوت دے دریا وچ چھالاں سی مار دے
نبی دے اشارے تے مال و زر وار دے
خرید لیا جنت ابن عفان
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
عثمان تاہیں نبی سوہنے جنتی فرمایا اے
شکیاں نوں پھر بھی یقین ناہیں آیا اے
اللہ دیوے شکیاں نوں یقین تے ایمان
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان
ضداں تے تعصباں نوں چھڈ کے ٹٹولو جی
اللہ کولوں ڈر کے حق سچ بولو جی
کیا حدیث تے قرآن نہیں کردا بیان
شرافت دا خزانہ تے حیاء دی او کان
نبی دا چہیتا ہے جے سخی عثمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخاوت عثمان رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی حلال کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیکر صدقہ دینے والے کیلئے پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے جانور کے بچے کو پالتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ صدقہ کی کھجور پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب ۱٤۱۰)

حضرات: ایک کھجور صدقہ کا اتنا ثواب ہے، آیئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا اندازہ کیجئے۔

مسجد نبوی کی تعمیر

حضرت ثمامہ بن حزن القشیری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دوران بلوائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ "أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بَأَهْلِهِ" جب مسجد نمازیوں سے تنگ ہو گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "مَن يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلَ فُلَانٍ فَيَزِيْدَ هَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ" جو شخص فلاں خاندان سے جگہ خرید کر مسجد کو وسیع کر دے تو اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ہوگا تو میں نے وہ جگہ اپنے ذاتی مال سے خریدی۔ (ترمذی مناقب عثمان حدیث ۳۷۰۳ و نسائی حدیث ۳٦۰۸ و سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ٦ صفحہ ١٦٨ سندہٗ حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مقام عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو کر مدینہ کو چلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن حاطب! جب تو مدینہ پہنچے اور لوگ تجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے سوال کریں تو کہنا کہ اللہ کی قسم! حضرت عثمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ کے یوں ارشاد فرمایا۔

☆وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ (سورة المائدة)

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، پھر تقویٰ اختیار کیا، اور پھر ایمان لائے اور پھر تقویٰ اختیار کیا اور خوب نیکیاں کیں، اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو پسند فرماتے ہیں۔“ (مستدرك حاكم جلد ۳ صفحه ۱۰۳ و فضائل الصحابه لاحمد بن حنبل حديث ٤٧٠ سندهٗ صحيح)

جاں مسجد دی جگہ ہوئی قلیل اے
فراخی لئی آقا نے کیتی اپیل نے
مسجد نال لگدی جگہ پئی دکاوے
خرید کے لیھوں جو مسجد چ پاوے
بدلہ اس نوں اللہ ہی دوے گا
کہ جنت چ سوہنا ٹکانہ لوے گا
خرید لئی جگہ ابن عفان ایں
مسجد چ شامل دا کیتا اعلان ایں

غزوہ تبوک میں مالی تعاون

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دوان بلوائیوں سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”مَن يُّنفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذَالِكَ الْجَيْشَ“ کون ہے جو مال خرچ کر کے اللہ کے ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول ہو جائے، لوگ محنت مشقت کرنے والے تنگ دست تھے تو یہ لشکر میں نے تیار کیا۔ (ترمذی مناقب عثمان حدیث ۳۶۹۹ و نسائی کتاب الاحباس باب وقف المساجد حدیث ۳۶۰۹ و مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹ و سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ صفحہ ۱۶۸ سندہٗ صحیح)

کتنا مال دیا......؟

حضرت عبدالرحمٰن بن سمیرہ بیان کرتے ہیں کہ "جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِيْ حِجْرِهٖ" غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار اپنی آستین میں چھپا کر لائے اور نبی ﷺ کی جھولی میں بکھیر دیئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا "يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ" آپ ﷺ نے دیناروں کو اپنی جھولی میں الٹاتے پلٹاتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہ دیگا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان و مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۶۳ سندہٗ حسن)

غزوہ تبوک دی جاں ہوئی تیاری
ہوئی تنگی غریبی مسلماناں تے طاری
اپیل سوہنے پیغمبر چندے دی کیتی
تاں سخاوت دی عثمان نیت نیتی
گھروں ہو کے عثمان تیار آئے
ہزار آقا دی جھولی دینار پائے
بار بار آقا جھولی ہلاون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان دے بارے خبراں سناون
اج تو بعد عثمان عمل جو بھی کماوے
کوئی نقصان نہ کسے عملوں بھی پاوے

عثمان ہدایت پر

حضرت مُرّہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ فتنے قریب ہیں، اسی دوران ایک شخص چادر سے منہ لپیٹے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ "هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ"

یہ شخص فتنوں کے وقت ہدایت پر ہوگا میں نے کھڑے ہوکر دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ "فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتَ هٰذَا" تو میں نے حضرت عثمان کے چہرہ کو آپ کی طرف کیا اور پوچھا یہ شخص ہے؟ فرمایا...... ہاں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان حدیث ۳۷۰٤ سندہٗ حسن)

قبر کی فکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی...... ان سے کہا گیا کہ جناب آپ کے سامنے جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا جائے تو آپ اتنا نہیں روتے جتنا قبر کے تذکرہ سے روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے، جو شخص اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں آسان ہونگی۔ اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد والی گھاٹیاں اس سے بھی زیادہ دشوار ہونگی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ میں نے قبر سے زیادہ کوئی منظر وحشت ناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی ابواب الزھد باب فی ذکر الموت و ابن ماجه و مسند احمد جلد ۱ صفحه ۶۳ سندهٗ حسن)

ضعیف اور موضوع روایات

غزوہ تبوک کے موقع پر نو سو اونٹ گھوڑے

نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر چندہ کا اعلان فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ سازوسامان سمیت ایک سو اونٹ ...... پھر دو سو اور پھر تین سو اور ...... کل چھ سو کا اعلان کیا۔ (ترمذی کتاب المناقب و طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحه ۷۸ سند میں ابوطلحہ فرقد مجہول راوی ہے۔)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

☆ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ○

(سورة الحجر ٤٧)

"ان کے سینے میں جو رنجش تھی، ہم سب نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے۔"

سامعین حضرات: اس آیت کریمہ میں جنتی لوگوں کی صفات بیان ہو رہی ہیں، اس آیت کے مصداق سب سے زیادہ اصحاب رسول ہیں۔ میں انہیں صحابہ میں سے ایک عظیم شخصیت کی آج انشاء اللہ شہادت عرض کرونگا۔ وہ عظیم شخصیت کون ہیں؟

پیکر صبر و وفا .... خزانہ شرم و حیاء

جبل استقامت .... مثالی دیانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داماد رسول ....عنداللہ مقبول

جامع القرآن ....نمونہ ایمان

عظیم انسان ....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

مذکورہ آیت کے مصداق

حضرت عنزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خورنق محل میں تخت پر بیٹھے دیکھا، ان کے پاس حضرت ابان بن عثمان بھی بیٹھے ہوئے تھے، جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور آپ کے باپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ان لوگوں کے ہمراہ ہونگے جن کے بارے میں اللہ کے قرآن مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (مستدرك حاكم جلد ۳ صفحه ۱۰۵ رجاله ثقات)

شہادت عثمان بزبان نبی سلطان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ...... حضرت ابوبکر ...... حضرت عمر...... حضرت عثمان ...... حضرت علی...... حضرت طلحہ ...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے، پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ" اے پہاڑ! سکون کر، تجھ پر ایک نبی...... ایک صدیق...... اور کچھ شہید ہیں۔

(مسلم فضائل صحابه فضائل طلحه و زبير حديث ۲٤۱۷)

دوسری گواہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ...... ابوبکر ...... عمر...... عثمان...... رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے تو پہاڑ ہلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا "اُثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ" اے احد! ٹھہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا...... تجھ پر اور تو کوئی نہیں، ایک نبی ...... ایک صدیق ...... اور دو شہید ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب مناقب عمر حدیث ۳٦٨٤)

شہادت برحق

ان دو حدیثوں سے نبوی پیشین گوئی کے مطابق شہادت برحق ثابت ہوئی۔

پیشین گوئی مظلومانہ شہادت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ "يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانِ" ان فتنوں میں عثمان کو مظلومانہ طور پر شہید کیا جائے گا۔(ترمذی کتاب المناقب باب کنا نقول ابوبکر و عمر و عثمان حدیث ۳۷۰۸ سندہٗ حسن)

خلافت عثمانی کا دور

۲۴ھ شروع میں حضرت عثمانؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔

(مستدرك حاکم جلد ۳ صفحہ ۹۷)

۲۵ھ میں فتوحات روم کا آغاز ہوا۔

۲٦ھ میں مسجد الحرام کو وسعت دی گئی۔

۲۷ھ میں افریقہ......اندلس ...... جزیرہ قبرص...... روڈس فتح ہوئے۔

۲۸ھ حضرت نائلہ بنت فرافصہ سے نکاح کیا اور الزوراء مقام میں اپنا ایک مکان بنایا۔

۲۹ھ فارس فتح ہوا...... مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔

۳۰ھ طبرستان کی فتح ہوئی۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ تا صفحہ ٦۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی دوسری اذان

حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان جب امام منبر پر بیٹھتا تو پڑھی جاتی۔ پھر حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو انہوں نے تیسری اذان مدینہ منورہ کے بازار میں مقام زوراء پر کہلوائی۔ (بخاری کتاب الجمعه باب الآذان یوم الجمعه ۹۱۲)

تیسری اذان

نبی کریم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں تھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ سے کچھ پہلے تیسری اذان مسجد میں نہیں بلکہ بازار میں زوراء کے مقام پر کہلوائی۔

قرأت قرآن کو جمع کیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عرض کیا کہ مسلمانوں میں قرأت قرآن کا مسئلہ حل کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ امت یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کا شکار ہو جائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے قرآن پاک کا وہ نسخہ منگوایا جو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جمع کیا تھا۔ حضرت زید بن ثابت ...... عبداللہ بن زبیر ...... سعید بن عاص ...... عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اس نسخہ کی نقلیں اتاریں اور مختلف علاقوں میں بھجوا دیں۔ اور اس کے علاوہ دوسرے قرآنوں کے نسخے جلا دیں۔

(بخاری مناقب فضائل القرآن باب جمع القرآن ٤٩٨٧)

تیس ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم کارنامہ تھا کہ مختلف علاقوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی مختلف قرأتوں کا اختلاف بڑھتا جا رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ اختلاف ختم کیا، اس لئے آپ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

انگوٹھی کی گمشدگی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطوط پر مہر لگانے کیلئے) چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں تین سطریں منقش کروائیں، پہلی سطر میں محمد...... دوسری میں رسول ...... اور تیسری میں اللہ...... پھر فرمایا اب کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی میں نہ کھدوائے۔

(بخاری کتاب اللباس باب لا ینقش علی خاتمه حدیث ۷۸-۵۸۷۷)

یہ انگوٹھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے پاس رہی...... آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں ...... عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں، پھر یہی انگوٹھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی..... تیس ہجری میں آپ اریس کنویں پر حصول ٹھنڈ کیلئے بیٹھے ہوئے انگوٹھی کو نکال کر الٹنے پلٹنے لگے...... اچانک انگوٹھی کنویں میں گر گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسلسل تین دن تک آپ کے ساتھ انگوٹھی تلاش کرتے رہے لیکن انگوٹھی نہ ملی۔

(بخاری کتاب اللباس باب هل یجعل نقش الخاتم ثلاثة اسطر حدیث ۸۸۷۹)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس انگوٹھی میں (گویا کہ) سلیمانی انگوٹھی کی برکات تھیں کہ گم ہوتے ہی فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔

عبداللہ بن سباء کی آمد

جب مسلمان یہود و نصاریٰ پر غالب آئے تو یہود نے سوچا کہ ہم مسلمانوں کا مقابلہ جنگ و جدل سے نہیں کر سکتے...... مسلم طاقت کو کمزور کرنے کا ایک ہی طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ان میں اختلافات ڈال کر آپس میں لڑا دیا جائے۔ چنانچہ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے یمن کے شہر صنعاء کا باشندہ عبداللہ بن سبا بِابن السوداء خلافت عثمانی میں ظاہری مسلمان بن کر حجاز آیا۔

حجاز میں ابھی بہت سے صحابہ حیات تھے...... یہاں سے اپنے منصوبہ کی کامیابی میں مایوسی نظر آئی تو پھر...... بصرہ...... پھر کوفہ...... پھر شام...... پھر مصر پہنچا۔ تمام شہروں میں اپنی تحریک کے آدمی تیار کرتا گیا...... اس کے تیار کردہ لوگ مصر سے پہلے اپنے اپنے محلوں سے ۳۵ھ موسم حج کے بہانہ نکلے اور مدینہ پہنچے۔

مصری وفد کی آمد

حضرت ابوسعید مولیٰ ابوالسید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ مصری وفد مدینہ میں آیا ہے...... آپ اس وقت مدینہ سے باہر ایک بستی میں تھے...... وہ لوگ وہیں آپ کے پاس پہنچ گئے...... آپ بھی یہی چاہتے تھے کہ مدینہ سے باہر ہی ملاقات ہو جائے...... کہنے لگے کہ قرآن پاک منگواؤ اور سورۃ یونس پڑھو...... آپ پڑھنے لگے، جب یہ آیت پڑھی

☆قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ○ (سورۃ یونس ۵۹)

’’آپ کہیے! یہ تو بتاؤ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق بھیجا تھا تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حصہ حلال قرار دیدیا۔ یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔‘‘

کہنے لگے بس ٹھہر جاؤ، یہ بتاؤ کیا تمہیں اللہ نے اجازت دی کہ تم چراگاہ کو محفوظ کر لو...... فرمایا اس بات کو چھوڑو، یہ آیت ایسے موقعہ پر نازل نہیں ہوتی...... چراگاہوں کی یہ بات ہے کہ مجھ سے قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چراگاہ محفوظ کی...... میرے دور میں صدقہ کے اونٹوں میں اضافہ ہوا تو میں نے چراگاہ میں اضافہ کر دیا...... وہ ایک ایک آیت کے ساتھ اعتراض کرتے گئے آپ جواب دیتے گئے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ سے مضبوط معاہدے کرنا چاہتے ہیں......۔

شرائط عثمانی: کہ تم بغاوت نہ کرو گے...... اور جماعت سے علیحدہ نہیں ہو نگے۔

مصری وفد کی شرائط: اہل مدینہ عطیات نہ لیں ...... یہ مال غنیمت صرف انہیں ملے جو اس کے حصول کی خاطر لڑے یا نبی کریم ﷺ کے بزرگ صحابہ کو ملے۔

پس وہ راضی ہو گئے اور آپ کے ساتھ شہر تک آئے ...... آپ نے ان کی موجودگی میں لوگوں کو خطاب کیا کہ جن کی زمین ہے وہ کھیتی باڑی کریں...... جن کے مال مویشی ہیں وہ انہیں چرائیں اور دودھ دھوئیں (غنیمت یا خمس وغیر) صرف مجاہدین اور شیوخ صحابہ کو ملے گا۔ لوگوں نے اس کا غصہ کیا کہ یہ بنو امیہ کا کوئی منصوبہ ہے۔

مصری وفد کی واپسی

مصری لوگ مطمئن ہو کر واپس ہوئے تو راستہ میں اچانک ایک سوار سامنے سے گزرا...... پھر وہ ان سے آگے نکل گیا...... پھر وہ ان کی طرف لوٹا ...... پھر جدا ہوا، اور انہیں گالیاں دینے لگا ...... انہوں نے کہا کہ ہم تجھے کچھ نہیں کہتے لیکن یہ بتا تجھے کیا ہوا اور تو کون ہے؟ کہنے لگا کہ میں امیر المؤمنین کا قاصد ہوں اور مصری گورنر کے پاس جا رہا ہوں۔ انہوں نے اس کی تلاشی لی تو اس کے پاس سے ایک خط برآمد ہوا جو عثمان کی طرف سے لکھا ہوا تھا، مہر بھی عثمان کی لگی ہے، اس میں مصری گورنر کو حکم لکھا کہ وہ انہیں قتل کر دے...... یا سولی چڑھا دے...... یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے...... مصری وفد پھر واپس مدینہ آ گیا ...... حضرت علیؓ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آئے، کہا کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ جو اللہ کے دشمن عثمان نے ہمارے بارے میں عامل مصر کو خط لکھا...... اب تو اللہ نے اس کا خون حلال کر دیا ہے۔ آپ ہمارے ساتھ عثمان کے پاس چلیں ...... آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے کہا "فَلِمَ كَتَبْتَ اِلَيْنَا" پھر آپ نے ہماری طرف (اپنی حمایت اور بغاوت عثمان کیلئے) خط کیوں لکھے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ "وَاللهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ" اللہ کی قسم! میں نے تو تمہاری طرف کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے کیا تم اس شخص کی ہمدردی میں لڑتے ہو......؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ (ان کے عزائم کا اندازہ لگاتے ہوئے) مدینہ سے باہر ایک بستی میں چلے گئے۔ (ابن حبان جلد ۲ صفحہ ۳۶ و فضائل صحابہ جلد ۱ صفحہ ۴۷۰ اسنادہٗ حسن)

محاصرہ

یہ سب حضرت عثمان کے پاس گئے اور خط کے بارے پوچھا...... آپ نے فرمایا کہ دو باتیں ہیں...... یا دو مسلم آدمی مجھ پر تحقیق کیلئے قائم کر دو ...... یا مجھ سے اللہ کی ذات کی قسم لے لو جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں...... میں نے یہ خط نہیں لکھا، نہ لکھوایا...... نہ مجھے اس کا علم ہے۔

یہ تم بھی جانتے ہوئے کہ خط کسی کی طرف سے لکھوایا جا سکتا ہے اور مہر جیسی مہر بھی بن سکتی ہے...... انہوں نے یہ سب وعدے معاہدے توڑتے ہوئے کہا کہ اب تیرا خون اللہ نے حلال کر دیا یعنی تجھے قتل کرنا جائز ہے...... پھر انہوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا۔ (صحیح ابن حبان جلد ۱۰ صفحہ ۳۶ حدیث ۶۹۹۰، و فضائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ الاحمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ٤٧٠ و مستدرك حاكم و سنن الكبرىٰ و تاريخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٥٥)

خط ایک پلاننگ تھی

قاصد کا قافلہ سے کبھی ملنا، کبھی آگے بڑھنا، پھر بلاوجہ انہیں گالیاں دینا...... واضح ثبوت ہے کہ حضرت عثمان کی طرف سے خط لکھنا ...... مہر عثمانی جیسی مہر لگانا، یہ ایک پلاننگ تھی...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ایک منصوبہ تھا...... کیونکہ اگر حضرت عثمان نے قاصد کو خط دیکر روانہ کیا تھا...... تو اسے بار بار قافلے سے ملنے اور انہیں گالیاں دینے کی ضرورت کیا تھی؟ اس کو تو چاہئے تھا کہ وہ قافلے سے نظر بچا کے نکلے اور ان سے پہلے مصر پہنچتا۔

دوسرے کی طرف سے خطوط

کسی دوسرے کی طرف سے خط لکھنا کوئی بعید نہیں، مذکورہ روایت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ باغیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ نہیں چلتے تو ہمیں یہاں آنے کے خطوط کیوں لکھے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کیا کیونکہ آپ نے ان کی طرف سے کوئی خط لکھا ہی نہ تھا......۔

جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جعلی خط لکھے، اب انہوں نے ہی حضرت عثمان کی طرف سے فتنہ برپا کرنے کیلئے خط لکھا۔

مصلےٰ امامت پر قبضہ

حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار حضرت عثمان کے پاس محاصرہ کے دوران گئے عرض کیا۔ "اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ"

عام مسلمانوں کے تو آپ ہی امام ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ آپ مصیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں "وَيُصَلِّيَ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ"

اور ہمیں امام فتنہ (کنانہ بن بشیر) باغی نماز پڑھاتا ہے، ہم اس کے پیچھے نماز پڑھنا بڑا حرج جانتے ہیں...... فرمایا لوگوں کے اعمال سے نماز ہی تو سب سے اچھا عمل ہے...... جب وہ اچھا کام کریں تو ان کے ساتھ رہو...... جب برا کام کریں تو ان سے علیحدہ ہو جاؤ۔ (بخاری کتاب الآذان باب امامة المفتون حدیث ٦١٥)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوران محاصرہ مجھ سے پوچھا کہ مغیرہ بن اخنس کے مشورہ کے سبب تمہارا کیا خیال ہے...... عرض کیا، مغیرہ نے کیا مشورہ دیا...... فرمایا اس نے کہا کہ یہ بلوائی آپ کو خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں...... اگر آپ مستعفی ہو جائیں تو یہ آپ کو چھوڑ دیں گے وگرنہ آپ کو قتل کر دینگے۔

ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا...... اگر آپ ان کے کہنے سے مستعفی ہو جائیں تو کیا آپ ہمیشہ کیلئے دنیا میں چھوڑ دیئے جائیں گے...... فرمایا نہیں۔

میں نے پھر عرض کیا کیا وہ لوگ جنت، دوزخ کے مالک ہیں؟ فرمایا نہیں۔
میں نے پھر عرض کیا کہ اگر آپ مستعفی نہ ہوں تو وہ آپ کے قتل سے زیادہ بھی کچھ کر سکیں گے؟ فرمایا نہیں۔

عرض کیا پھر مناسب نہیں کہ آپ لوگوں کی ناراضگی سے خلیفہ کے عہدہ سے مستعفی ہونے کا طریقہ رائج کریں...... آپ وہ قمیص نہ اتاریں جو اللہ نے آپ کو پہنائی ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد ٣ صفحہ ٦٦ و فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل جلد ١ صفحہ ٤٧٣ سندهٗ صحیح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ نبوی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی معظم ﷺ جس مرض میں فوت ہوئے، اس مرض کے ایام میں آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ میرے پاس میرے بعض ساتھی ہوتے...... میں نے عرض کیا کیا ابوبکر کو بلائیں، آپ خاموش رہے...... میں نے پھر عرض کیا ،کیا عمر کو بلائیں، آپ خاموش رہے۔ میں نے پھر عرض کیا عثمان کو بلائیں، فرمایا ہاں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلائے گئے تو آپ نے ان سے خلوت میں بات کی "وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ" اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا۔

حضرت ابوسہلہ مولیٰ عثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونے کے دوران بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے جس حال کا وعدہ لیا ہے "وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ" میں اس پر صبر کروں گا پھر لوگوں نے صبر عثمان دیکھا۔

(ابن ماجه فضائل صحابه باب فضل عثمان سندهٗ صحيح)

عہد کیا تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے عثمان "اِنَّهُ لَعَلَ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ" یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک (خلافت کی) قمیص پہنائے گا اور لوگ تجھے اس قمیص کو اتارنے پر مجبور کر دینگے تو تم ان کے مجبور کرنے پر وہ قمیص نہ اتارنا۔

(ترمذی كتاب المناقب باب مناقب عثمان حديث ۳۷۰۵ و ابن ماجه فضائل صحابه حديث ۱۰۵ و فضائل صحابه لاحمد بن حنبل جلد ۱ صفحه ٤٥۳ رقم نمبر ٤٥۳ و مستدرك حاكم و طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحه ٦٦ اسنادهٗ صحيح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین صورتوں میں قتل جائز

حضرت ابوامامہ اسعد بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ محصور ہوئے تو ہم آپ کے پاس تھے، گھر میں داخلے کا ایک راستہ تھا، اس میں داخل ہونے والا مدینہ کی بلاط نامی جگہ سے بولنے والے افراد کی آوازیں سن سکتا تھا...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ داخل ہوئے پھر باہر آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا...... فرمایا (باغی) تو مجھے قتل کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے، ہم نے عرض کیا کہ "یَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ"

اے امیر المؤمنین! ان سے اللہ ہی آپ کو کافی ہوگا...... آپ نے فرمایا بھلا وہ مجھے قتل کیوں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا کہ "لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ...... کُفْرٌ بَعْدَ اِسْلَامٍ......اَوْزِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ...... اَوْ قَتْلَ نَفْسٍ بِغَیْرِ نَفْسٍ"

صرف تین وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر کسی مسلمان کا قتل جائز ہوتا ہے (۱) اسلام کے بعد کفر کرے، یعنی مرتد ہو جائے...... (۲) شادی شدہ زنا کرے...... (۳) کسی جان کو ناحق قتل کرے...... اللہ کی قسم میں نے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی کبھی زنا نہیں کیا...... جب سے اللہ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا ہے میں نے دین بدلنے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں، میں نے کبھی کسی کو ناحق قتل بھی نہیں کیا۔ (ترمذی و ابوداؤد کتاب الدیات باب الامام یامر بالعفو فی الدام حدیث ٤٥٠٢ والنسائی و مسند احمد جلد ١ صفحه ٦١ اسنادہٗ صحیح)

انصار نے لڑنے کی اجازت مانگی

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس دو مرتبہ عرض کی کہ آپ کے دروازے پر انصار آئے ہیں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اللہ کیلئے آپ کی مدد کریں یعنی ان باغیوں سے لڑیں...... صبر کے پیکر جناب عثمان نے فرمایا کہ میں خون ریزی نہیں چاہتا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۷۰ سندہٗ صحیح)

امن کا پیکر صابر...... عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کے پاس مکان میں ایسی جماعت موجود ہے جس کی اللہ کی مدد سے تائید کی گئی ہے۔ مجھے اجازت دو میں باغیوں سے جنگ کروں...... فرمایا میں تمہیں اللہ کی مدد سے قسم دیتا ہوں کہ تم کسی آدمی کا خون نہ بہاؤ یعنی کسی کو قتل نہ کرنا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۷۰ سندہٗ صحیح)

کھڑکی سے خطاب

حضرت ابویعلی الکندی تابعی فرماتے ہیں کہ میں محاصرہ کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے کھڑکی سے سر نکال کر فرمایا کہ لوگو! مجھے قتل نہ کرو (بلکہ جو تم نے کیا ہے اس کی) مجھ سے معافی مانگو...... اگر تم نے مجھے قتل کیا تو تم کبھی سب مل کر نماز نہیں پڑھو گے...... مل کر دشمن سے جہاد نہ کر سکو گے...... تم آپس میں ایک دوسرے کے (دشمن) ہو جاؤ گے...... پھر یہ آیت پڑھی۔

☆يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ (سورۃ الھود ۸۸)

”اے قوم! کہیں میری مخالفت تم کو قوم نوح...... قوم ہود...... قوم صالح کی طرح عذابوں کا مستحق نہ بنا دے اور قوم لوط کا زمانہ بھی تم سے دور نہیں۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے، عرض کیا جو آپ نے ان کو فرما دیا ہے اتمام حجت کیلئے کافی ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۷۱ سندہٗ صحیح)

چھت سے باغیوں کو خطاب

حضرت ثمامہ بن قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دن موجود تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر چڑھے اور مکان کے قریب جمع لوگوں سے پوچھا کہ "اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ" میں تم کو اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ جب مدینہ تشریف لائے تو بئر رومہ کے علاوہ کوئی پانی میٹھا نہ تھا، رسول اللہ نے فرمایا کہ جو آدمی بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کو وقف کر دے خود بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی بھرے تو اسے جنت میں اس سے بہتر پانی ملے گا۔

"فَاشْتَرَيْتُ مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ" میں نے اپنے ذاتی مال سے کنواں خریدا اور آج تم نے اس کے پانی سے مجھ کو روک دیا ہے۔ حتیٰ کہ میں سمندر کا (کڑوا) پانی پی رہا ہوں...... انہوں نے کہا کہ "اَللّٰهُمَّ نَعَمْ" اے اللہ! بات تو درست ہے۔

دوسرا سوال: "اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ" میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جب مسجد کی جگہ نمازیوں کیلیئے تنگ ہو گئی ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی فلاں قبیلہ کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بہتر پلاٹ دیگا۔"فَاشْتَرَيْتُ مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنَ"میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کیا، تم آج مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے سے روکتے ہو...... سب نے کہا کہ "اَللّٰهُمَّ نَعَمْ" بالکل ٹھیک۔

تیسرا اعلان: فرمایا "اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِن مَّالِيْ......"

میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ جیش عسرہ یعنی لشکر تبوک کی تیاری، میں نے اپنے مال سے کی تھی، سب نے کہا ٹھیک ہے۔

چوتھا اعلان: "هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ مَكَّةَ وَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ وَاَنَا......"میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے کہ مکہ مکرمہ میں ثبیر نامی پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ چڑھے، آپ کے ساتھ ابوبکر...... عمر...... اور میں تھا، پہاڑ ہلنے لگا حتیٰ کہ اس کے پتھر گرنے لگے آپ ﷺ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مارا، فرمایا۔ "اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ......"ثبیر، ٹھہر جا...... سکون کر، تجھ پر ایک اللہ کا نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں...... انہوں نے کہا ٹھیک ہے...... پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ...... "اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ......"اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان حدیث ۳۷۰۳ والنسائی کتاب الاحباس باب وقف المسجد و مسند احمد جلد ۱ صفحه ۷٤ والاحادیث المختاره للمقدسی جلد ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ٤٤٧ و صحیح ابن حبان خزیمہ جلد ٤ صفحہ ١٢١ اسنادہٗ صحیح وبالااختصار تعلیقا صحیح بخاری کتاب الوصایا باب اذا وقف ارضا او بئرا او اشترط لنفسه ......الخ)

مجمع پر خطاب کا اثر

حضرت ابو سعید مولا ابو اُسَید انصاری جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خطاب فرمایا تو لوگوں پر اس کا اس قدر اثر ہوا کہ لوگ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ امیر المؤمنین سے نرمی کرو...... امیر المؤمنین سے نرمی کرو...... اسی دن یا دوسرے دن اشتر نخعی کھڑا ہوا، خطاب کیا کہ شاید عثمان نے میرے اور تمہارے ساتھ کوئی مکر کیا ہے؟ پھر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف) لوگوں کو ورغلانے لگا...... اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر دوبارہ چھت پر چڑھ کر خطاب کیا لیکن اب لوگوں نے کوئی اثر قبول نہ کیا۔(صحیح ابن حبان جلد ١٠ صفحہ ٣٦ حدیث ٦٨٨٠ و فضائل صحابہ جلد ١ صفحہ ٤٧٠ اسنادہٗ حسن)

زیارت نبوی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے عثمان! آج رات روزہ ہمارے پاس افطار کرنا...... تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن پاک سامنے رکھ کر پڑھنے لگے۔

(ابن حبان جلد ١ صفحہ ٣٦ و فضائل صحابہ جلد ١ صفحہ ٤٧٠)

شہادت

آپ کے پاس ایک آدمی آیا، آپ نے فرمایا کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب ہے تو وہ آدمی چلا گیا...... پھر ایک اور آدمی آیا، آپ نے اسے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور قرآن مجید کا نسخہ آپ کے سامنے تھا اس نے آپ پر تلوار کا وار کیا تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا، تلوار نے ہاتھ کاٹ دیا، پھر کنانہ بن بشر اَلتَّجِیْبِیْ نے آپ کو تیر کا پھل مارا جس سے آپ کا خون فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ آیت پر بہنے لگا، پھر آپ شہید کر دیئے گئے۔ (صحیح ابن حبان جلد ۱۰ صفحہ ۳۶ حدیث ٦٨٨٠ و فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ٤٧٠ حدیث ٧٦٥ اسنادہٗ حسن)

یوم شہادت ۱۲-ذوالحجہ

حضرت ابوعثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ ”اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قُتِلَ فِیْ اَوْسَطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ......“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایام تشریق کے درمیانے دن یعنی ۱۲ ذوالحجہ کو شہید کئے گئے۔ (معجم طبرانی کبیر جلد ۱ صفحہ ٧٧ و مسند احمد جلد ۱ صفحہ ٤٧ سندہٗ صحیح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور من گھڑت روایات

قافلوں کی روانگی:

شوال ۳۵ ہجری میں حج کے بہانہ چھوٹے گروہوں کی شکل میں مصر سے عبدالرحمٰن بن عدیس کنانہ بن بشیر...... عروہ بن اللیثی ...... سودان بن عمران...... اشتر نخعی کی قیادت میں لوگ نکلے، بصرہ سے حکیم بن جبلہ...... بشر بن شُریح...... حرقوص بن زہیر کی قیادت میں...... کوفہ سے بھی اسی طرح نکلے اور مدینہ سے باہر مختلف مقامات پر پڑاؤ ڈالے، حضرت علی...... طلحہ...... زبیر سے مذاکرات کے بعد واپس ہوئے...... پھر چند دنوں بعد تینوں قافلے مدینہ آگئے اور حضرت عثمان کا محاصرہ کر لیا...... کہا کہ ہمیں مصر کے راستہ میں ہی ایک قاصد سے خط ملا جو عثمان کی طرف سے حاکم مصر کے نام تھا...... اوپر مہر عثمان کی...... غلام عثمان کا...... اونٹ بیت المال کا...... خط میں ہمارے قتل کا حکم تھا، ہم اس لئے واپس آئے ہیں۔ حضرت علی نے بصریوں اور کوفیوں سے پوچھا کہ تم واپس کیوں آئے جب کہ تمہارے راستے الگ الگ ہیں، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ خط ملا ہے، کہا کہ کچھ بھی ہو، ہم عثمان کو قتل کرینگے۔

اسی حالت میں آپ کچھ دن نماز پڑھاتے رہے، آپ جمعہ پڑھا رہے تھے کہ درمیان جمعہ باغیوں نے اعتراضات کرنے شروع کیے حتیٰ کہ آپ کو کنکریاں مارنے لگے، آپ بے ہوش ہو کر منبر سے گر گئے...... لوگوں نے آپ کو اٹھا کر گھر پہنچا دیا۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٥٢ تا ٦٥٤ سند میں سیف بن عمر ضعیف راوی ہے)

عصا کو توڑا:

عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہین کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصائے نبوی پر ٹیک لگا کر خطبہ دے رہے ہیں...... ابوبکر وعمر بھی اسی پر ٹیک لگا کے خطبہ دیتے رہے...... جھجاہ غفاری نے آپ سے یہ عصا چھینا اور گھٹنے کی ٹیک سے توڑ دیا۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٦٢ والبدائیہ والنہائیہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ ایک سند میں واقدی متروک اور دوسری سند میں احمد بن ابراہیم معلوم نہیں ہو سکا کہ کون ہے۔)

مصلٰے امامت پر قبضہ:

ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ اس جمعہ کے تین دن بعد تک آپ نمازیں پڑھاتے رہے، پھر باغیوں نے آپ کو نمازیں پڑھانے سے بھی روک دیا اور باغیوں کا امیر غافقی بن حرب انہیں نمازیں پڑھانے لگا۔

(تاریخ طبری جلد ۱ صفحہ ٦٥٥ سند میں سیف بن عمر ضعیف ہے)

محاصرہ سخت:

باغیوں کا مدینہ میں قیام ۷۰ دن اور محاصرہ ۴۰ دن رہا۔ جب محاصرہ کے ۱۸ دن گزر گئے تو انہیں معلوم ہوا کہ شام، مصر اور کوفہ سے عثمان کی امدادی فوجیں آ رہی ہیں تو انہوں نے محاصرہ سخت کر لیا۔ لوگوں کا عثمان کے پاس آنا جانا، اشیائے خوردنی حتیٰ کہ پانی تک بند کر دیا...... پھر رات کو عثمان کے گھر پتھر پھینکے...... آپ نے اپنے پڑوسی ابن عمرو کو علی رضی اللہ عنہ اور امہات المؤمنین کے پاس بھیجا۔

حضرت علی آئے...... فرمایا وہ تم سے مقابلہ نہیں کرتا، آخر تم نے اس کا کھانا پینا کیوں بند کیا...... انہوں نے حضرت علی کی کوئی بات نہ مانی اور آپ چلے گئے۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٧٢ سند میں سیف بن عمر راوی ضعیف ہے)

ام حبیبہ سے بدتمیزی:

پھر حضرت ام حبیبہ اپنے خچر پر پانی کی مشک لیکر آئیں، باغیوں نے خچر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ پر طمانچہ مارا...... آپ نے فرمایا کہ عثمان کے پاس بنو امیہ کے کچھ وصیت نامے ہیں، میں ان کی معلومات کیلئے عثمان کے پاس جانا چاہتی ہوں، کہیں یتیموں اور بیواؤں کی جائیدادیں ضائع نہ ہو جائیں انہوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتی ہے، پھر انہوں نے تلوار سے خچر کی لگام کاٹ دی، خچر بدک گیا۔ آپ بڑی مشکل سے گرتی گرتی بچیں۔ لوگوں نے آپ کو گھر پہنچایا، قریب تھا کہ آپ قتل کر دی جاتیں۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٧٢ سند میں سیف بن عمر ضعیف راوی ہے و فضائل صحابہ جلد ۱ صفحہ ٤٩٢ سندہ منقطع)

کچھ صحابہ کے بیٹے باب عثمان پر:

دوران محاصرہ اہل مدینہ آپ کے پاس آئے، آپ نے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی، پھر قسم دلا کر واپس کر دیا البتہ حسن بن علی...... محمد بن مسلمہ...... عبداللہ بن زبیر وغیرہ آپ کے دروازے پر بطور پہرے دار بیٹھے رہے۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٧٢ سند میں سیف بن عمر ضعیف ہے)

کیا قاصد عثمان کا غلام تھا؟

محمد بن واقدی نے اپنی تین سندوں سے بیان کیا ہے کہ مصری لوگ مدینہ سے باہر ذی خشب مقام پر آئے...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا کہ ان سے وعدے معاہدے کر کے واپس بھیج دو تو انہوں نے مصریوں کو واپس بھیجا۔ جب وہ البویب مقام پر پہنچے تو انہیں اونٹ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ملا۔ انہوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو سامان سے حاکم مصر عبداللہ بن سعد کے نام لکھا ہوا خط ملا، جس میں اس وفد کے بعض لوگوں کے قتل وغیرہ کا حکم تھا۔ مصری وفد خط ملتے ہی واپس آ گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۳۹ صفحہ ۳۲۲ و تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٦٥ والسیرۃ حلبیۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ سند میں محمد بن عمر واقدی کذاب متروک راوی ہے، یعنی قاصد کا عثمانی غلام ہونا اور صدقہ کے اونٹ پر سوار ہونا صحیح سند سے ثابت نہیں)

صحابی رسول عمرو بن الحمق پر قتل کا الزام:

محمد بن ابی بکر کنانہ بن بشر، سودان بن عمران...... عمرو بن الحمق ہمسائے گھر کے ذریعہ عثمان تک پہنچے۔ آپ اپنی بیوی نائلہ کے پاس بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے، تو محمد بن ابی بکر نے آپ کو داڑھی سے پکڑ کر کہا کہ او بوڑھے احمق! اللہ تجھ ذلیل کرے...... فرمایا میں بوڑھا احمق نہیں، میں اللہ کا بندہ اور امیر المؤمنین ہوں...... محمد بن ابی بکر نے کہا...... معاویہ...... اور فلاں فلاں تیرے کام نہ آیا...... آپ نے فرمایا کہ بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ...... تیرا باپ تو ایسے میری داڑھی نہ پکڑتا تھا۔ محمد بن ابی بکر نے کہا کہ میں تیرے ساتھ اس سے بھی سخت سلوک کرنے والا ہوں، پھر اس نے آپ کی پیشانی میں برچھی ماری...... کنانہ نے آپ کے کان کی جڑ میں برچھیاں ماریں جو حلق تک پہنچیں، پھر تلوار اٹھائی اور آپ کو قتل کر دیا۔ ابن ابی عون نے کہا کہ کنانہ بن بشر نے آپ کی پیشانی پر لوہے کی سلاخ ماری، آپ کروٹ کے بل گر پڑے پھر سودان بن حمران نے تلوار سے قتل کیا...... آپ کی جان ابھی کچھ باقی تھی کہ عمرو بن حمق کود کر سینہ پر آیا اور نیزے کے نو زخم لگائے اور کہا کہ تین اللہ کیلئے اور چھ اپنے غصے کیلئے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۳۹ صفحہ ٤٩ و تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ٦٧٧ و طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۷۳ و البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۵) سند میں محمد بن عمر واقدی کذاب متروک راوی ہے۔)

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ صحابی رسول حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے اور ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل یا زخمی کرنا کسی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ شہادت:

ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھارہ ذوالحجہ بروز جمعہ ۳۵ھ کو شہید کئے گئے۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ٤٧ و فضائل صحابہ لاحمد ابن حنبل جلد۱ صفحہ ٤٨٠ سند میں ابو معشر ضعیف ہے)

بلا غسل دفن:

عبداللہ بن فروخ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بغیر غسل کے خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۷۳ سند میں ابراہیم بن عبداللہ بن فروخ مجہول راوی ہے)

یوم شہادت کو بیس غلام آزاد:

حضرت عثمان نے شہادت کے دن بیس غلام آزاد کئے اور پائجامہ پہنا۔ اس سے پہلے کبھی نہ پہنا تھا۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۷۲ سند میں یونس بن ابی یعفور العبدی ضعیف راوی ہے)

جنازہ کی امامت: حضرت زبیر نے وصیت کے مطابق جنازہ کی امامت کروائی۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۷٤ سندہٗ منقطع)

دوسری روایت: جبیر بن مطعم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۷۸ سند میں محمد بن عمر واقدی متروک اور موسیٰ بن محمد التیمی منکر الحدیث ہے)

میں نے اللہ کی توفیق سے صحیح اور حسن اسناد کے ساتھ عنوان عرض کیا ہے۔ پھر مضمون کے متعلقہ ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچان اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

☆اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ (الاحزاب)

”اے اہل بیت نبی، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی لغویات کو دور کرے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔“

برادران اسلام

معزز سامعین بزرگو دوستو! **معززات مکرمات ماؤں بہنو!**

بعض مسلم ممالک میں ایک نام نہاد مسلم فرقہ جو اہل تشیع کے نام سے موسوم ہے مسلمانوں پر تکفیر بازی نفوس قدسیہ اصحاب رسول ﷺ پر تبرا بازی کر کے ...... امہات المومنین پر الزامات لگا کر انہیں اہل بیت کے دشمن ثابت کرنا چاہتا ہے۔

حضرات آیئے! آج میں انشاء اللہ دلائل سے آپ کو پہچان کراؤں کہ اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت کون ہیں ...... انہیں مانتا کون ہے...... اور منکر کون ہے؟

اہل اور آل

اہل اور آل ایک ہی لفظ ہے آل اصل میں اَھَلَ تھا عربی گرائمر کے مطابق ...... ھا کو ہمزہ سے بدلا تو اَءَلَ بن گیا پھر دوسرے متحرک ہمزہ کو الف سے بدلا تو آل بن گیا۔

اہل بیت نبوی

ابن منظور نے لسان العرب میں اور علامہ محمد فیروز آبادی نے القاموس میں بیان کہ ''وَاَهْلُ الْاَمْرِ وُلَاتُهٗ وَلِلْبَيْتِ سُكَّانُهٗ وَلِلْمَذْهَبِ مَنْ يَدِيْنُ بِهٖ وَلِلرَّجُلِ زَوْجَتُهٗ كَاَهْلَتِهٖ وَلِلنَّبِيِّ اَزْوَاجُهٗ وَصِهْرُهٗ عَلِيٌّ وَ نِسَآءُهٗ وَالرِّجَالُ الَّذِيْنَ هُمْ لَهٗ'' جب اہل کی نسبت امر کی طرف ہو گی ...... جیسے اہل الامر تو معنی بنے گا ...... کام کرنے والے...... جب مذہب کی طرف ہو گی جیسے اہل المذہب تو معنی ہو گا ...... اس دین والے...... جب آدمی کی طرف ہو گی ...... جیسے اہل الرجل تو معنی ہو گا ...... اس کی بیوی یا خواص لوگ۔ جب نبی کی طرف ہو گی ...... جیسے اہل النبی ......تو معنی ہو گا آپ کی بیویاں اور داماد علی رضی اللہ عنہ اور ان کی عورتیں اور آپ کے اپنے لوگ۔

(القاموس ج۲ ص۱۷۹ باب اللام فصل الھمزہ ولسان العرب ج ۱۱ ص ۲۹)

اہل بیت کا معنی

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بسنے والے۔

ازواج مطہرات...... بیٹے ...... بیٹیاں ...... متبنٰی بیٹا ...... غلام ...... اعزازی۔

اہل بیت کی بنیاد بیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک نے اکیلی بیوی کو بھی اہل بیت کہا۔ بڑھاپے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے انسانی شکل میں آئے۔

”وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ (ھود)“

ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے خوشخبری دینے کیلئے آئے تو انہوں نے سلام کہا، ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کا جواب دیا اور بطور ضیافت بچھڑے کا گوشت بھون لائے ...... مہمانوں نے کھانے کی طرف ہاتھ تک نہ بڑھایا تو ابراہیم علیہ السلام ڈرے (کہ کہیں یہ میرے دشمن ہی نہ ہوں۔) مہمانوں نے کہا کہ ڈریئے نہیں ہم تو قوم لوط پر عذاب لیکر آئے ہیں۔

آپ کی بیوی پاس ہی کھڑی ہنس دی تو ہم نے اسے بیٹے اسحاق اور پوتے یعقوب کی بشارت سنائی۔ فرمانے لگی آہ بھلا مجھے اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ جبکہ میں بانجھ ہو چکی ہوں اور میرا شوہر بوڑھا ہو چکا یہ تو بڑی عجیب بات ہے ...... ملائکہ نے کہا کیا آپ اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہیں، اہل بیت تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

ثابت ہوا:۔ کہ اللہ نے اکیلی سارہ زوجہ ابراہیم کو اہل بیت کہا کیونکہ اس وقت اسماعیل اور ام اسماعیل تو مکہ میں تھے اور ابراہیم اور ہاجرہ کا بقیہ خاندان عراق میں تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت کہا

جب منافقوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا تو آپ نے حضرت علی، اسامہ بن زید اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ کیا تو سب کی طرف سے اطمینان بخش رائے ملی ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مَنْ يَّعْذِرُنَا فِيْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ آذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا'' ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس نے میرے اہل بیت کے بارے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب اذا سمعتموہ ظن المؤمنون حدیث ٤٧٥٠)

تمام بیویوں کو اہل بیت کہا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ نے دعوت ولیمہ کی ...... گھر میں جگہ کی قلت کے پیش نظر کھانے والوں کی مختلف نشستیں ہوئیں۔ آخری نشست میں کھانا کھانے کے بعد تین ساتھی بیٹھے رہے۔ اب ان کے اٹھنے کے انتظار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے ...... سب سے پہلے حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ '' اے اہل بیت تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ ''كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ بَارَكَ اللهُ لَكَ '' یا حضرت! سناؤ اہلیہ کیسی ہے؟ اللہ آپ کو برکت دے، اسی طرح آپ تمام ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور اکیلی اکیلی بیوی کو السلام علیکم اھل البیت کہتے رہے۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ احزاب آیت ۵۳، حدیث ٤٧٩١ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم کتاب النکاح باب فضیل اعناقہ امتہ)

وضاحت :- اس حدیث سے تو روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ آپ کی بیویاں آپ کی حقیقی اہل بیت ہیں ...... عقلی لحاظ سے بھی سوچا جائے تو عقل تسلیم کرتی ہے کہ بیوی اہل بیت کی بنیاد ہے کیونکہ اگر بیوی نہیں تو اولاد جیسے اہل بیت کہاں سے آئینگے؟

آیت تطہیر ازواج کے بارے ہی نازل ہوئی

سورۃ احزاب کی جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تطہیر کا اعلان فرمایا وہ آیت ہی ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا اندازِ خطاب سنئے۔ ''یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفاً ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾''

اے ازواج پیغمبر! تم عام عورتوں جیسی نہیں، اگر تقوے کی دولت چاہتی ہو تو لچکدار گفتگو نہ کرنا جس سے بیمار دل والا کوئی برا طمع نہ کرے۔ ہاں قاعدے کے مطابق بات کرو اور اپنے گھروں میں رہو، اور جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو۔ نماز اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتی رہو۔ یونلہ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تمام لغویات کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

ان آیات میں مخاطب ازواج مطہرات ہیں، وعظ کے انداز سے معلوم ہو رہا ہے کہ اہل بیت بھی مخاطب ازواج کو ہی کہا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض :- یہاں بعض معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ یہاں اہل بیت کے الفاظ ازواج پیغمبر پر نہیں بولے کیونکہ ان کیلئے جمع مؤنث حاضر کے صیغے بولے اور اہل بیت کیلئے ''عنکم'' جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔

جواب :- عربی زبان میں کبھی کبھار مؤنث کیلئے مذکر کا صیغہ استعمال ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دوران سفر اپنی اہلیہ کو کہا ''فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ⑩ (طٰہٰ)'' اپنی اہلیہ یعنی بیوی کو کہا کہ تم یہاں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کیلئے جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال کیا۔

حضرات! ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تطہیر میں مذکر اور مؤنث کے صیغے اور ضمیریں ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے فرمائے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات صحیح ترین اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

چادر تطہیر میں اہل بیت

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب کوفہ سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی، میں نے خود سنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اہل عراق پر اس طرح لعنت کی کہ جنہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے دھوکہ کیا۔ انہیں پریشان کیا اللہ تعالیٰ ان کو مارے، ان کو تباہ کرے، یہ وہ شخصیت ہیں میں نے خود دیکھا کہ ایک مرتبہ صبح صبح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پتھر کی ہانڈی میں ''عصیدہ'' (آٹے اور گھی سے تیار شدہ ایک کھانا) پکا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ عرض کیا گھر میں۔ فرمایا جاؤ، ان کو اور ان کے بیٹوں کو بلاؤ۔ چنانچہ سب اس طرح حاضر ہوئے ...... سب سے آگے دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے چلے ...... پیچھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ...... دربار نبوی میں پہنچے۔ "فَاَجْلَسَهُمَا فِیْ حِجْرِهٖ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے بائیں جانب بیٹھیں...... پھر آپ نے میرے نیچے سے خیبر کی بنی چادر (جو ہمارے سونے کیلئے بستر پر بچھی تھی) کھینچی "فَلَفَّهُ النَّبِیُّ عَلَیْهِمْ جَمِیْعًا فَاَخَذَ بِشِمَالِهٖ طَرَفَیِ الْکِسَاءِ وَاَلْوٰی بِیَدِهِ الْیُمْنٰی اِلٰی رَبِّهٖ" ان سب کو اس میں اس طرح لپیٹا کہ بائیں ہاتھ سے کناروں کو پکڑا اور دائیں ہاتھ کو اللہ کی طرف اٹھایا اور تین مرتبہ دعا کی کہ "اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا" ...... اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر قسم کی لغویات کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک کر دے۔

میں نے عرض کیا کہ "یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِكَ قَالَ بَلٰی فَادْخُلِیْ فِی الْکِسَآءِ قَالَتْ فَدَخَلْتُ فِی الْکِسَآءِ بَعْدَ مَا قَضٰی دُعَاءَهٗ لِاِبْنِ عَمِّهٖ عَلِیٍّ وَابْنَیْهِ وَابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ" اے اللہ کے رسول رضی اللہ عنہما کیا میں آپ کے اہل بیت سے نہیں؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں ...... پس تو بھی چادر میں داخل ہو جا ...... پس میں چادر میں داخل ہو گئی۔ اس وقت آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین رضی اللہ عنہم کیلئے دعا فرما چکے تھے۔ (مسند احمد جلد ٦ صفحہ ٢٩٨ والترمذی کتاب تفسیر سورۃ احزاب ٣٢٠٥ سندہٗ صحیح)

مستدرک حاکم :- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم پر چادر اوڑھی اور تطہیر نجاست کی دعا کی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "مَا اَنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ اِنَّكِ اَهْلِي خَيْرٌ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي " کیا میں اہل بیت سے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک تو تو میری بہترین اہل بیت ہے اور یہ میرے عام اہل بیت ہیں۔ (مستدرك حاكم ج ۲ ص ٤١٦ كتاب التفسير سورة احزاب، حافظ ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث شرط مسلم پر ہے)

سنن الکبریٰ بیہقی میں ہے کہ "اَمَا اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ بَلٰى اِنْ شَاءَ اللهُ "ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا میں اہل بیت سے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں انشاء اللہ (تو اہل بیت ہے)۔ (سنن الكبرىٰ للبيهقي ج۲ ص ۱۵۰ امام بیہقی نے کہا حدیث صحیح ہے تمام راوی ثقہ ہیں)

طبرانی کبیر میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "وَاَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَاَنْتِ مَعَنَا "اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں فرمایا کہ تو بھی ہمارے ساتھ ہے۔ (طبرانی كبير جز ۲۳ ص ۳۵۷)

اعتراض ختم :- اب شیعہ کا یہ اعتراض ختم ہوا کہ آپ نے اپنی ازواج کو تطہیر کی چادر میں داخل کیوں نہ کیا ...... باقی ازواج مطہرات تو موقع پر موجود نہ تھیں صرف ام سلمہ موجود تھیں ان کو آپ نے داخل کر لیا۔

دلائل مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ امہات المؤمنین صحیح ترین اور ریگولر اہل بیت رسول ہیں اسی طرح آپ کی تمام اولاد بھی اہل بیت ہے۔ جو تمام امہات المؤمنین کو اہل بیت نہیں جانتا وہ اہل بیت کا منکر ہے۔

تمام اولاد اہل بیت

حضرت مِخْنَفْ بن سُلَیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرفات میں فرمایا کہ "يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةٌ" اے لوگو! تمام اہل بیت پر ہر سال ایک قربانی ہے۔ (ترمذی ابواب الاضاحی باب الآذان فی اذن المولود حدیث ۱۵۱۸ و مسند احمد ج٤ ص ۲۱۵ سندہٗ صحیح)

اس حدیث کے مطابق بھی گھر کے تمام افراد بیوی، اولاد ...... غلام لونڈی اہل بیت ہیں۔

دوسری حدیث :- ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ" تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ امیر وقت سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ہر آدمی اپنے اہل بیت کا نگران ہے اسے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (بخاری کتاب العتق باب ۱۷ کراھیة التطاول علی الرقیق حدیث ۲۵۵٤)

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ گھر میں رہنے والے جن افراد کا انسان نگران ہے وہی اس کے اہل بیت ہیں۔ یعنی بیوی...... اولاد ...... غلام۔ ان احادیث سے ثابت ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد اہل بیت ہیں۔

اعتراض :- شیعہ حضرات کا یہ بڑا اعتراض ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات ثلاثہ بھی اہل بیت ہیں تو آپ نے انہیں مباہلہ کے وقت اہل بیت میں شامل کیوں نہ کیا؟

جواب :- آٹھ ہجری کو مکہ فتح ہوا اور نو ہجری میں آپ کی خدمت میں مختلف علاقوں سے وفود آنے شروع ہو گئے تو وفد نجران بھی نو ہجری کے آواخر میں حاضر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوال و جواب ہوتے رہے جب یہ نہ مانے تو اللہ نے آپ پر آیت مباہلہ نازل فرمائی۔ ''فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾'' (آل عمران)

اے پیغمبر ﷺ جو علم ہو جانے کے باوجود آپ سے جھگڑے تو آپ انہیں کہو کہ آؤ مباہلہ کریں کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں، تم اپنی عورتوں کو بلاؤ پھر جھوٹوں پر اللہ لعنت کریں۔

حدیث: نبی ﷺ نے حضرت علی و فاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا کہ ''اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِیْ'' اے اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب۲۴۰۴)

اس وقت بنات ثلاثہ فوت ہو چکی تھیں

یہ آیت نو ہجری کے اواخر میں نازل ہوئی، اس وقت آپ کی تینوں بیٹیاں فوت ہو چکی تھیں، شامل کیسے ہوتیں۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا:- حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں، جب بدر کی فتح ہوئی تو مدینہ میں بشارت فتح سنانے کیلئے آپ نے زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کو بھیجا تو یہ مدینہ آئے۔ اس وقت حضرت عثمان اور کچھ ساتھی حضرت رقیہ کو دفنا کر قبر برابر کر رہے تھے۔ (مستدرك حاکم ج ۳ ص ۲۱۷ کتاب معرفة الصحابه تذکره زید بن حارثه (شواہد کے ساتھ سند حسن ہے)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا:- ام کلثوم نو ہجری ماہ شعبان میں فوت ہوئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البدایہ و النہایہ ج۵ ص ۳۹ و ابن سعد ج ۸ ص ۲۵ تذکرہ ام کلثوم)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا:- حضرت زینب کی وفات آٹھ ہجری میں ہوئی۔

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۳۰ تذکرہ زینب بنت رسول)

اعتراض کہ ازواج کو شامل کیوں نہ کیا

شیعہ حضرات یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مباہلہ کی حدیث میں صرف حضرت علی و فاطمہ وحسین رضی اللہ عنہم کا ذکر ملتا ہے۔ بنات ثلاثہ تو فوت ہو گئی تھیں، لیکن ازواج کو آپ ﷺ نے شامل کیوں نہ کیا۔

جوابِ نمبرا:- قرآن میں ہے کہ ''نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَاءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَاءَ کُمْ'' کہ ہم اپنے بیٹیوں یعنی اولاد کو بلائیں تم اپنی اولاد کو بلاؤ ...... آپ نے ابناء نا میں فاطمہ حسن حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا ...... کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے ابناء یعنی اولاد سے ہے، نسآء سے نہیں۔ نسآء کون تھیں، آپ کی ازواج کیونکہ نساء اولاد نہیں بلکہ بیویاں ہوتی ہیں۔ چار ہستیوں کا ذکر اس لئے آیا کہ ان کو ان کے گھر سے بلایا گیا ...... ازواج کا ذکر اس لئے نہ آیا کہ وہ آپ کے پاس پہلے سے ہی موجود تھیں کسی دور جگہ سے نہ بلانا پڑا...... کیونکہ مباہلہ کی باتیں مسجد نبوی میں ہوئی تھیں، باہر نہیں۔

اولاد رسول سے مومن موحد قیامت تک اہل بیت ہیں

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ اس دن کو اتنا لمبا کر دیگا کہ ''حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمُ اَبِیْ'' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے یا میرے اہل بیت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔(ابوداؤد کتاب المهدی حدیث ٤٢٨٢ سنده حسن)

دوسری حدیث:- نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ یُصْلِحُهُ اللهُ فِیْ لَیْلَةٍ" ہمارے اہل بیت سے مہدی پیدا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اس کا نظام خلافت درست کر دیگا۔

(ابن ماجه کتاب الفتن باب خروج المهدی سنده حسن)

تیسری حدیث:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ "اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ" کہ آپ نے فرمایا کہ مہدی میرے خاندان اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔

(ابوداؤد کتاب الفتن باب المهدی، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت کی قیامت تک آنے والی مواحد اولاد بھی اہل بیت ہے۔

ہر سید کہلانے والا اہل بیت نہیں

آج ہم ہر سید کہلانے والے کو اہل بیت نہیں کہہ سکتے کیونکہ کئی لوگ ایک ...... دو ...... چار ...... پانچ ...... دس پشتوں سے پہلے کچھ اور تھے، پھر وہ اپنے سلسلہ طریقت اور تعویذات کو چمکانے کیلئے سید کہلانے لگے۔ خصوصاً ملنگوں اور مجاوروں کا طبقہ ...... پھر بعض صحیح سیدوں کے عقائد اعمال بگڑ گئے، وہ بھی اہل بیت نہیں۔

غیر متقی اہل بیت نہیں

حدیث:- نبی ﷺ نے ایک دفعہ فتنوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ فتنہ السرآء"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے آدمی کے پاؤں کے نیچے سے پیدا ہوگا ''رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي فَاِنَّمَا اَوْلِيَائِي الْمُتَّقُوْنَ'' میرے اہل بیت سید سے ہوگا جو...... آل رسول ہونے کا دعویٰ کریگا وہ میرا اہل بیت نہیں۔ کیونکہ میرے اہل بیت تو متقی ہیں۔

یعنی اہل بیت کی نسل سے ہوگا لیکن غیر صالحہ اعمال کی وجہ سے آپ نے اسے اہل بیت قبول نہیں کرتا۔(ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم حدیث ٤٢٤٢ سنده صحیح)

دوسری دلیل

نوح علیہ السلام کے حقیقی بیٹے کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ''يٰنُوْحُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ''(۴۶) (ھود) ''اے نوح علیہ السلام بیشک وہ تیرا بیٹا تیرا اہل بیت نہیں کیونکہ اس کے اعمال غیر صالح ہیں۔''

اس لئے اگر صحیح اہل بیت کی نسل سے بھی کوئی شخص شرک کرے یا بدعت اپنائے یا کوئی اور برے اعمال کرے تو وہ سید اور آل رسول نہیں۔

غلام بھی اہل بیت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' کہ قوم کا غلام اسی قوم سے ہے۔(بخاری کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم نمبر ٦٧٦١)

<u>دوسری حدیث</u> :- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (ان کا نام اسلم کنیت ابورافع، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ جمع کرنے کیلئے بھیجا، اس نے ابو رافع سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو، جیسے مجھے بطور عامل حصہ ملے، آپ کو بھی ملے گا۔ حضرت ابورافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ''اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' کہ صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے حلال نہیں اور قوم کے غلام قوم میں ہی شامل ہوتے ہیں۔(ترمذی کتاب الزکوۃ باب ماجاء فی کراھیۃ الصدقۃ للنبی واھل بیتہ وموالیہ حدیث ٦٥٧ سندہٗ صحیح)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے غلام حضرت زید بن حارثہ، ابو رافع، مہران، میمون، رباح وغیرہ آپ کے اہل بیت ہیں۔

اور بھی اہل بیت

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مقام خُم پر اپنے خطاب کے دوران کتاب اللہ کو تھامنے کا اور اہل بیت کے خیال رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج اہل بیت نہیں۔ فرمایا ''نِسَآءُہٗ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَلٰکِنَّ اَھْلُ بَیْتِہٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَۃُ بَعْدَہٗ'' آپ کی ازواج تو اہل بیت ہی ہیں لیکن وہ بھی اہل بیت ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کیا گیا پھر حصین نے پوچھا ''مَنْ ھُمْ'' وہ کون ہیں، فرمایا کہ وہ آل علی رضی اللہ عنہ ...... آل عقیل رضی اللہ عنہ ...... آل جعفر رضی اللہ عنہ ...... اور آل عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی)

اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
اہل بیت او کیہڑے نے کیتے حدیث قرآن نکھیڑے نے
ہویا صدقہ جنہاں اتے حرام اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
پہلے بیویاں آپ سرکار دیاں پھر بیٹیاں شاہ ابرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہور بچیاں بچے اولاد تمام اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
شادی زینب نال کرائی سی پھر دعوت ولیمہ کھلائی سی
وارو واری صحابہ کھان اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
کھانا کھا صحابہ ٹر گئے نے تن ساتھی اوتھے ہی جڑ گئے نے
گلا اوتھے ہی کرن کران اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
فائدہ وقت توں سوہنے اٹھایا سی طرف حجریاں چکر لایا سی
السلام علیکم اہل بیت سنان اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
وچ بخاری ایہہ بھی آیا اے الزام عائشہ تے منافقاں لایا اے
کیتی تحقیق سوہنے نبی فرمان اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
کیہڑا ساتھی دلیری کماوے گا بہتان بازاں نوں چپ کراوے گا
میرے اہل بیت نوں جو ستان اہل بیت نوں خوب پچھان
جنہاں دتی مولا انوکھی شان
علی فاطمہ نو سوہنے بلایا سی گودی حسن و حسین بٹھایا سی
اتے تان کے چادر فرمان اہل بیت نوں خوب پچھان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں دتی مولا انوکھی شان

الحاصل :- حضرات دلائل سے میں نے ثابت کر دیا ہے کہ صرف چار ہستیاں ہی اہل بیت نہیں بلکہ آپ کی ازواج مطہرات ...... آپ کی اولاد ...... غلام علی رضی اللہ عنہ ...... اور تا قیامت آل علی سے شریعت اسلامی پر چلنے والے اہل بیت رسول ہیں۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق آل عقیل رضی اللہ عنہ ...... آل جعفر رضی اللہ عنہ ...... اور آل عباس رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت ہیں۔ اہل بیت کی شان اور ان کی نشانیاں انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں عرض کروں گا۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ● بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ●

☆اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ (الاحزاب)

”اے اہل بیت نبی، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی لغویات کو دور کرے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔“

حضرات و سامعین!

گذشتہ خطبہ میں، مَیں نے خداداد توفیق سے کتاب و سنت کے دلائل سے اہل بیت نبوی کی پہچان کرائی کہ اہل بیت کون کون ہیں؟ آج انشاء اللہ ان کی عزت، توقیر اور شان عرض کرونگا۔

قرآن سے شان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ" "اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ...... یعنی تمہارا مقام عام عورتوں جیسا نہیں، تمہارے گھروں میں وحی آتی ہے ...... عام عورتوں کے گھروں میں وحی نہیں آتی ...... تم نبی ﷺ کے مقدس بستر پر سوتی ہو ...... تم نبی ﷺ کی مقدس کمائی کھاتی ہو ...... تم نبی ﷺ کے مقدس گھروں میں رہتی ہو۔

پوری امت کی مائیں

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ۝٦" (احزاب)
نبی ﷺ مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہمدرد ہیں، اور آپ ﷺ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

غیر ارادی تکالیف کی دوا

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ" ۝٥٣ (احزاب)

اے مومنو! نبی ﷺ کے گھر بغیر اجازت نہ جاؤ ...... کھانے کے انتظار میں پہلے ہی جا کر نہ بیٹھو بلکہ جب اجازت ملے تب جاؤ اور جب کھانا کھا لو تو بیت نبوی سے گھر چلے جاؤ، باتوں میں مصروف ہو کر زیادہ دیر بیٹھ کر نبی ﷺ اور اہل بیت کو تکلیف نہ دو۔

ہر سوال پردے میں

اہل بیت نبی کا اتنا احترام کرو کہ "وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰ لِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ'' ﴿۵۳﴾ (احزاب)

جب تم ان سے کوئی ضرورت کی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے بہت ہی پاکیزگی ہے۔

ازواج پیغمبر سے کسی کا نکاح نہیں

''وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰ لِكُمْ كَانَ عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمًا'' ﴿۵۳﴾ (احزاب) آپ کی ازواج مطہرات سے آپ کی وفات کے بعد کبھی بھی نکاح نہ کرنا کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ اور رسول کو قبول کرنا

ایک مرتبہ حضرت نبی ﷺ کے دروازے پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی لیکن نہ ملی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، انکو بھی اجازت نہ ملی پھر کچھ دیر بعد دونوں کو اجازت ملی تو خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ آپ خاموش تشریف فرما ہیں اور آپ کے گرد ازواج مطہرات حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ دیکھو میں ابھی رسول اللہ ﷺ کو ہنساتا ہوں ...... عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کاش کہ آپ دیکھتے کہ آج میری بیوی نے مجھ سے روپیہ پیسہ مانگا لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا جب اس نے زیادہ ضد کی تو میں نے اٹھ کر اس کی گردن دبائی ...... یہ سنتے ہی آپ ہنس دیئے۔ فرمایا یہاں بھی یہی بات ہے کہ میری ازواج میرے پاس مال طلب کرنے کیلئے بیٹھی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف لپکے اور ڈانٹنے لگے کہ تم اللہ کے رسول سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، پھر قرآن نازل ہوا۔ (مسند احمد ج۳ ص ۳۲۸)

بخاری میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ (احزاب)

اے نبی ﷺ اپنی ازواج کو کہہ دو کہ اگر تم دنیاوی مال و متاع اور زینت کی چیزیں چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں دے کر بڑے اچھے طریقے سے فارغ کر دوں ...... اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو یقین جانوں کہ اللہ نے تم میں سے ہر محسنہ کیلئے اجر عظیم تیار کیا ہے۔

سب سے پہلے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں۔ جلد بازی نہ کرنا، بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر کے مجھے جواب دینا پھر آپ نے آیات پڑھ کر سنائیں۔ میں نے عرض کیا ''فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ'' یقیناً میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اُخروی گھر کو ہی قبول کرتی ہوں یہی جواب دوسری اہل بیت رسول نے دیا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ احزاب حدیث نمبر ٤٧٨٦)

اہل بیت پر درود کی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے جب اہل بیت رسول کی اس والہانہ محبت اور عقیدت کو دیکھا تو زبان نبوی سے امت کو ان پر درود پڑھنے کا حکم دے دیا جیسا کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کچھ ساتھیوں سمیت رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ ''كَيْفَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُصَلِّی عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا'' کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج اور اولاد پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر رحمت نازل کی۔ اور محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج اور اولاد پر اس طرح برکت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکات نازل کیں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب ھل یصلی علی غیر النبی نمبر ۶۳۶۰)

<u>دوسری حدیث</u>:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا میں تجھے میں ایک تحفہ دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں ضرور دیجئے۔ فرمایا ہم نے آپ سے پوچھا کہ ''کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ'' کہ ہم تم اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اس طرح رحمتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں نازل کیں۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اس طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول تخذالله ابراھیم خلیلاً نمبر ۳۳۷۰)

اولاد اہل بیت کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے، ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم کو دودھ پلاتی تھی۔ ''فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ'' آپ نے ابراہیم بیٹے کو پکڑا، چوما اور سونگھا ... پھر کچھ وقفے کے بعد دوبارہ وہاں گئے تو ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یَابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ'' اے ابن عوف آنکھوں کا رونا تو رحمت ہے۔ پھر فرمایا ''اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ'' بیشک آنکھوں سے آنسو ہیں، دل غمزدہ ہے لیکن ہم وہی کچھ کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو، البتہ اے ابراہیم بیٹا تیری جدائی سے ہم غمزدہ ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی انك بك المحزنون نمبر ۱۳۰۳)

ابراہیم جنت میں

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام فوت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ'' جنت میں اس کیلئے ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المسلمین نمبر ۱۳۸۲)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ جناب کی چہیتی بیٹی اہل بیت نبوی کی عظیم شخصیت ہیں۔ آپ کو اپنی بیٹی سے اتنی محبت تھی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا کہ بنو ہشام علی رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں اجازت نہ دوں گا...... نہ دوں گا ..... پھر بھی نہ دونگا۔ ہاں اگر علی رضی اللہ عنہ اس سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں کیونکہ ''فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّی یُرِیبُنِی مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِینِی مَا اذَاهَا'' فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی پہنچتی ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب ذب الرجل عن ابنته فی الغیرة والانصاف نمبر ۵۲۳۰)

جنتی عورتوں کی سردار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ چلتیں۔ آپ کے مرض ایام میں آپ کے دائیں یا بائیں آ کر بیٹھ گئیں، آپ نے آہستہ سے اسے کچھ کہا تو پہلے رو دیں۔ پھر ہنس پڑی وفات النبی کے بعد انہوں نے اس کا سبب بیان کیا کہ پہلی مرتبہ آپ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رو دی پھر آپ نے فرمایا کہ ''اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة ونساء المؤمنین فضحکت لذالك'' کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں یا تمام مومنہ عورتوں کی سردار بن جائے؟

(بخاری مناقب باب علامات النبوة نمبر ۳۶۲۴)

دوسری حدیث ۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب پڑھ کر آپ گھر کو چلے، میں بھی آپ کے پیچھے چلا، آپ نے میرے چلنے کی آہٹ سن کر فرمایا کیا یہ حذیفہ ہے؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخشے، کیا کام ہے؟ آج ایک فرشتہ اپنے رب سے اجازت لے کر پہلی مرتبہ میرے پاس آیا، مجھے سلام کیا اور خوشخبری سنائی۔ ''بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ'' کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن، حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب الحسن والحسین سندہ صحیح)

حضرت حسن

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' رَاَيْتُ النَّبِيَّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ''میں نے دیکھا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر سوار تھے۔ آپ دعا کر رہے ہیں، اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین حدیث ۳۷۴۹)

حضرت حسن سید ہے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر پر ہیں اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کی ایک جانب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے، کبھی حسن کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ ''اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ'' کہ بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتوں میں صلح کرائیگا۔ (بخاری کتاب الصلح باب قول النبی للحسن بن علی ابنی هذا سید و لعل الله نمبر ۲۷۰٤)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ "يَمُصُّ لِسَانَهُ اَوْقَالَ شَفَتَهُ يَعْنِي الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ" کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ کو چوس رہے تھے۔ (احمد جلد٤ صفحه ٩٣ سنده حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ" کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہیں۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن نمبر ۳۷۵۲)

محبِّ حسن کیلئے دعا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے واپس لوٹے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔ فرمایا کوئی چھوٹا بچہ ہے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آگئے۔ آپ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا کہ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ" اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت کر۔ (بخاری کتاب اللباس باب السخاب للصبیان نمبر ۵۸۸٤)

حسن و حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں

ی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں کے بارے میں فرمایا کہ "هُمَا رَيْحَا نَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا" کہ یہ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب حسن و حسین نمبر ۳۷۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے کہ ''اَشُمُّھُمَا'' میں ان کو سونگھتا ہوں۔

(مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۸٤ رجالہ رجال الصحیح)

حسنین کے رونے، نے بیقرار کر دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلے، آپ نے دوران سفر حسنین صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی آواز سنی تو جلدی سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ شہزادوں کے رونے کا سبب پوچھا...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، پیاس کے سبب...... آپ نے مشک میں پانی دیکھا، نہ ملا پھر صحابہ کو آواز دی، سب نے اپنی اپنی مشکیں دیکھیں، کسی کو پانی نہ ملا، آپ نے سیدہ سے ایک بچہ لیا اور اپنے گلے لگایا لیکن بچہ چپ نہ ہوا، پھر آپ نے اپنی زبان نکالی، بچے نے زبان چوسی تو خاموش ہو گیا۔

پھر دوسرا بچہ لیا، اس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان چوسی اور خاموش ہو گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اتنی محبت کی تو میں کیوں نہ کروں۔

(تہذیب الکمال ج٦ ص ۲۳۱ ومعجم طبرانی کبیر ج۳ ص ۵۰ مطبوعہ مکتبہ العلوم والحکم لموصل، مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۰۱ رجالہ ثقات)

محبِ حسین کیلئے دعا

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند صحابہ کسی دعوت طعام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ گلی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو پھیلایا تو حضرت حسین اِدھر اُدھر اچھلنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا رہے تھے، حتیٰ کہ آپ نے پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک سر کے پیچھے رکھا۔ "فَقَبَّلَهٗ" اور بوسہ لیا پھر فرمایا "حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ" حسین مجھ سے، میں حسین سے (یعنی حسین میرا، میں حسین کا) اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے کیونکہ حسین میرے نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔

(ابن ماجه المقدمه باب فضل الحسن والحسين نمبر ۱۴۱ سنده حسن، ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسين نمبر ۳۷۷۵)

حسنین سے بغض، نبی سے بغض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ" جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(ابن ماجه، المقدمه فضل الحسن والحسين بن علی سنده حسن)

دنیا میں جنتی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ" جو جنتی آدمی دیکھنا چاہتا ہے وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے۔

(مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۸۲ رجاله رجال الصحیح)

جنتی جوانوں کے سردار

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ" کہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۸۴، اسنادہ حسن و ترمذی کتاب المناقب باب مناقب حسن و حسین ۳۷۸۱

حسنین کی کرامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تو حسنین رضی اللہ عنہما اچھل کر آپ کی پشت پر چڑھ گئے ... جب آپ سر اٹھاتے تو پیچھے سے ان دونوں کو پکڑ لیتے اور زمین پر رکھ دیتے پھر جب آپ سجدہ کرتے تو وہ سوار ہو جاتے۔ آپ نے نماز کی فراغت کے بعد ان کو اپنی ران پر بٹھایا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ان کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔ اتنے میں بجلی چمکی، آپ نے فرمایا کہ "اِلْحقاَ بِاُمِّکُما" جاؤ اپنی امی کے پاس چلے جاؤ۔ "فَمَکَثَ ضَوْءُ ھَا حتّٰی دَخَلَا" ان کے گھر داخل ہونے تک چمک قائم رہی۔ (احمد ج ۲ ص ۵۱۳ و مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۸۱ و رجال احمد ثقات)

اہل بیت کی عزت واجب

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام خم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا۔ اللہ کی حمد و ثناء کی پھر وعظ فرمائی، پھر فرمایا کہ "اَلاَ اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْکُم ثَقَلَیْنِ اَوَّلُھُما کِتَابُ اللہِ فِیْهِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ" لوگو! جان لو کہ میں ایک بشر ہوں، عنقریب میرے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آئے گا اور میں اسے قبول کرونگا۔ اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ہوں۔ ان میں سے پہلی ہے اللہ کی کتاب، اس میں روشن راستہ ہے اس کو مضبوطی سے تھاموں۔ پھر فرمایا "وَاَهلُ بَيتِي اُذَكِّرُكُم اللهَ فِي بَيتِي" دوسری بڑی چیز میرے اہل بیت ہیں، پھر تین مرتبہ فرمایا میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے اللہ یاد دلاتا ہوں، یعنی اللہ کی رضا کیلئے میرے اہل بیعت کی عزت کرنا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی)

ترمذی کی حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا۔ "يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي اَهْلَ بَيْتِي" اے لوگو! میں نے تم میں جو چیز چھوڑی ہے اگر تم اسے پکڑ لو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور میرا کنبہ یعنی اہل بیت۔ (ترمذی ابو الفضائل باب اهل بیت النبی حدیث۳۷۸۶ و مسدرك حاکم ج۳ ص ۱۴۸ سنده صحیح)

اہل بیت کے دشمن کو سزا

حضرت ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ (ان کا نام عمران بن ملجان تیمی بصری ہے اکابر تابعین سے ہیں، فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے، زیارت نبوی کا موقع نہ مل سکا) بیان کرتے ہیں کہ "لَاتَسُبُّوا عَلِيًّا وَلَا اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ" کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا اہل بیت میں سے کسی کو بھی برا نہ بولو، کیونکہ ہمارا ایک ہمسایہ "بلهجیم قبیلہ" کا آدمی تھا۔ اس نے کہا کیا نعوذ باللہ تم نے حسین بن علی فاسق کو نہیں دیکھا کہ اللہ نے اس کو مارا ہے۔ ابو رجاء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں پر دو ستارے پھینکے اور اسے اندھا کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح طبرانی کبیر ج۳ ص ۱۱۲ مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۹۶ رجالہ رجال الصحیح)

آل رسول ﷺ پر صدقہ حرام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کھجوریں پک جاتیں تو لوگ پھل اتارتے اور صدقہ وزکوٰۃ کی کھجوریں آپ ﷺ کے پاس ڈھیر کر دیتے تھے ایک مرتبہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اچانک منہ میں کھجور ڈال لی تو آپ نے اس کے منہ سے کھجور نکال دی اور فرمایا کہ "اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ" کیا تو جانتا نہیں کہ آل محمد صدقہ نہیں کھاتے؟ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باخذ صدقہ التمر عند صرام النخل نمبر ۱۴۸۵)

مسند احمد کی روایت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے، آپ صدقہ زکوٰۃ کی کھجوریں تقسیم کر رہے تھے۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے آپ جب تقسیم سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر اٹھا لیا۔ "فَسَالَ لُعَابُهٗ عَلَى النَّبِيِّ" تو (منہ میں کھجور کے میٹھے کی وجہ سے) حسن رضی اللہ عنہ کا لعاب آپ پر بہنے لگا۔ آپ نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اچانک منہ میں کھجور دیکھی تو آپ نے اس کے منہ سے انگلی کے ساتھ کھجور نکالی۔ فرمایا "اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ" کیا تو جانتا نہیں کہ صدقہ آل محمد ﷺ کیلئے جائز نہیں۔ (احمد ج۲ ص ۲۷۹ و ص ۴۰۶ سندہ صحیح)

تیسرا واقعہ

حضرت ربیعہ بن حارث نے اپنے بیٹے عبدالمطلب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے بیٹے فضل کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ انہیں بھی بطور عامل کچھ حصہ ملے دونوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ہم جوان ہو گئے ہیں اور ہمیں بھی بطور عامل اس سے حصہ ملے اور اس خرچ سے ہم شادیاں کرلیں۔ آپ نے کچھ دیر خاموش ہونے کے بعد فرمایا کہ "اِنَّ الصَّدَقَةَ لا يَنبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ" آل محمد ﷺ کیلئے صدقہ لائق نہیں۔ کیونکہ یہ لوگوں کی میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کیلئے حلال نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے خزانچی محمیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تو اپنی بیٹی کا نکاح فضل بن عباس سے کر دے اور نوفل بن حارث کو بلایا فرمایا تو اپنی بیٹی کا نکاح عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے کر دے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقہ حدیث ۱۰۷۲)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سردار عبدالمطلب کی تمام مسلمان اولاد آل رسول ہیں۔

حضرات :- یہ ہے اہل بیت کی شان جو میں نے اختصار سے عرض کی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا وطیرہ ہے کہ اہل بیت میں سے کچھ کو اتنا ماننا کہ شان میں غلو کرنا اور کچھ کا اتنا انکار کرنا کہ انہیں تبرا بولنا یہ محبان اہل بیت کا شیوہ نہیں بلکہ محبان اہل بیت وہ ہیں جو سب کو مانیں..... ازواج مطہرات کو مانیں ..... اولاد رسول کو مانیں ...... نواسوں کو مانیں..... دیگر اہل بیت کو مانیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو تمام اہل بیت کی عزت توقیر تعظیم سمجھنے کی توفیق بخشے۔

۞ وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تربیتِ اولاد

شانِ سرکارِ مدینہ
خطباتِ چیمہ
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

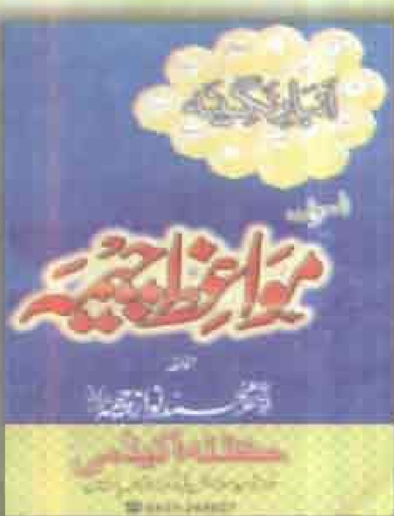
مواعظِ چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

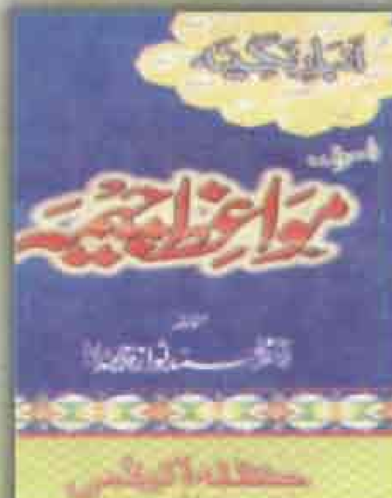
مواعظِ چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

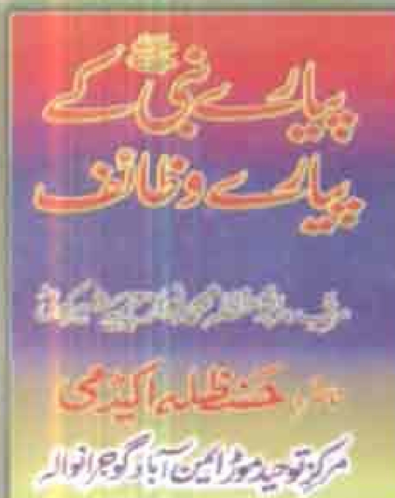
پیارے نبی ﷺ کے
پیارے وظائف
حنظلہ اکیڈمی
مرکز توحید موڑ امین آباد گوجرانوالہ

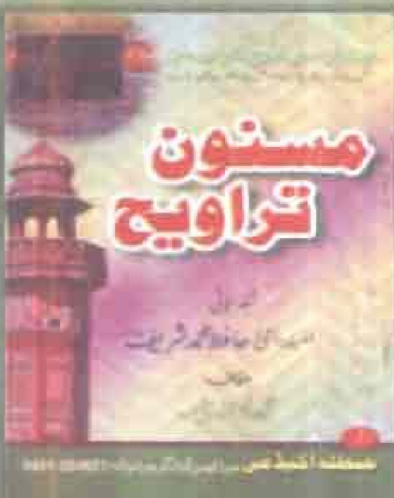
مسنون
تراویح

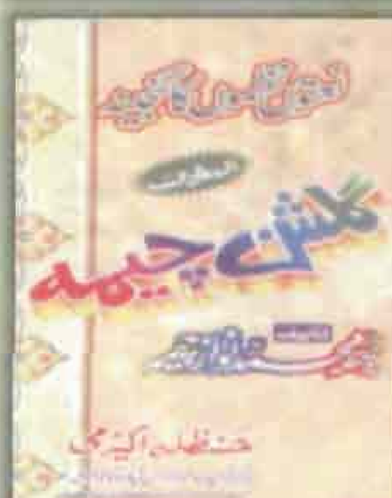
گلشنِ چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

خطبات
شانِ صحابہ
0333-6111385,03006423066

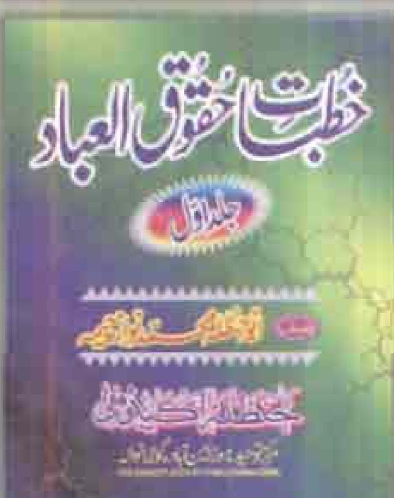
خطبات حقوق العباد
جلد اول

خطبات
سورۃ یوسف
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ
حنظلہ اکیڈمی

خطبات سیرۃ موسیٰ
ابوحنظلہ محمد نواز چیمہ

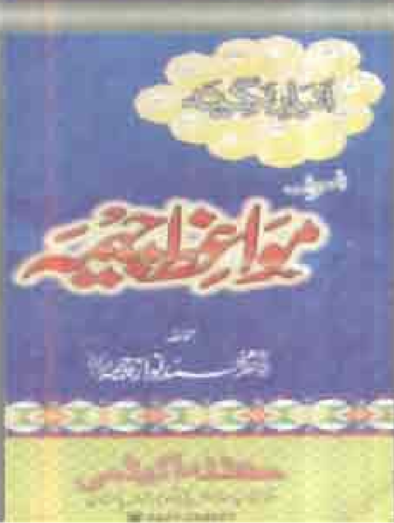
مواعظِ چیمہ